معین الہند

ص
303

حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری کی بڑی سوانح عملیات اور دعا

656

ڈاکٹر ظہور الحسن

Marfat.com

Marfat.com

معین الہند رح

خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رح کے حالاتِ زندگی ،
اوصافِ حمیدہ، تعلیمات، کرامات، ارشادات اور اوراد و وظائف

از

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب
ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ، پی ۔ ایچ ۔ ڈی
بانی صدر، دی سوسائٹی آف مسٹکس
سجّادہ نشین

ناشر

حامد اینڈ کمپنی
مدینہ منزل
اردو بازار — لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

53366

نام کتاب ——— معین الہند

مطبع ——— آکسفورڈ اینڈ کیمرج پریس
۳۸- اردو بازار لاہور

ناشر ——— حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل
لاہور

قیمت ——— ۱۲/۰۰ روپے

Marfat.com

حضرت خواجہ غریب نوازؒ

کی

وَالدۂ مُحتَرمَہ

حضرت بی بی مَاہ نُورؒ

کی بَارگاہ میں

یہ چند اوراق بصد عجز و نیاز پیش کرتا ہوں

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

شارب

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

وہ آنکھوں میں پھرتا ہے دل میں مکیں ہے
کسی نے مگر اس کو دیکھا نہیں ہے

اگر دیکھئے اُس کو ہر جا وہی ہے
نہ دیکھے کوئی تو کہیں بھی نہیں ہے

وہ ذروں میں لاکھوں جہاں بن کے چمکا
مگر پھر بھی آنکھوں نے دیکھا نہیں ہے

ہر اک کی زباں پر ہے کیوں اس کا چرچا
کسی نے اگر اس کو دیکھا نہیں ہے

وہاں نیست اور ہست کا کب گزر ہے
جہاں لامکاں میں وہ مسند نشیں ہے

اگر وہ نہیں ہے تو پھر سب یہ کیا ہے
وہی ہے تو پھر کیوں کہوں وہ نہیں ہے

خیال و گماں بھی نہ پہنچے جہاں تک
وہاں بے گماں وہ یقیناً کہیں ہے

مقام اس کا حدِّ نظر سے ہے آگے
نظر جس جگہ ہے وہاں وہ نہیں ہے

تو خادم جسے جا بجا ڈھونڈتا ہے
وہ پردہ نشیں تیرے دل میں مکیں ہے

Marfat.com

شمعِ جہانِ سیّد و سرورؐ

شمعِ جہانِ سیّد و سرور صلی اللہ علیہ وسلم
رونقِ بستاں، دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ہدایت، ماہِ طریقت، مہرِ نبوت، رازِ حقیقت
آیۂ رحمت، ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ مقدم، مشفقِ اعظم، شاہِ معظم، رحمتِ عالم
مونس و ہمدم، محسنِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

مصحف جمالے، شیریں مقالے، روشن دلیلے فخرِ خلیلے
اعلیٰ و افضل بہتر و برتر صلی اللہ علیہ وسلم

بدر التمامے، افصح کلامے، اعلیٰ مقامے، دُرِ یتیمے
حامیٔ امت، شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ دینے، کعبۂ جانے، سدرہ مقامے، مہرِ جہانے
فتح نشانے ناصر و یاور صلی اللہ علیہ وسلم

شیریں کلامے، عرش مقامے، جادو بیانے نازِ زمانے
جانِ جہانے، مخفی و مظہر صلی اللہ علیہ وسلم

چشم سیاہے، جادو نگاہے، گیسو درازے، بندہ نوازے
رہبرِ عالم، طاہر و اطہر، صلی اللہ علیہ وسلم

فخرِ زماں ہو، جانِ جہاں ہو، عقدہ کشا ہو، حاجت روا ہو
ادنےٰ غلامے شاربِ کمتر صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

معین الدین اجمیریؒ

نگاہِ لطفِ پیمبر معین الدین اجمیریؒ
عطائے خالقِ اکبر معین الدین اجمیریؒ

بصورت مثلِ پیمبرؐ بسیرت سیرتِ حیدرؓ
حبیبِ خالقِ اکبر معین الدین اجمیریؒ

بفیضِ شافعِ محشر، بہ لطفِ حضرتِ حیدر
تو ہے سلطانِ بحر و بر معین الدین اجمیریؒ

بشانِ عشقِ لافانی، بصورت یوسفِ ثانی
حبیبِ شافعِ محشر معین الدین اجمیریؒ

فریدالدیں، نظام الدیں، علاء الدین کے رہبر
شہِ عثمانؒ کے دلبر معین الدین اجمیریؒ

بفیضِ خواجہ عثمانؒ ہوئے ہو ہند کے سلطاں
نہیں ہے آپ کا ہمسر معین الدین اجمیریؒ

اِدھر بھی اک نگاہِ لطف ہو یا خواجۂ سنجر!
کہ شارؔب ہے گدائے درِ معین الدین اجمیریؒ

Marfat.com

غریب نوازؒ

ہے فیض آپ کا فیضِ اتم غریب نوازؒ
کرم ہے آپ کا ربِ کرم غریب نوازؒ

سرِ نیاز جھکائیں سب اہلِ دیر و حرم
ملے جو آپ کا نقشِ قدم غریب نوازؒ

تمہیں نے بندہ نوازی سکھائی عالم کو
تمہیں ہو مخزنِ لطف و کرم غریب نوازؒ

خدا سے ملتی ہوئی ہے جہانِ بخشش میں
تمہاری شان خدا کی قسم غریب نوازؒ

بہت ہی تشنہ ہے دل آپ کی عنایت کا
پلایئے مجھے جامِ کرم غریب نوازؒ

بجز تمہارے کہیں کس سے حالِ دل اپنا
ہمارے تم ہو تمہارے ہیں ہم غریب نوازؒ

تمام اہلِ جہاں بھر لیں جھولیاں اپنی
بڑھائیں آپ جو دستِ کرم غریب نوازؒ

پیا ہے آپ کی الفت کا جس نے ساغر ہے
نظر میں لائے وہ کیا جامِ جم غریب نوازؒ

ستا رہا ہے غمِ روزگار مدت سے
مٹایئے دلِ شارب سے غم غریب نوازؒ

Marfat.com

خواجۂ سنجر مدد ے

جانِ حیدر مدد ے سبطِ پیمبر مدد ے
فخرِ دیں فخرِ جہاں خواجۂ سنجر مدد ے

مظہرِ فضلِ خدا بخششِ داور مدد ے
جودِ حیدر مدد ے لطفِ پیمبر مدد ے

مستغیث آمدہ ام بردرت اے بحرِ کرم!
گنجِ رحمت مدد ے حامیِ برتر مدد ے

از وفورِ غم و اندوہ منم افتادہ
فضلِ ربّی مدد ے مشفقِ اکبر مدد ے

تشنہ لب آمدہ شاربؔ بامید اکرام
بہرِ شبیر و پئے قاسمِ کوثر مدد ے

Marfat.com

دِیباچہ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی ذات والاصفات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ لاکھوں انسانوں کے دلوں پر آپ کی عقیدت کی مُہر لگی ہوئی ہے۔ لاکھوں انسان آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں پر مشکل کے وقت آپ کا نامِ نامی بے ساختہ آجاتا ہے۔ لاکھوں انسان کسی نہ کسی صورت میں اپنی خدمت پیش کرکے خواجہ غریب نوازؒ سے قریب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ لاکھوں انسان ہر سال دربارِ غریب نوازؒ میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اس میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں کہ ایسی عظیم شخصیتیں صدیوں بعد بزمِ عشق سے محفلِ زمان و مکان میں جلوہ گر ہوا کرتی ہیں۔ آپ کی ہستی گراں مایہ روحانی سرچشمہ ہے، جس نے ہندوستان کو خوب سیراب کیا۔

آپ کے نورِ ایمانی اور فیضِ روحانی نے تاریکی کو روشنی میں بدل دیا۔

آپ نے لوگوں میں ایک ذہنی انقلاب پیدا کیا، اور اس دَور کی بنیاد رکھی، جس کو ہم بجا طور پر امن و عافیت اور روحانی تسکین و طمانیت کا دور کہہ سکتے ہیں۔

خواجہ غریب نوازؒ کی شخصیت ایک عظیم اخلاقی اور روحانی شخصیت ہے۔ آپ کے مدارجِ روحانی ایمانی کا اندازہ اس سے بخوبی ہوتا ہے کہ سرورِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کشورِ ہندوستان آپ کے سپرد فرمائی۔ اسی باعث آپ "سلطان الہند" اور "نائبِ رسولؐ فی الہند" کے گراں مایہ خطابات سے یاد کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

انسانیت آج حیران و پریشان و سرگرداں ہے۔ وہ کبھی تو اپنی مشکلات کا حل اور اپنے امراض کا علاج کسی "ازم" میں ڈھونڈتی ہے اور کبھی جمہوریت کے دامن میں پناہ تلاش کرتی ہے، لیکن دراصل انسانیت کی نجات اور فلاح و بہبود خواجہ غریب نواز جیسی پاک اور عظیم شخصیتوں کے کردار، تعلیمات، سیرت و احوال میں مضمر ہے۔

میں نے جب سے انگریزی میں خواجہ غریب نواز پر دو کتابیں لکھیں اس وقت سے میری آرزو تھی کہ خواجہ غریب نواز کے حالاتِ طیبات میں اُردو میں بھی ایک کتاب لکھ کر حضرت خواجہ غریب نواز کو خراجِ تحسین بنذرِ عقیدت پیش کروں۔ بحمد اللہ خواجہ غریب نواز نے مجھ سے یہ کتاب لکھوا کر میری دیرینہ آرزو کو پورا کیا۔

اس کتاب میں حضرت خواجہ غریب نواز کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ کی سوانحِ مقدسہ، عادات و خصائل، اشغالِ زندگی، تعلیمات، مذہبی و روحانی جذبات اختصار کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔

التجا ہے کہ خواجہ غریب نواز میری یہ ادنیٰ خدمت قبول فرمائیں۔

اگر میری یہ کتاب دربارِ خواجہ غریب نواز میں حُسنِ قبول سے آراستہ ہوئی تو میں سمجھوں گا کہ میری یہ محنت ٹھکانے لگی۔

ظہور الحسن شارب | شارب انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک لٹریچر
شارب ہاؤس ۲۷، اجھالرہ۔ اجمیر شریف

(۴ ستمبر ۱۹۶۱ء)

Marfat.com

رہے گی یاد ابد تک تری ولادت کی
ازل کے پھولوں سے ہیں نبی غریب نواز

Marfat.com

فہرست مضامین

حصّہ اوّل

باب ۱	ولادت مبارک اور قرابت داریاں	۱۳
باب ۲	ابتدائی زندگی	۱۹
باب ۳	تلاشِ حق	۲۳
باب ۴	بیعت وخلافت	۳۰
باب ۵	پیرومُرشد کے ہمرکاب سفر	۳۹
باب ۶	پیرومرشد سے رخصت	۴۸
باب ۷	ورودِ اجمیر	۵۳
باب ۸	معرکۂ جنگ	۶۴
باب ۹	روانگی بغداد اور واپسی اجمیر	۷۲
باب ۱۰	اجمیر سے سفر دہلی بعہد سلطان التمش	۷۶
باب ۱۱	ازواج واولاد	۸۷
باب ۱۲	وفات شریف	۸۹
باب ۱۳	پسماندگان	۹۵

حصّہ دوم

باب ۱	سیرت پاک	۱۰۸
باب ۲	آپ کا علمی ذوق	۱۱۱
باب ۳	آپ کی تعلیمات	۱۱۶
باب ۴	ارشاداتِ عالیہ	۱۴۲
باب ۵	آپ کے مکتوبات	۱۵۶
باب ۶	اوراد و وظائف	۱۶۵

حصّہ سوم

باب ۱	کشف وکرامات	۱۸۰

حصّہ چہارم

باب ۱	عمارات درگاہ شریف	۱۸۵

حصّہ پنجم

باب ۱	نذر عقیدت	۱۹۰

Marfat.com

حصّۂ اوّل

باب (۱)

ولادتِ مبارک اور قرابت داریاں

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجریؒ سرآمد اولیاء ہیں۔ آپ شائستۂ رُوحِ رسولؐ ہیں۔ نازشِ اولادِ بتول ہیں۔ حضرت علیؓ کی جان ہیں حسنینؓ کے دل کا ارمان ہیں گلشن اسلام کا پھول ہیں۔ غرض آپ آئینۂ حُسنِ قبول ہیں۔

معین آپ کا نام، خدمت آپ کا کام، توحید آپ کا پیغام، عشق آپ کا جام، فیض آپ کا عام، آپ رحمت ہی رحمت ہیں۔

آپ روحانی پیشوا ہیں۔ ہر طرح کی زبوں حالی و ابتری کو سدھارنے والے ہیں۔ عدم تشدّد کے حامی ہیں۔ بُرائی کا بدلہ نیکی سے دینے والے ہیں۔ اخلاق کا مجسّمہ ہیں۔ عشق و محبت کے پرستار ہیں۔ خلوص کے پیکر ہیں، انسانی حقوق کے حامی ہیں، اخوت، مساوات اور آزادی کے علم بردار ہیں ــــــــ عاشقوں کی آرزو ہیں۔ فخر کون و مکاں ہیں، آفتابِ جہاں ہیں۔ مکین لامکاں ہیں۔

بے کسوں کے حامی اور مددگار ہیں۔ مراد کے پورا کرنے والے ہیں مخلوق کے عزیز ہیں، اور بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہیں۔

خواجہ عثمانؒ کی آنکھ کے تارے ہیں۔ غوث پاکؒ سے قرابت رکھنے والے ہیں

Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجریؒ روحانی پیشواؤں کی کہکشاں میں ایک چمکدار ستارہ ہیں۔ سرورِ دین و دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں آپ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ آپ کے خاندان کی دین داری و پرہیزگاری مشہور ہے۔ علم و فضل میں آپ کے خاندان کو اعلیٰ درجہ حاصل تھا۔ زہد و تقویٰ اس خاندان کے شعار تھے۔ حق شناسی اس خاندان کا طرۂ امتیاز تھا لیکن ان اوصاف کے باوجود اس خاندان میں نخوت و پندار، غرور و تکبر نام کو نہ تھا، عجز و انکساری، اخلاق اور خدمتِ خلق نے اس خاندان کو ہر دل عزیز بنا دیا تھا۔ ہر شخص اس خاندان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

والد ماجد

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے والد ماجد کا نام خواجہ غیاث الدینؒ ہے۔ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے والد ماجد نے اپنے والدین کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی۔ زیورِ تعلیم و تربیت سے آراستہ ہوئے۔ علم و فضل میں آپ نے درجۂ کمال حاصل کیا۔ آپ نے علمِ ظاہری ہی پر اکتفا نہ کیا بلکہ علمِ باطنی بھی حاصل کیا۔

آپ کا شمار مشائخِ کبار میں ہوتا تھا۔ آپ کو خداوند تعالیٰ نے دولت بھی دی تھی۔

والدہ ماجدہ

آپ کی والدۂ ماجدہ کا نام بی بی ام الورعؒ ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کی والدۂ ماجدہ کا نام ماہ نور و خاص الملکہ ہے۔ آپ کی والدۂ ماجدہ کے والد کا نام داؤد بن عبداللہ الحنبلی ہے۔

بھائی

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے دو حقیقی بھائی تھے[1][2]

[1] مسالک السالکین جلد دوم صہ ۲۷۱ [2] ایضاً

Marfat.com

غوثِ پاکؒ سے رشتہ داری

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ المعروف بہ غوث پاک اور غوث الاعظم اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں۔

حضرت غوثِ پاکؒ عبداللہ الحنبلیؒ کے پوتے ہیں اور خواجہ غریب نوازؒ کی والدۂ محترمہ عبداللہ الحنبلیؒ کی پوتی ہیں۔ ان دونوں کے والد حقیقی بھائی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ کی والدۂ ماجدہ حضرت غوث پاکؒ کی چچازاد بہن ہیں۔ پس حضرت غوث پاکؒ اس رشتہ کی رو سے خواجہ غریب نواز کے ماموں ہوتے ہیں۔

خواجہ غریب نوازؒ اور حضرت غوث پاکؒ آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں[۱]۔ خواجہ غریب نوازؒ ایک رشتہ سے حضرت غوث پاک کے ماموں ہوتے ہیں[۲]۔ چونکہ حضرت غوث پاکؒ کی والدہ خواجہ غریب نوازؒ کی ننہالی رشتہ میں خالہ اور ددھیالی رشتہ میں بہن ہیں۔ پس خواجہ غریب نوازؒ حضرت غوث پاکؒ کے خالہ زاد بھائی اور ماموں بھی ہوتے ہیں۔

نسب نامہ پدری

آپ کا نسب نامہ پدری حسب ذیل ہے:

خواجہ معین الدینؒ بن خواجہ غیاث الدین بن خواجہ نجم الدین طاہر بن سید عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن سید ادریس بن سید امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ[۳]

---

[۱] مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۷۱ [۲] سیر الاقطاب ص ۱۰۲ [۳] شجرہ حضرت امام موسیٰ کاظم تک ـــــ مرآۃ الاسرار میں درج ہے اور شجرہ حضرت موسیٰ کاظم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک تذکرۃ السلاطین میں ہے

Marfat.com

نسب نامہ مادری

آپ کا نسب نامہ مادری حسب ذیل ہے۔

بی بی ام الورع الموسوم بی بی ماہ نور و بی بی خاص الملک بنت سیّد داؤد بن حضرت عبداللہ الحنبلی بن سیّد زاہد بن سیّد مورث بن سیّد داؤد بن سیّد ناموسیٰ جون بن سیّدنا عبداللہ محض بن سیّدنا حسن مثنٰی بن سیّدنا حضرت امام حسن علیہ السلام بن سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ[1]۔

ولادت شریف

آپ کی ولادت دنیا کے لئے باعثِ رحمت ہے۔ آپ کی دنیا میں تشریف آوری نے دنیا کو انوارِ معرفت سے جگمگا دیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب معین الدین میرے شکم میں تھے، میں بہترین خواب دیکھتی تھی، گھر میں خیر و برکت تھی، دشمن دوست ہو گئے۔ جس وقت خداوند تعالےٰ نے آپ کے جسم مبارک میں رُوح ڈالی تو آپ کی والدہ محترمہ اکثر محسوس کرتی تھیں کہ نصف شب کے بعد اُن کے شکم مبارک سے تسبیح و تہلیل کی آواز آرہی ہے۔ یہ آواز سُن کر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ پیدائش کے وقت آپ کی والدہ کا بیان ہے کہ سارا گھر انوارِ الٰہی سے روشن تھا۔

آپ کی جائے ولادت کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجر میں پیدا ہوئے۔ بعض آپ کی جائے پیدائش سجستان بتاتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجار نزد موصل کے قریب پیدا ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجار جو اصفہان

---

[1] مسالک السالکین جلد دوم صفحہ ۲۷۱۔ تواریخ آئینہ تصوف میں بحوالہ ظہرت نامہ و مکتوب اقطاب درج ہے مراۃ الانساب صفحہ ۵۶ پر شجرہ دوسرا ہے۔

Marfat.com

کے قریب ہے، وہاں پیدا ہوئے۔ لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت غریب نواز رح کی جائے پیدائش اصفہان ہے[1] آپ کی پرورش سنجار میں ہوئی، جو سنجر کے نام سے مشہور ہے۔

اس زمانے میں اصفہان کے ایک محلّہ کا نام سنجر تھا۔ اسی محلّہ میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے والد ماجد کی بود و باش تھی۔

سنہ ولادت

آپ کی تاریخِ پیدائش کے متعلق بھی کافی اختلاف ہے۔ بعض نے آپ کی تاریخِ پیدائش ۵۲۳ھ اور بعض نے ۵۲۷ھ لکھی ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ آپ ۵۲۵ھ میں اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ بعض آپ کی تاریخِ پیدائش ۵۲۵ھ، بعض ۵۳۶ھ اور بعض ۵۳۷ھ بتاتے ہیں۔

دراصل حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے ۵۳۰ھ میں اس جہان کو زینت بخشی۔[2]

نام نامی

آپ کا نام معین الدین رکھا گیا۔ بعض تذکرہ نویسوں کا خیال ہے کہ آپ کا نام معین الدین حسن ہے۔ آپ کے والدین پیار میں آپ کو "حسن" کہہ کر پکارتے تھے۔ خواجہ غریب نواز رح مقبولِ بارگاہِ ایزدی و دربارِ رسالت ہیں۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کی پیشانی مبارک پر بخطِ قدرت یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

---

[1] سیر الاقطاب ص ۱۰۱۔ خزینۃ الاصفیاء جلد اول ص ۲۲۲۔ مرآۃ الانساب ص ۱۹۰

[2] مرآۃ الاسرار (قلمی نسخہ رام پور لائبریری و برٹش میوزیم) اقتباس الانوار ص ۱۱۲۔ مرآۃ الانساب ص ۱۹۰

Marfat.com

هٰذَا حَبِیْبُ اللّٰہِ

یہ اللہ کا حبیب ہے

یہ الفاظ خواجہ غریب نوازؒ کی بارگاہِ ایزدی میں محبوبیت کی شہادت دیتے ہیں۔
سرورِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارے آپ کو

"قطبُ المشائخ بر و بحر"

کے خطاب سے نوازا گیا۔

یہ خطاب آپ کی بزرگی و برگزیدگی کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو جو بے پناہ مقبولیت خواص و عوام میں حاصل ہوئی اس کا ثبوت یہ ہے کہ آج آپ کے صدیوں بعد بھی آپ کو مختلف خطابات و القاب سے پکارا جاتا ہے۔

خطابات

خاص خاص خطابات حسب ذیل ہیں: ہند النبی، عطائے رسولؐ
خواجۂ اجمیر، خواجۂ بزرگ، ہند الولی، غریب نواز، سلطان الہند، نائب رسول فی الہند۔

القاب

خاص خاص القاب جس سے آپ کو پکارا جاتا ہے، حسب ذیل ہیں:
تاج المقربین و المحققین، سید العابدین، تاج العاشقین، برہان الواصلین،
آفتابِ جہاں، پناہِ بے کساں، دلیل العارفین، مخزنِ معرفت، قدوۃ الاولیاء،

Marfat.com

سلطان العارفین، قطبِ دوراں، معین الملت، وارث الانبیار والمرسلین، امام شریعت والطریقت، مقتدائے اربابِ دین، پیشوائے اربابِ یقین، صاحبِ اسرار، مہبطِ انوار، برہان الاصفیار، عالمِ علمِ ظاہری وباطنی، قدوۃ السالکین، واقفِ رموزِ صوری ومعنوی، معین الحق، محبِ اولیائے زماں، رہنمائے کاملین۔

باب (۲)

ابتدائی زندگی

خواجہ غریب نوازؒ کا بچپن اور بچوں کے بچپن کی طرح نہیں گزرا۔ بچپن میں آپ کی باتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ بڑے ہو کر ایک برگزیدہ ہستی ہوں گے اور دنیا کے لئے مصلح اور مفید ثابت ہوں گے۔

بچپن کی کرامات

آپ کے دودھ پینے کے زمانے میں جب کوئی عورت اپنے شیرخوار بچے کے

Marfat.com

آپ کے یہاں آتی اور اس عورت کا بچہ دودھ کے لیے روتا تو آپ اپنی والدہ محترمہ کو اشارہ کرتے جس کا مطلب ہوتا کہ وہ اپنا دودھ اس بچے کو پلادیں۔ آپ کی والدہ آپ کے اشارے کو سمجھ جاتیں، اور اپنا دودھ اس بچہ کو پلا دیتیں۔ جب وہ بچہ دودھ پیتا تو آپ بہت خوش ہوتے۔ آپ کو اتنی خوشی ہوتی کہ آپ ہنسنے لگتے۔

خاطر تواضع

تین چار سال کی عمر میں خواجہ غریب نواز اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے یہاں بلاتے اور ان کو کھانا کھلا کر خوش ہوتے۔

ایک عید کا واقعہ

خواجہ غریب نواز ایک عید کے موقع پر اچھا لباس پہنے عید کی نماز پڑھنے عید گاہ جا رہے تھے۔ ابھی آپ کا بچپن ہی کا زمانہ تھا، راستے میں ناگاہ آپ کی ایک لڑکے پر نگاہ پڑی۔ وہ لڑکا اندھا تھا اور پھٹے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ خواجہ غریب نواز کو اس لڑکے کو دیکھ کر رنج ہوا۔ شان غریب نوازی جو اس وقت آپ کی شخصیت میں پنہاں تھی، ایک دم ظاہر ہوئی۔ آپ نے اپنے کپڑے اُتار کر اس غریب اور اندھے لڑکے کو دے دیئے۔ آپ اس لڑکے کو اپنے ساتھ عید گاہ لے گئے۔

سنجیدگی

خواجہ غریب نواز بچپن میں بھی اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل ... ... شریک نہیں ہوتے تھے۔

Marfat.com

تربیت و ابتدائی تعلیم

آپ کی پرورش خراسان میں ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، آپ کے والد ماجد خود ایک بہت بڑے عالم تھے۔ گھر پر آپ نے انہی سے تعلیم پائی۔ نو سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا۔ بعد ازاں سنجر کے ایک مکتب میں آپ کا داخلہ ہوا۔ وہاں آپ نے تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم پائی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے کافی علم حاصل کر لیا۔

بچپن کا صدمہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح خواجہ غریب نوازؒ بھی بچپن میں ہی سایۂ پدری سے محروم ہو گئے۔ ابھی آپ کی پوری پندرہ سال کی عمر بھی نہ ہوئی تھی، کہ آپ کے والد ماجد نے اپنی جانِ شیریں جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ یہ واقعہ ماہ شعبان ۵۴۴ھ کا ہے۔ [1]

ترکہ

والد کے ترکہ میں سے خواجہ غریب نوازؒ کے حصہ میں ایک باغ اور ایک پن چکی آئی۔ باغ اور پن چکی کی آمدنی سے خواجہ غریب نوازؒ اپنی گزر فرماتے تھے۔[2]

زندگی میں کایا پلٹ

خواجہ غریب نوازؒ کو شروع ہی سے فقیروں، صوفیوں اور درویشوں کی صحبت

---

[1] سیر العارفین مرہ [2] سیر اماعی مرہ

Marfat.com

کا بہت شوق تھا۔ آپ اولیاء اللہ کی صحبت سے بہت مسرور ہوتے تھے۔ آپ اُن کی بہت عزت اور تعظیم کرتے۔ حضرت ابراہیم قندوزی سے آپ کی ملاقات آپ کی زندگی میں کایا پلٹ کا باعث ہوئی۔

۵۴۴ھ کا واقعہ ہے جب کہ خواجہ غریب نوازؒ کی عمر کا پندرہواں سال چل رہا تھا، آپ حسب معمول اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے، ایک مجذوب جس کا نام ابراہیم قندوزی تھا، بغیر کسی اطلاع کے باغ میں تشریف لائے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے نہایت خندہ پیشانی سے آپ کا استقبال کیا۔ حضرت ابراہیم قندوزی کے ساتھ نہایت اخلاق، عجز و انکساری سے پیش آئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کی خوب خاطر تواضع کی، آپ نے انگور کا ایک خوشہ حضرت ابراہیم کو پیش کیا۔

حضرت ابراہیمؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو دیکھتے ہی سمجھ لیا تھا کہ آپ (خواجہ غریب نواز) رہنما کی تلاش میں ہیں جو آپ کو حق تک پہنچا دے۔ حضرت ابراہیم قندوزی نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی لوحِ پیشانی پڑھ لی تھی اور بخوبی سمجھ لیا تھا کہ یہ لڑکا جو آج باغ کو پانی دے رہا ہے، کل یہی لڑکا دنیا کے باغ کو پانی دے گا۔ لوگوں کی رُوحانی پیاس بجھائے گا۔ ہزاروں کو حیاتِ جاوداں کا ساغر پلائے گا۔ جو اس کے ہاتھ سے جام پیے گا وہ عشقِ الٰہی میں مست و سرشار ہوئے گا۔ ادھر خواجہ غریب نوازؒ کی خاطر تواضع کا حضرت ابراہیم قندوزی کے دل پر کافی اثر ہوا۔

حضرت ابراہیمؒ نے خاطر مدارات سے متاثر ہو کر چاہا کہ وہ بھی خواجہ غریب نوازؒ کے واسطے کچھ کریں۔ چنانچہ آپ نے کھل کا ایک ٹکڑا نکالا اور اس کو چبا کر خواجہ غریب نوازؒ کو دیا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے کھل کے اس ٹکڑے کو کھایا۔ کھاتے ہی آپ نے اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کی۔ حجابات اٹھتے دکھائی دیئے۔ دنیا کی محبت سے دل یک سر خالی ہو گیا۔ حضرت ابراہیم قندوزی تو چلے گئے لیکن خواجہ غریب نوازؒ نے ایک نئی زندگی

53366

Marfat.com

کی نئی راہ اختیار کی۔ آپ نے اپنا باغ فروخت کیا، اپنی پن چکی فروخت کی۔ اور باغ اور پن چکی کی قیمت کا سارا پیسہ غرباء، فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا اور خود تلاشِ حق میں سفر اختیار فرمایا۔

باب (۳)

تلاشِ حق

خواجہ غریب نوازؒ نے قرآن شریف کے فرمان "سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ" پر عمل کرتے ہوئے مسافرت کی زحمت اختیار فرمائی۔ سب سے پہلے آپ خراسان میں رونق افروز ہوئے بعد ازاں سمرقند و بخارا تشریف لے گئے۔ سمرقند اور بخارا میں آپ ۱۱۵۰ء (۵۴۴ھ) ۱۱۵۵ء (۵۵۰ھ) تک علوم ظاہری کی تکمیل میں مشغول رہے۔[۱] اس زمانے میں بغداد، سمرقند اور بخارا، اسلامی علوم و فنون کے مرکز تھے۔

آپ نے یہ زمانہ تعلیم حاصل کرنے میں گزارا۔ مولانا حسام الدین بخاریؒ اور مولینا شرف الدین صاحب شرع الاسلام جیسی جلیل القدر ہستیوں اور مشہور عالموں سے خواجہ غریب نوازؒ نے علم حاصل کیا۔[۲]

---

[۱] سیر العارفین صفحہ ۵ سیر الاقطاب صفحہ ۱۰۲، سالک السالکین جلد دوم صفحہ ۲۷۱ [۲] احسن السیر صفحہ ۱۳۴، سیر العارفین صفحہ ۴، خزینۃ الاصفیاء جلد دوم صفحہ ۲۵۷۔ ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۵۰

Marfat.com

سمرقند و بخارا سے آپ عراق تشریف لے گئے۔ عراق سے عرب اور پھر ہارون پہنچے، بعد ازاں بغداد میں رونق افروز ہوئے۔[1]

حضرت غوث پاکؒ سے ملاقات

خواجہ غریب نوازؒ کی حضرت غوث پاکؒ سے ملاقات کے متعلق مؤرخین و تذکرہ نویسوں میں اختلاف رائے ہے۔ لیکن اس میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ کی حضرت غوث پاکؒ سے ۵۵۰ھ مطابق ۱۱۵۵ء میں بغداد میں پہلی بار ملاقات ہوئی۔[2]

غوث پاکؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو دیکھ کر فرمایا:-

"یہ مرد مقتدائے روزگار ہے، بہت سے لوگ اس سے منزل مقصود کو پہونچیں گے۔"[3]

گفتگو کے دوران میں خواجہ غریب نوازؒ نے ہندوستان کے سفر کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ سُن کر حضرت غوث پاکؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے فرمایا:[4]

"اے معین الدین! سرحد ہند پر ایک شیر بیٹھا ہے، اس سے ڈرنا!"

غوث پاکؒ کا یہ کنایہ حضرت شیخ علی ہجویریؒ کی طرف ہے جو داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کا مزار پُرانوار لاہور میں ہے۔

سفر حرمین شریف

بغداد سے آپ سفر حرمین شریف پر روانہ ہوئے۔ یہ سفر آپ نے ۵۵۱ھ مطابق ۱۱۵۶ء میں کیا۔

---

[1] سیر الاقطاب ص ۱۰۳ [2] ایضاً ص ۱۰۶، احسن السیر ص ۱۳۴ [3] سیر الاقطاب ص ۱۰۶ [4] اضافات حمید ص ۱۳

Marfat.com

ہارون

پھر آپ ۵۵۲ھ میں ہارون پہنچے[1] ہارون میں آپ نے حضرت خواجہ عثمانؒ سے بیعتِ سلسلہ کی[2]

بغداد

ہارون میں ڈھائی سال اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمانؒ کی خدمت میں رہ کر آپ ۵۵۵ھ مطابق ۱۱۶۰ء میں بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں آپ نے حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب عبدالقادر سہروردی سے جو حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے پیرو مرشد ہیں ملاقات کی۔

سفرِ شام

بغداد شریف میں چند روز قیام فرمانے کے بعد آپ نے شام کی طرف کوچ کیا۔ اس سفر کی تفصیل خواجہ غریب نوازؒ اس طرح فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ ایک شہر میں پہنچا، جو شام کے نزدیک ہے۔ یہاں ایک بزرگ احد محمد الواحد غزنوی ایک غار میں رہا کرتے تھے، بہت لاغر تھے لبادہ پر بیٹھے تھے۔ دو شیران کے سامنے کھڑے تھے۔ دعاگو (خواجہ غریب نواز) شیروں کی وجہ سے نزدیک نہیں گیا۔ جب ان بزرگ نے دیکھا، فرمایا:

---

[1] سیر الاقطاب ص ۱۰۲ [2] دیکھو باب ۴ [3] دلیل العارفین از خواجہ قطب الدین کاکیؒ ص ۱۰۹

Marfat.com

چلے آؤ، ڈرو نہیں۔

کہنے لگے، اگر کسی کو ضرر رسانی کا قصد نہ کروگے تو وہ بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ شیر کیا چیز ہیں جو اُن سے خوف کیجیے، جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے سب ڈرتے ہیں۔

پھر پوچھا، کہاں سے آنا ہوا؟

میں نے کہا، بغداد سے۔

کہنے لگے، خوب آئے، لیکن یہ ضروری ہے کہ درویشوں کی خدمت کیا کرو، تاکہ تم مرد بزرگ بن جاؤ۔

پھر فرمایا: 'خلقت سے عزلت گزیں ہوکر اس غار میں مقیم ہوں، اور ایک چیز کے خوف سے تیس سال روتے ہوئے گزر گئے ہیں۔

میں نے دریافت کیا، وہ کیا چیز ہے؟

فرمایا: 'نماز، جب میں نماز پڑھتا ہوں تو یہ دیکھ کر روتا ہوں کہ اس نماز کی کیا حقیقت ہے جو میں پڑھتا ہوں، کیوں کہ اگر ذرہ بھر شرطِ نماز فوت ہو جائے تو میرا سب کیا ہوا بے کار ہو جائے۔

پھر فرمایا، اے درویش! اگر حق نماز کا ادا کیا تو بڑا کام کیا، ورنہ عمر غفلت میں گزاری۔

کرمان

خواجہ غریب نوازؒ نے ۵۵۶ھ میں کرمان کی طرف رُخ کیا۔ اس وقت کرمان کا فرماں روا سلطان محی الدین طغرل تھا۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں[1]

---

[1] دلیل العارفین ص ۱۵، ۱۶

Marfat.com

"ایک مرتبہ میں (خواجہ غریب نوازؒ) اور شیخ احمد الدین کرمانی کرمان میں سفر کر رہے تھے۔ یہاں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی، یہ بڑے مشغول اور بہر متقی تھے۔ الغرض ان کے پاس پہنچ کر سلام کیا۔ یہ بزرگ بہت نحیف و زار تھے۔ بات بھی بہت کم کرتے تھے، مجھے خیال ہوا کہ ان سے دریافت کروں کہ آپ اس قدر ضعیف کس وجہ سے ہیں۔ چونکہ وہ روشن ضمیر تھے۔ انھوں نے میرے دریافت کرنے سے پہلے فرمایا:

" اے درویش! ایک دن دوستوں کے ساتھ میرا گورستان میں گزر ہوا۔ میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا۔ قضارا وہاں کوئی بات ہنسی کی ہوئی۔ اس پر میں قہقہہ کے ساتھ خندہ زن ہوا۔ اس قبر سے آواز آئی:

" اے غافل! جسے یہ مقام گور درپیش ہو، ملک الموت جیسا حریف ہو، اور زیرِ خاک جس کے مونس سانپ بچھو ہوں، اس کو ہنسی سے کیا کام!"

" جب میں نے یہ سُنا، وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور یاروں کے ہاتھ چوم کر رخصت ہوا، اور اس غار میں آکر مقیم ہوا۔ آج تک اس واقعہ کی ہیبت سے پگھل رہا ہوں اور چالیس سال سے بوجہ شرمندگی آسمان کی طرف نہیں دیکھتا۔"

---

(۳)

خواجہ غریب نوازؒ ۵۸۶ھ میں جب کہ آپ کی عمر ۴۷ سال کی تھی ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔ اس زمانے میں آپ بغداد میں قیام پذیر تھے۔

بغداد سے روانہ ہو کر آپ ہمدان پہنچے۔ ہمدان سے تبریز تشریف لے گئے۔ تبریز میں آپ حضرت ابوسعید تبریزی سے ملے جو شیخ جلال الدین تبریزی کے پیر ہیں۔

Marfat.com

تبریز سے آپ استرآباد تشریف لے گئے۔ وہاں آپ شیخ ناصر الدین استرآبادی سے ملے۔ بعد ازاں بخارا کو زینت بخشی۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ:[1]

"بحالتِ مسافرت بخارا میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی یہ از حد مشغول تھا لیکن نابینا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کب سے نابینا ہوئے؟"
فرمایا: جب میرا کام کمالیت کو پہنچا اور وحدانیت وعظمت پر نگاہ پڑنی شروع ہوئی تو ایک دن میری نگاہ غیر پر پڑ گئی۔ غیب سے آواز آئی
"اے مدعی! دعوے تو ہماری محبت کا کرتا ہے، مگر غیر کی طرف دیکھتا ہے۔"
جب یہ آواز سنی تو ایسا شرمندہ ہوا کہ بات تک نہ ہو سکی۔ بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ جو آنکھ دوست کے سوا غیر کو دیکھے اندھی ہو جائے۔ ابھی یہ بات اچھی طرح کہنے بھی نہ پایا تھا کہ دونوں آنکھوں کی بصارت چلی گئی۔"

خواجہ غریب نوازؒ بعد ازاں خرقان پہنچے۔ خرقان میں آپ نے حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی کے مزار پُر انوار سے فیوض و برکاتِ باطنی حاصل کیے۔[2]

خرقان سے سمرقند تشریف لے گئے۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ خود فرماتے ہیں کہ:[3]

"ہنگامِ مسافرت جب میں سمرقند میں تھا، وہاں ابو اللیث سمرقندی کے مکان کے قریب ایک مسجد تھی اس کی محراب کے قبلہ رخ

---

[1] دلیل العارفین ص ۴۸، ۴۹ [2] سالک السالکین جلد دوم ص ۲۷۶ [3] دلیل العارفین ص ۹۰

Marfat.com

ہونے کے متعلق ایک دانش مند نے اعتراض کیا۔ لیکن میں نے اُسے محراب کے صحیح قبلہ رُخ ہونے کا بالمشاہدہ اطمینان کرا دیا"۔

بعد ازاں میمنہ پہنچے، وہاں خواجہ ابوسعید ابوالخیرؒ کے مزار پرانوار سے فیوض و برکات باطنی حاصل کیے[1]۔

پھر چشت ہوتے ہوئے ہرات پہنچے۔ ہرات میں آپ نے مجاہدات و ریاضت میں وقت گزارا۔ حضرت شیخ عبداللہ انصاریؒ کے مزار پر رہ کر آپ نے فیوض باطنی حاصل کیے۔ کبھی کبھی پوری رات مزار کے قبہ میں جاگتے گزار دیتے۔

رفتہ رفتہ آپ کی بزرگی اور کشف و کرامات کی شہرت ہرات میں پھیلنے لگی۔ لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپ کو شہرت، نام و نمود اور مخلوق کا ہجوم پسند نہیں تھا۔ پس آپ ہرات سے چل دیئے اور سبزہ وار واقع افغانستان میں رونق افروز ہوئے۔

سبزہ وار میں کچھ دن قیام فرما کر آپ ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ شادماں فورٹ ہوتے ہوئے آپ بتاریخ ۱ محرم ۵۶۱ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۱۶۵ء ملتان تشریف لائے۔

ملتان سے آپ لاہور میں رونق افروز ہوئے۔ لاہور میں حضرت شیخ علی ہجویریؒ جو داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہیں، کے مزار پر اعتکاف فرمایا، آپ کا حجرہ جس میں آپ نے اعتکاف فرمایا، اب بھی مرجع خاص و عام ہے۔ چلتے وقت آپ نے حسب ذیل تاریخی شعر پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ؎ ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

چند روز لاہور میں قیام پذیر رہ کر آپ غزنی، ضلع حصار (بلخ) استر آباد اور رے ہوتے ہوئے واپس بغداد تشریف لائے[2]۔

---

[1] مسالک السالکین جلد دوم صہ ۲۷۶ [2] جوہر فریدی صہ ۱۶۳

Marfat.com

باب (۴)

بیعت و خلافت

حضرت خواجہ غریب نواز ۵۵۲ھ میں ہارون پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ ڈھائی سال تک مرشد کی خدمتِ اقدس میں مصروفِ مجاہدہ رہے۔ آخر کار مرشد کی خدمت رنگ لائی۔ صاحبِ اجازت ہوئے اور خرقۂ خلافت سے مستفید ہوئے۔[1]

شجرۂ بیعت

آپ کا شجرۂ بیعت پندرہ واسطوں سے امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ شجرۂ بیعت حسب ذیل ہے:

خواجہ معین الدین حسن سنجریؒ وہو من حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتیؒ وہو من حضرت
۴ حاجی شریف زندنی چشتیؒ۔ وہو من حضرت قطب الدین مودود چشتیؒ، وہو من حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ، وہو من خواجہ ابو محمد چشتیؒ، وہو من خواجہ ابدال چشتیؒ، وہو من حضرت

---

[1] مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۷۳، سیر الاقطاب ص ۹۶، ترجمہ فرشتہ جلد دوم ص ۵۰۷

Marfat.com

خواجہ ابو اسحاق شامی چشتیؒ، وہو من حضرت خواجہ ممشاد علاد ینوریؒ، وہو من شیخ امین الدین ہبیرۃ البصریؒ، وہو من حضرت شیخ سدید الدین حذیفۃ المرعشیؒ، وہو من حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخیؒ، وہو من حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ، وہو من خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ، وہو من حضرت حسن بصریؒ، وہو من امام الاولیاء سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔[1]

چشتی کہلانے کی وجہ تسمیہ

یہ خیال غلط ہے کہ چشتی سلسلہ کے بانی حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ ہیں چشتیوں کے مبدا و منشاء حضرت خواجہ ابو اسحاق شامیؒ بیعت کرنے کی غرض سے خواجہ ممشاد علاد ینوریؒ کی خدمتِ اقدس میں بغداد شریف حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ ممشاد علاد ینوریؒ نے آپ کو بیعتِ ارادت سے مشرف کرنے کے بعد آپ سے دریافت فرمایا کہ:

"تیرا نام کیا ہے؟"

حضرت ابو اسحاق شامیؒ نے بصد عجز و نیاز عرض کیا کہ:

"اس عاجز کو ابو اسحاق شامی کہتے ہیں"

یہ سُن کر حضرت خواجہ ممشاد علاد ینوریؒ نے ارشاد فرمایا:

"آج سے ہم تجھے ابو اسحاق چشتی کہیں گے، اور جو تیرے سلسلۂ ارادت میں تاقیامت داخل ہوگا وہ چشتی کہلائے گا"

حضرت خواجہ ابو اسحاق شامیؒ اپنے پیر و مرشد کے فرمان کے مطابق چشت میں تشریف لاکر رشد و ہدایت میں مصروف ہوئے۔ آپ کے سلسلہ کے اور بزرگ یعنی حضرت خواجہ احمد چشتیؒ، حضرت خواجہ محمد چشتیؒ، حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ، اور حضرت قطب الدین مودود چشتیؒ بھی چشت میں قیام پذیر ہوئے، اور رشد و ہدایت میں تادم آخر مصروف رہے۔

---

[1] مسالک السالکین جلد دوم ص ۲، ۱۹۷، سیر الاقطاب ص ۱

Marfat.com

بہشت میں واصل بحق ہوئے اور وہیں مدفون ہوئے۔ یہ تمام بزرگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ کے پیران عظام ہیں۔ اسی باعث حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی چشتی مشہور ہوئے۔[1]

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

کی طلب محبت میں سفر (درمیان ۵۵۵/۵۵۹ کا)

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کو حضرت غریب نوازؒ سے انتہائی محبت تھی۔ آپ کو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آخر کار مفارقت کی تاب نہ لا کر حضرت عثمان ہارونیؒ ہارون سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے۔ سفر طے کرتے ہوئے آپ ایک مقام پر پہونچے، جو آتش پرستوں کا مسکن تھا۔ یہاں ایک آتش کدہ تھا۔ اس آتش کدہ میں سوختہ دار لکڑیاں روزانہ ڈالی جاتی تھیں۔ آگ ہمیشہ روشن رہتی تھی۔

حضرت خواجہ ہارونؒ نے یہاں پہنچ کر آرام فرمایا۔ ایک درخت کے سائے میں فروکش ہوئے۔ نماز کا وقت ہوا، مصلےٰ بچھا کر نماز میں مشغول ہوئے۔ اپنے خادم فخر الدین سے آپ نے فرمایا "آگ لا کر افطار کے لئے روٹی تیار کرو۔"

حسب حکم فخر الدین آتش کدہ پر آگ لینے گئے۔ آتش پرستوں نے آگ دینے سے انکار کیا اور کہا:

"یہ ہمارا معبود ہے، ہم اس میں سے آگ نہیں دے سکتے۔"

فخر الدین ناکام واپس آئے، اور سارا حال خواجہ عثمانؒ ہارونی کو سنایا۔ آپ نے

---

[1] مسالک السالکین جلد دوم صفحہ ۱۹۶ و احسن السیر صفحہ ۱۴۳۰۳ ۔ ۵۵۵ ۔ بروایت مسالک السالکین میں گاڑی لکردیا۔

Marfat.com

تجدید وضو کیا اور بہ نفسِ نفیس وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر آپ نے دیکھا کہ ایک پیر مرد ایک چوبی تخت پر بیٹھا ہے۔ اس پیرِ مرد کا نام مختیا تھا۔ ایک ہفت سالہ لڑکا اس کی گود میں تھا۔ بہت سے آتش پرست اس کے پاس بیٹھے ہوئے آگ کی پرستش میں مشغول تھے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی ؒ نے اس پیرِ مرد کو مخاطب کر کے فرمایا:

"یہ آگ پوجنے سے کیا فائدہ ؟ یہ حق تعالےٰ کی ایک ادنیٰ مخلوق ہے جو تھوڑے پانی سے نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اس خالق کی پرستش کیوں نہیں کرتے جس کی یہ مخلوق ہے تاکہ کار آمد ہو ؟"

اس پیر نے جواب دیا:

"آگ ہمارے دین میں بہت بزرگ، اور ہمارے لئے باعثِ نجات ہے۔"

حضرت نے یہ جواب سُن کر فرمایا:

"تم اس کو بہت عرصے سے پوجتے ہو، اور اس کی خدمت کرتے ہو، آؤ اس میں ہاتھ ڈالو، اگر یہ باعثِ نجات ہے تو تمہیں جلنے سے نجات دے گی۔"

اس پیرِ مرد نے کہا:

"جلانا آگ کی خاصیت ہے، کس کی مجال جو اس میں ہاتھ ڈالے اور سلامت رہے۔"

حضرت خواجہ عثمان ؒ نے فرمایا:

"یہ حکمِ خالق کے تابع ہے۔ کیا مجال جو بلا حکمِ ربانی ایک بال بھی جلائے۔"

یہ فرما کر حضرت خواجہ عثمان ؒ نے لڑکے کو اس پیرِ مرد کی گود سے اپنی گود میں لے لیا اور "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ" پڑھ کر مع اس لڑکے کے آتش کدہ میں داخل ہو گئے۔ آتش کدہ والے سخت حیران و پریشان ہوئے،

Marfat.com

آہ و فغاں کرنے لگے۔

حضرتؒ چار ساعت آتش کدہ میں رہے، چار ساعت بعد مع اس لڑکے کے باہر تشریف لائے جسم مبارک پر یا لباس پر آگ کا کوئی اثر نہ تھا، وہ لڑکا بھی خوش و خرم تھا۔ اس پر بھی آگ کا کوئی اثر نہ تھا۔

اس پیر مرد کو اپنے لڑکے کو خنداں و شاداں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، اس نے لڑکے سے دریافت کیا "تونے آگ میں کیا دیکھا ہے"

لڑکے نے جواب دیا کہ "میں تو شیخ کی بدولت وہاں باغ کی سیر کر رہا تھا"

آتش پرست سخت متعجب ہوئے۔ حضرت خواجہ عثمانؒ کی اس کرامت نے آتش پرستوں کو حضرت کا گرویدہ بنا دیا۔ انھوں نے نہایت خلوص و صدقِ دل سے اسلام قبول کیا اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ حضرتؒ نے مختیا کا نام عبداللہ اور لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔

حضرتؒ نے قریب ڈھائی سال یہاں قیام فرمایا۔ مصروفِ رشد و ہدایت رہے۔ لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ عبداللہ نے حضرت سے خرقہ پہنا۔ ان کے لڑکے ابراہیم اولیاراللہ میں سے ہو گئے۔ آتش کدہ کے بجائے وہاں ایک عالی شان مسجد تعمیر ہوئی۔ شیخ عبداللہ اور ابراہیم اس مسجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

بیعتِ تقرب ۱۱۶۶ء (مطابق ۵۶۲ھ)

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ مسافتِ مسافرت طے کرتے ہوئے پیغام حق پہنچاتے ہوئے اور رشد و ہدایت کرتے بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ آپ کے بغداد میں تشریف فرما ہونے کے بعد ہی حضرت خواجہ غریب نوازؒ بغداد پہنچے، پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیعت تقرب یا بیعتِ ثانی سے مشرف ہوئے۔ اس بیعت کی تفصیل

Marfat.com

حضرت خواجہ غریب نوازؒ خود اس طرح تحریر فرماتے ہیں:[1]

" مسلمانوں کا یہ دعا گو معین الدین حسن سنجریؒ بمقام بغداد شریف خواجہ جنیدؒ کی مسجد میں دولت پابوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ قدس سرہٗ سے مشرف ہوا۔ اس وقت مشائخ کبار حاضر خدمتِ اقدس تھے،

جب اس درویش نے سرِ نیاز زمین پر رکھا، پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا:۔

" دو رکعت نماز ادا کر " میں نے ادا کی۔

پھر فرمایا: " قبلہ رو بیٹھ " میں بیٹھ گیا۔

حکم دیا کہ! " سورۂ بقرہ پڑھ " میں نے پڑھی۔

فرمان ہوا کہ! " اکیس ۲۱ بار درود شریف پڑھ " میں نے پڑھا۔

پھر آپ کھڑے ہو گئے، اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا!

" آ تا کہ تجھے خدا تک پہنچا دوں "

بعد ازاں مقراض لے کر دعا گو کے سر پر چلائی اور کلاہ چہار ترکی اس درویش کے سر پر رکھی۔ گلیم خاص عطا فرمائی۔

پھر ارشاد فرمایا: " بیٹھ جاؤ " میں بیٹھ گیا۔

فرمایا: " ہمارے خانوادہ میں ایک شبانہ روز کے مجاہدہ کا معمول ہے، تو آج رات مشغول رہ "

یہ درویش بحکم محترم مشغول رہا۔

دوسرے دن جب حاضر خدمت ہوا، ارشاد فرمایا:

" بیٹھ جا اور ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ " میں نے پڑھی۔

---

[1] انیس الارواح از خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ (فارسی) صہ ۲۰۲

Marfat.com

فرمایا : "آسمان کی طرف دیکھ" میں نے دیکھا۔

استفسار فرمایا: "کہاں تک دیکھتا ہے"

عرض کیا: "عرشِ اعظم تک"

فرمایا: "زمین کی طرف دیکھ" میں نے دیکھا۔

دریافت فرمایا: "کہاں تک دیکھتا ہے"

عرض کیا: "تحت الثریٰ تک"

فرمایا: "پھر ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ" میں نے پڑھی۔

فرمایا: "پھر آسمان کی طرف دیکھ" میں نے دیکھا۔

پوچھا: "اب کہاں تک دیکھتا ہے"

عرض کیا: "حجابِ عظمت تک"

فرمایا: "آنکھیں بند کر" میں نے بند کریں۔

فرمایا: "کھول" میں نے کھولیں۔

پھر مجھے اپنی انگلیاں دکھا کر استفسار فرمایا! "کیا دیکھتا ہے؟"

میں نے عرض کیا۔ ہژدہ ہزار عالم دیکھتا ہوں۔

بعدازاں سامنے پڑی ہوئی ایک اینٹ کے اٹھانے کے لئے فرمایا۔

میں نے اٹھایا تو مٹھی بھر دینار برآمد ہوئے۔

فرمایا: "ان کو لے جاکر فقراء میں تقسیم کر" میں نے حکم کی تعمیل کی۔

بعدازاں حاضر خدمت ہوا۔ ارشاد ہوا۔ "چند روز ہماری صحبت میں رہو"

عرض کیا: "تابعِ فرمان ہوں"

Marfat.com

مُرشد سے خرقہ خلافت جانشینی پانا

۱۱۸۶ء مطابق ۵۸۲ھ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیر و مرشد سے انتہائی محبت تھی۔ آپ نے اپنے پیر و مرشد کی جیسی خدمت کی اس کی مثال کم ملتی ہے۔ بیس سال تک آپ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ سفر و سیاحت میں رہے۔ یہ مدت خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں گزاری۔ اس دوران میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہمہ تن ہمہ وقت اپنے پیر و مُرشد کی خدمت میں مصروف رہتے۔ آپ نے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کو آسودگی نہ دی، جہاں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ مسافرت فرماتے، حضرت خواجہ غریب نوازؒ حضرتؒ کا جامہ خواب اور توشۂ سفر سر پر لئے ہم رکاب رہتے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی یہ خدمت دیکھ کر آپ کو وہ نعمت عطا فرمائی جس کی حد نہیں۔

آخر کار حضرت خواجہ غریب نوازؒ اپنے پیر و مرشد سے بغداد میں رخصت ہوئے۔ اس وقت خواجہ غریب نوازؒ کی عمر شریف ۵۲ سال کی تھی۔

اس موقع پر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے آپ کو خلافت جانشینی سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے تبرکاتِ مصطفویؐ جو خواجگانِ چشت میں سلسلہ بہ سلسلہ چلے آرہے تھے خواجہ غریب نوازؒ کو عطا فرمائے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو امین تبرکات کے شرف سے نوازا۔[1]

---

[1] انیس الارواح ص۳۲،۳۴، اقتباس الانوار ص۱۱۶، سیر الاقطاب ص۱۲۳

Marfat.com

اور حضرتؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو سجادہ نشین اور اپنا جانشین بنایا۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ تفصیل اس طرح فرماتے ہیں:

"حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے ارشاد فرمایا: خواجہ معین الدین! میں نے یہ سب کام تیری تکمیل کے لئے کیا ہے۔ تجھ کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند خلف وہی ہے جو اپنے گوش ہوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔ اپنے شجرہ میں ان کو لکھے اور انجام کو پہنچائے، تاکہ کل قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔"

اس ارشاد کے بعد عصائے مبارک جو مرشد کے سامنے رکھا تھا دعا گو کو عطا فرمایا۔ بعد ازاں خرقہ، نعلینِ چوبیں اور مصلّٰے بھی عنایت فرما کر سرفراز کیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

یہ تبرکات ہمارے پیرانِ طریقت قدس اللہ سرہٗ کی یادگار ہیں جو رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم نے تجھے دیے ہیں۔ ان کو اس طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے رکھا جس کو مرد پانا، اس کو ہماری یہ یادگار دینا[1]

"خلق سے طمع نہ رکھنا۔ آبادی سے دُور مخلوق سے کنارہ کش رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔[2]

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد فرما کر پیر و مرشد نے مجھے اپنے کنارِ مبارک میں لے لیا[3]۔ سر و چشم کو بوسہ دیا اور فرمایا[4]۔ "تجھ کو خدا کے سپرد کیا۔" پھر عالمِ تحیر میں مشغول ہو گئے۔ دعا گو رخصت ہوا[5]۔

---

[1] انیس الارواح ص ۴۳، مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۷۵ [2] انیس الارواح ص ۴۴، ۴۳ [3] مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۷۵ [4] انیس الارواح ص ۴۴

Marfat.com

باب (۵)

پیرومُرشد کے ہمرکابُ سفر

خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ کافی
ت سیر و سیاحت میں گزاری، آپ، جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے اپنے پیرومرشد کی خدمت میں
روف رہتے۔ آپ پیرومرشد کی خدمت کو عظمت کا ذریعہ سمجھتے اور کسی صورت اور کسی
ت میں بھی پیرومرشد کی خدمت سے گریز نہ کرتے۔

بغداد میں چند روز قیام کر کے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ہمراہ
فر اختیار کیا۔

حرمین شریفین

۱۱۶۸ء مطابق ۵۶۳ھ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں[1]:

"بعدازاں میں چند روز پیرومرشد کی خدمت میں رہا" پھر حضرتؒ نے اس دعاگو
ساتھ لے کر خانہ کعبہ کا سفر اختیار فرمایا۔ الحاصل ایک شہر میں پہنچے۔ یہاں ایک جماعت

---

[1] انیس الارواح ص ۲

Marfat.com

درویشوں کی دیکھی جو شراب عشقِ الٰہی میں سرشار عالمِ سکر و حیرت میں از خود رفتہ تھی۔ چند دن ان کی صحبت میں رہنا ہوا۔ مگر وہ حضرات عالمِ صحو میں نہ آئے۔

ورودِ فالوجہ و حرمین شریف

۱۱۶۸ء مطابق ۵۶۳ھ

پیر و مرشد یعنی حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ آخر کار فالوجہ میں رونق افروز ہوئے۔ ہر دو حضرات نے جامع مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ بعد ازاں مکہ معظمہ کی راہ لی۔ مکہ معظمہ پہنچ کر زیارت و طواف خانہ کعبہ سے مشرف ہوئے۔[1]

حضرت خواجہ غریب نوازؒ خود اس طرح فرماتے ہیں:

"پیر و مرشد نے یہاں بھی میرا ہاتھ پکڑا، اور حق تعالٰی کے سپرد کیا۔ اور زیرِ ناؤدان خانہ کعبہ دعا گو کے باب میں مناجات کی۔ ندا آئی۔

"ہم نے معین الدین کو قبول کیا"

بعد ازاں مدینہ منورہ آئے اور حرم نبویؐ میں حاضری دی۔ مجھ سے فرمایا "سلام کر"۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آواز آئی:

"وعلیکم السلام یا قطب المشائخ بر و بحر"

یہ آواز سن کر پیر و مرشد نے فرمایا:

"اب تو درجہ کمال کو پہنچ گیا"

ورودِ بخارا

بخارا میں آپ اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ رونق افروز ہوئے۔ بخارا کے صدر

---

[1] انیس الارواح ص ۲

Marfat.com

مشائخ سے ملاقات کی۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں:

"یہ بزرگ دوسرے عالم میں تھے، ان کی تعریف و توصیف حدّ بیان سے باہر ہے۔"

ورودِ اوش

اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ اس طرح فرماتے ہیں:

"ایک وقت میں اور شیخ عثمانؒ ہارونی قدس سرہٗ مع ایک درویش کے مسافرت میں تھے۔ دوران سفر ہم شیخ بہاء الدین اوشیؒ سے ملے۔ یہ بڑے بزرگ اور واصلان حق میں سے تھے۔ ان کے یہاں یہ رسم تھی کہ جو کوئی ان کی خانقاہ میں آتا وہ محروم نہ جاتا۔ اگر برہنہ آتا تو کپڑے دے دیتے۔ ان کے لئے عالم غیب سے اور کپڑے آجاتے۔

الغرض کچھ دن ہم اُن کی صحبت میں رہے۔ انھوں نے یہ نصیحت کی:

اے درویش! جو کچھ تجھے ملے، وہ خدا کی راہ میں دینا، دولت جمع نہ کرنا۔ اور خدا کے بندوں کو کھانا پہنچانا، تاکہ خدا کے دوستوں میں ہو جاؤ۔"

وُرودِ بدخشاں

بدخشاں میں رونق افروز ہونے پر ایک بزرگ سے ملاقات کی، وہ حضرت جنیدؒ کے پیش کارواں میں سے تھے۔ کوئی سو سال کی عمر تھی۔ ان کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔ پاؤں کے کٹنے کی وجہ ان سے دریافت کی گئی۔ انھوں نے جواب دیا کہ:

"ایک مرتبہ میں نے اپنی خواہش نفس سے اس پاؤں کو صومعہ سے باہر نکالا تھا کہ ندا آئی: اے بدعی! یہی عہد تھا جو فراموش کردیا۔"

میں نے اسی وقت پاؤں کاٹ کر پھینک دیا۔ اس واقعہ کو گذرے چالیس سال ہو گئے، اس وقت سے متحیر حیرت میں مبتلا ہوں کہ کل قیامت کے دن درویشوں کو کیا

Marfat.com

مُنہ دکھاؤں گا[1]

اس سیر و سیاحت کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ بغداد واپس تشریف لائے خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ:

"میں دس سال تک اپنے پیرو مرشد کے ہمرکاب سفر میں رہا۔ بعد ازاں مرشد محترم واپس بغداد آکر عزلت گزیں ہوئے[2]"

چند دن بغداد میں قیام فرمانے کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ نے رختِ سفر باندھا۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں:

چند دن بعد پیرو مرشد نے مسافرت اختیار فرمائی۔ اور میں مزید دس سال حضرت کے رختِ خواب اور پانی کی چھاگل سفر میں سر پر لئے ساتھ رہا[3]

وُرُودِ اوش اور حضرت قطب صاحب کی بسم اللہ خوانی

۱۱۷۰ء مطابق ۵۶۳ھ

جب آپ اوش میں رونق افروز ہوئے تو آپ کی تشریف آوری کا شہرہ سارے شہر میں پھیل گیا۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی والدۂ ماجدہ نے آپ کو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں بسم اللہ خوانی کے لیے بھیجا۔ قطب صاحبؒ کی عمر اس وقت چار سال چار ماہ اور چار دن کی تھی۔ خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحب کی تختی لکھنا چاہی کہ غیب سے ندا آئی:

"اے خواجہ! ابھی لکھنے میں توقف کرو۔ حمید الدین ناگوری آتا ہے، وہ ہمارے قطب کی تختی لکھے گا[4]"

---

[1] انیس الارواح ص ۳،۴ [2] ایضاً [3] ایضاً ص ۴ [4] اضافات سید ص ۱۲، ۱۳

Marfat.com

ورودِ سیوستانؒ

اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں :

ایک وقت میں خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ہمراہ سیوستان کے سفر میں تھا۔ یہاں صومعہ میں ایک بزرگ رہتے تھے، ان بزرگ کا نام صدرالدین محمدؒ سیوستانی تھا۔ بڑے مشغول بزرگ تھے، چند دن ان کے پاس رہنا ہوا۔ جو شخص ان کے صومعہ میں آتا محروم نہ جاتا۔ عالمِ غیب سے کوئی چیز لا کر دیتے اور کہتے :

" اس درویش کو ایمان کی سلامتی کی دعا سے یاد کرو۔ کیونکہ اگر گور میں اپنا ایمان سلامت لے گیا تو بہت بڑا کام کیا "

یہ بزرگ جب ہیبت گور کا تذکرہ سُنتے مثل بید کے کانپنے لگتے۔ آنکھوں سے خون کے آنسو پانی کے چشمے کی طرح جاری ہو جاتے۔ سات دن تک روتے رہتے اور اپنی آنکھیں ہوا میں کھول کر کھڑے ہو جاتے۔ ہمیں ان کے رونے سے رونا آ جاتا اور کہتے یہ کیسا بزرگ ہے، جب وہ اس عالم سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف منہ کر کے کہتے :

" اے عزیزان ! مجھے مرگ درپیش ہے۔ جس کا ملک الموت حریف ہو اور قیامت جیسا دن پیش نظر ہو۔ اس کو سونے، خوش دلی اور خندگی سے کیا کام اور اُسے کیسے کسی کام میں مشغول رہنا اچھا معلوم ہو "[1]

پھر انھوں نے فرمایا :

" اے عزیزمن ! اگر تمہیں خفتگانِ زیرِ خاک کا جو اسیر مور و مار ہیں، اور زندانِ خاک میں محبوس ہیں، ذرہ بھر حال معلوم ہو جائے تو مثل نمک کے پانی ہو جاؤ "

---

[1] دلیل العارفین از خواجہ غریب نواز صاحب ص ۶

Marfat.com

بعد ازاں آپ نے حسب ذیل حکایت بیان کی:

ایک وقت میں نے بصرہ میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ یہ بہت مشغول تھے، میں اور وہ بزرگ گورستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھے تھے، وہ بزرگ صاحبِ کشف تھے، انھیں کشف سے معلوم ہوا کہ اس قبر کے مُردہ پر سخت عذاب ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بزرگ نعرہ مار کر واصل بحق ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں مثلِ نمک کے پگھل کر پانی ہو کر ناپید ہو گئے۔"

جیسا خوف میں نے ان بزرگ میں دیکھا، ویسا آج تک نہ کبھی میں دیکھا نہ سُنا۔ پھر فرمانے لگے:

" میں ہیبتِ گور کی وجہ سے گوشۂ تنہائی میں ہوں۔ تم سے آج تیس ۳۰ سال کے بعد گفتگو کی ہے اور یہ حکایت بیان کی ہے۔"

" پس اے عزیزان! مخلوق کے ساتھ وقت گزارنے سے یادِ حق میں وقت صرف کرنا بہتر ہے کیونکہ جتنی دیر لوگ خلق میں مشغول رہتے ہیں، خدا سے باز رہتے ہیں۔

" پس صحبتِ خلق سے باز رہنا چاہیئے، اور زادِ راہ کا انتظام کرنا چاہیئے۔"

" ہم سب کو وہ دن درپیش ہے، ایمان سلامت لے جانا چاہیئے۔"

یہ کہہ کر دو خرمے میرے (خواجہ غریب نوازؒ کے) کے ہاتھ میں دیے اور اُٹھ کر چلے گئے۔ ان پر گریہ طاری ہوا اور عالمِ تحیر میں مشغول ہو گئے۔[1]

---

[1] دلیل العارفین صہ ۱۶، ۱۷

Marfat.com

وُرودِ دمشق

حضرت خواجہ غریب نوازؒ مسافرت طے کرتے ہوئے دمشق پہنچے، آپ اس سفر کے متعلق فرماتے ہیں:

" ایک مرتبہ خواجہ عثمان ہارونیؒ۔ شیخ احمدالدین کرمانیؒ اور میں مدینہ منورہ کی طرف جارہے تھے کہ شہر دمشق میں پہنچے۔ دمشق کی مسجد کے سامنے بارہ ہزار انبیاء علیہم السلام کے مزارات ہیں۔ یہاں لوگوں کی حاجتیں برآتی ہیں۔ مزارات کی زیارت کی۔ یہاں کے بزرگوں سے ملے[1]

ایک دن خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ، شیخ احمدالدین کرمانیؒ، محمد عارف اور دعاگو دمشق کی مسجد میں موجود تھے۔ ان کے برابر چند اور درویش بیٹھے تھے۔ محمد عارف نے کہا:

" قیامت کے دن درویش معذور ہوں گے، مال داروں سے حساب ہوگا"

ایک شخص پر یہ بات گراں گزری، وہ اس باب میں بحث کرنے لگا اور کہا:

" یہ کس کتاب میں لکھا ہے؟"

محمد عارف کو اس کتاب کا نام یاد نہ تھا۔ انھوں نے مراقبہ کیا۔ فرشتوں کو حکم ہوا کہ

" جس کتاب میں یہ لکھا ہے وہ کتاب اس شخص کو دکھادو۔"

کتاب دکھائی گئی۔ وہ شخص کتاب دیکھ کر کھڑا ہوگیا اور قدموں پر سر رکھ دیا۔

بعد ازاں یہ گفتگو ہوئی کہ جو درویش یہاں موجود ہیں وہ اپنی اپنی کرامت دکھائیں۔

" حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ نے مصلّے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور مٹھی بھر سکّے زر نکال کر ایک درویش کو دیے تاکہ حاضرین کے لئے حلوہ لائے۔ پھر شیخ احمدالدین کرمانیؒ نے اپنے قریب کی لکڑی پر ہاتھ مارا، خدا کے حکم سے وہ لکڑی زر ہوگئی۔"

---

[1] دلیل العارفین ص ۴۱،۴۲

Marfat.com

مگر اس دعاگو نے بپاسِ ادب مُرشد کچھ نہیں کیا۔ پیر و مرشد نے میری طرف مُنہ کر کے فرمایا:

"تم نے کچھ نہیں کیا"

مرشد کا حکم پا کر میں نے گلیم سے چار قرص نکالے، اور ایک بھُوکے درویش کی طرف بڑھا دیے۔

اس درویش اور محمد عارف نے کہا:

"جس درویش میں اتنی قوت نہ ہو، اُسے درویش نہ کہنا چاہیے"

وُرودِ سنجار

۱۱۸۴ء مطابق ۵۸۰ھ

سنجار میں رونق افروز ہوئے اور وہاں شیخ نجم الدین کبریٰ سے ملاقات کی۔[1]

"خواجہ معین الدینؒ نے بغداد جانا چاہا اور قصبہ سنجار میں تشریف لائے۔ اس زمانے میں شیخ نجم الدین کبریٰ وہاں موجود تھے۔ اُن سے ملاقات کی اور ڈھائی مہینے اُن کے پاس قیام فرمایا"[2]

غوث پاکؒ سے باردویم ملاقات

۱۱۸۴ء مطابق ۵۸۰ھ

سنجار سے آپ قصبہ جبل میں پہنچے، وہاں آپ نے غوث پاکؒ سے ملاقات کی جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۴۱، ۲۰۲ [2] سیر العارفین صفحہ ۵، بقول مسالک السالکین جلد دوم۔ آپ نے پندرہ دن تک قیام کیا، ص ۲۷۵۔

Marfat.com

"وہاں سے (سنجار سے) قصبہ جیل میں تشریف لائے اور غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ سے ملاقات کی۔ حضرت غوث پاکؒ کی صحبت میں رہے اور بہت سے فیوض اور جمعیتِ باطنی آپ کی صحبت سے حاصل کی۔"

یہ خواجہ غریب نوازؒ کی غوث پاکؒ سے دوسری ملاقات تھی، اور اس ملاقات کے موقع پر خواجہ غریب نوازؒ کی خاطر سے غوث پاکؒ نے مجلسِ سماع منعقد فرمائی اور تین شبانہ روز ہر دو حضرات حجرۂ خاص میں خلوت نشین رہے

اور اسم اعظم کی خاص تربیت جو غوث پاکؒ کو دربارِ رسالت سے سلسلہ بسلسلہ پہنچی تھی وہ غوث پاکؒ سے غریب نوازؒ کو حاصل ہوئی اور مخصوص ترتیب اسم اعظم جو رسولِ خدا سے سینہ بسینہ حضرت خواجہ کو پہنچی تھی وہ آپ سے حضرت غوث پاکؒ نے حاصل کی۔"[1]

واپسی بغداد

۱۱۸۶ء مطابق ۵۸۲ھ

آخر کار سفر ختم ہوا، اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ بغداد پہنچے۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ:

"بعد ازاں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ بغداد واپس تشریف لا کر معتکف ہوئے اور دعا گو سے ارشاد فرمایا: میں اس مقام سے چند روز تک باہر نہ آؤں گا، مگر تو چاشت کے وقت آیا کر کہ تجھ سے ترغیبِ فقر بیان کروں تاکہ مریدوں اور فرزندوں کے لئے میرے بعد یادگار رہے۔"

یہ فقیر روزانہ حاضرِ خدمت ہوتا رہا۔ جو کچھ مرشد کی زبانِ فیض ترجمان سے سنتا قلم بند کر لیتا تھا۔

[1] اقتباس الانوار ص ۱۳۵

Marfat.com

اس طرح سے خواجہ غریب نوازؒ نے ایک رسالہ مرتب کیا جو اٹھائیس ۲۸ مجلسوں پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ کا نام انیس الارواح رکھا اور حسب فرمانِ مرشد اپنے شجرۂ طریقت میں شامل کیا۔[1]

باب (۶)

پیر و مُرشد سے رخصت

اب خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے رخصت ہونا پڑا۔ اپنے پیر و مرشد سے رخصت ہو کر آپ نے پھر سفر شروع کیا۔ اس وقت خواجہ غریب نوازؒ کی عمر باون ۵۲ سال کی تھی۔

اس سفر میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ آبادی سے دُور اور مخلوق سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا، قبرستان میں قیام فرماتے۔ آپ کی کوشش یہ ہوتی کہ کوئی شخص آپ کو جانے پہچانے نہیں۔ جس جگہ آپ کی آمد کی شہرت ہو جاتی، آپ وہاں سے روانہ ہو جاتے، اور کسی کو خبر نہ ہوتی۔ اس سفر میں آپ نے بہت سے مقامات کی سیر کی۔

---

[1] انیس الارواح ص ۳۔ ۴۴۴

Marfat.com

درودِ داوشس و اصفہان

۵۸۲ھ مطابق ۱۱۸۶ء

بغداد سے روانہ ہو کر آپ برابر سفر میں رہے۔ بغداد وشس میں جلوہ افروز ہوئے۔[1] بعدازاں اصفہان پہنچے۔ اصفہان پہنچ کر شیخ محمود اصفہانیؒ سے ملے۔

قطب صاحبؒ کا مرید ہونا

۵۸۲ھ مطابق ۱۱۸۶ء

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ شیخ محمود اصفہانیؒ سے بہت اعتقاد رکھتے تھے اور اُن سے بیعت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن قدرت کو یہ بات منظور نہ تھی۔ انھیں ایام میں خواجہ غریب نوازؒ اصفہان پہنچے۔ قطب صاحبؒ، خواجہ غریب نوازؒ سے ملے۔ خواجہ غریب نوازؒ اس وقت دوتائی اوڑھے ہوئے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے وہ دوتائی قطب صاحبؒ کو دے دی۔ اس سے مطلب یہ ہوا کہ خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحبؒ کو مریدی کے شرف سے نوازا۔ قطب صاحبؒ بعدازاں خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ رہنے لگے، اور سفر میں بھی خواجہ غریب نوازؒ کے ساتھ رہتے۔[2]

اصفہان سے خواجہ غریب نوازؒ مع حضرت خواجہ قطب صاحبؒ کے خانۂ کعبہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔

اس سفر کے حالات حضرت قطب صاحب خود بیان فرماتے ہیں۔[3]

" جب میں خواجہ معین الدینؒ کے ساتھ کعبہ کے سفر میں تھا، ایک دن

---

[1] سیر العارفین صفحہ ۲ [2] خزینۃ الاصفیا جلد اول صفحہ ۲۷۵ [3] فوائد السالکین از بابا فرید الدین گنج شکرؒ صفحہ ۱۵۱۲ (ترجمہ)

Marfat.com

صبح کی نماز کے بعد روانہ ہو کر ہم ایک شہر میں پہنچے۔ یہاں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ یہ صومعہ کے اندر معتکف تھے۔ ایک غار میں مثل سوکھی لکڑی کے اپنی آنکھیں ہوا میں کھولے عالم حیرت میں کھڑے تھے۔ ایک ماہ تک ہم ان کے پاس رہے۔ اس عرصے میں وہ صرف ایک مرتبہ عالم صحو میں آئے تھے

ہم نے اُٹھ کر سلام کیا۔ جواب دیا اور فرمایا:

"اے عزیز! تمہیں میرے اس حال سے صدمہ ہوا۔ مگر تمہارے اس ملال سے مکافات میں بخشش ہوگی۔ کیونکہ اہل صفا فرماتے ہیں کہ جو درویش کی خدمت کرتا ہے وہ مقبول ہوتا ہے۔"

الغرض انھوں نے بیٹھنے کے لئے فرمایا، ہم بیٹھ گئے۔ پھر فرمانے لگے:

میں شیخ محمد اسلم طوسی کا فرزند ہوں۔ تیس سال سے عالم تحیر میں مستغرق ہوں۔ نہ مجھے دن کی خبر ہے نہ رات کی۔ خدائے تعالےٰ تمہاری وجہ سے آج مجھے عالم صحو میں لایا ہے۔ تمہیں دوبارہ آنے سے تکلیف ہوگی۔ مگر یہ بات اس فقیر کی یاد رکھنا کہ جب تم نے طریقت میں قدم رکھا ہے تو ہوائے نفس سے دنیا کی طرف متوجہ نہ ہونا، خلقت سے عزلت رکھنا، جو کچھ ملے اسے صرف کر دینا۔ اس میں سے کچھ نہ بچانا۔ کیونکہ ذخیرہ جمع کرنا شومی ہے۔ سوائے حق تعالےٰ کے مشغول نہ ہونا تاکہ خستہ نہ ہو۔

وہ بزرگ یہ نصیحت کر کے پھر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے۔

Marfat.com

زیارتِ حرمین ۵۸۳ھ ۱۱۸۷ء

مطابق ۵۸۵ھ ۱۱۸۹ء

خواجہ غریب نوازؒ مع حضرت قطب صاحبؒ ۵۸۳ھ میں مکہ معظمہ پہنچے۔ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ طوافِ کعبہ کرتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ حرم کعبہ میں یادِ الٰہی میں مستغرق تھے۔ آپ نے غیب سے ایک آواز سُنی۔ آپ نے آواز پر دھیان دیا۔ آواز یہ آئی:

اے معین الدین! ہم تجھ سے خوش ہیں۔ تجھے بخش دیا۔ جو کچھ چاہے مانگ، تاکہ عطا کریں۔

خواجہ غریب نوازؒ یہ سُن کر بہت خوش ہوئے۔ شکر گزار بندوں کی طرح سرِ نیاز زمین پر رکھ دیا، اور بارگاہِ ایزدی میں بصد عجز و نیاز عرض کیا:

"خداوندا! معین الدّین کے مریدانِ سلسلہ کو بخش دے"۔ ندا آئی کہ۔

"اے معین الدین! تو ہماری ملک ہے، جو تیرے مرید اور تیرے سلسلہ میں تا قیامت مرید ہوں گے، انھیں بخش دوں گا"۔

کچھ دنوں مکّہ میں قیام پذیر رہے۔ حج کا فریضہ انجام دیا۔ پھر مکّہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں آپ عبادات میں مشغول رہتے۔

مسجدِ قبا میں آپ عبادت کرتے اور عشقِ الٰہی میں سرشار رہتے۔ اس طرح وقت گذرتا رہا۔ آخر کار وہ خوش ساعت آپہنچی کہ جب آپ کو دربارِ رسالت ؐ سے نوازا گیا۔ آپ کو وہ مژدہ ملا کہ جس سے آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ آپ کو دربارِ رسالت سے بشارت ہوئی کہ:-

Marfat.com

" اے معین الدین، تو میرے دین کا معین ہے۔ میں نے ولایت ہندوستان تجھ کو عطا کی۔ وہاں کفر و ظلمت پھیلی ہوئی ہے، تو اجمیر جا۔ تیرے وجود سے ظلمتِ کفر دُور ہوگی، اور اسلام رونق پذیر ہوگا"[1]

دربارِ رسالت ﷺ کی اس بشارت سے خواجہ غریب نواز ؒ پر وجدانی کیفیت طاری ہوئی آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ مگر ایک بات آپ کی سمجھ میں نہ آئی کہ اجمیر کہاں واقع ہے، کس ملک میں ہے، کیسی جگہ ہے، کون سا مقام ہے۔ مدینہ سے کتنی دُور ہے۔ ان ہی خیالات میں خواجہ غریب نواز ؒ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ سرورِ دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو اجمیر کا تمام شہر، قلعہ و کوہستان دکھایا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواجہ غریب نواز ؒ کو جنت کا ایک انار عطا فرمایا اور آپ کو رخصت فرمایا۔[2]

---

[1] دیکھو سیر الاقطاب صہ ۱۲۴ [2] مسالک السالکین جلد دوم صہ ۲۷۸

Marfat.com

باب (۷)

وُرودِ اجمیر

دربارِ رسالت سے حکم پاکر خواجہ غریب نوازؒ سفر کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اب آپ کو وہ کام انجام دینا تھا جو آپ کے سپرد دربارِ رسالت سے ہوا تھا۔ آپ ۵۸۵ھ مطابق ۱۱۸۹ء میں مدینہ منورہ سے بغداد شریف پہنچے اور وہاں کچھ دن قیام فرمایا۔

آپ کے ہمراہ حضرت قطب صاحبؒ بھی تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت قطب صاحبؒ کو ۵۸۵ھ میں خواجہ ابواللیث سمرقندی کی مسجد میں بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ اس وقت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، شیخ داؤد کرمانیؒ، شیخ برہان الدین محمد چشتیؒ، شیخ تاج الدین محمد اصفہانیؒ موجود تھے۔

حضرت قطب صاحبؒ کی بیعتِ خلافت سے مشرف ہونے کی تفصیل اس طرح ہے:[۱] خواجہ معین الدینؒ نے چالیس روز متواتر سرورِ کائنات کو مع ارواحِ مشائخینِ کرام خواب میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا کہ:

"اے معین الدین! قطب الدین خدا کا دوست ہے اس کو خلافت دے اور خرقۂ گلیم پہنا۔"

---

[۱] سیر الاقطاب صہ ۱۴۵ از سبع سنابل صہ ۲۳۰، ۱۳۱

Marfat.com

خواجہ غریب نوازؒ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ :

" آج رات میں نے حضرت ذوالجلال قادر باکمال کو خواب میں دیکھا ، وہاں بھی یہ حکم ہوا کہ : اے معین الدین ! قطب الدین بختیار کاکی کو درویشی کا خرقہ اور خلافت عطا کر ، کیوں کہ قطب الدین ہمارا دوست اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بھی دوست ہے ۔ ہم نے اُسے برگزیدہ بندہ بنا دیا ہے ، اور اس کا نام اپنے دوستوں میں درج کیا ہے "[1]

پس خواجہ غریب نوازؒ نے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ۔ قطب صاحبؒ کو بیعت خلافت سے مشرف فرمایا ۔

بغداد کے قیام کا ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جیسا کہ حضرت قطب صاحبؒ نے فرمایا ہے کہ :[2]

" ایک مرتبہ شیخ معین الدینؒ ، شیخ احد الدینؒ ، شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ اور دعاگو ایک جگہ بیٹھے تھے ، اس وقت سلطان شمس الدین التمش بارہ سال کا تھا اور ہاتھ میں پیالہ لیے جا رہا تھا ۔ ان بزرگوں کی جب اس پر نظر پڑی تو غریب نوازؒ نے فرمایا : جب تک یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ نہ ہوگا خدا اسے دنیا سے نہ اُٹھائے گا "

یہ واقعہ ۵۸۵ھ مطابق ۱۱۹۰ء کا ہے ۔

آخر کار خواجہ غریب نوازؒ نے مع حضرت قطب صاحبؒ ۵۸۶ھ مطابق ۱۱۹۰ء میں بغداد سے کوچ کیا ۔ چشت میں رونق افروز ہوئے ۔ خواجہ قطبؒ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان اس طرح تحریر فرماتے ہیں :[3]

ایک مرتبہ خواجہ یوسف چشتیؒ کی خانقاہ میں چند درویش صاحب جمال و

---

[1] سیر العارفین ص ۱۴۲، ۱۴۳ [2] فوائد السالکین ص ۱۲ [3] دلیل العارفین از خواجہ قطب صاحبؒ (فارسی نسخہ) ص ۲۰

Marfat.com

نعت دائرہ میں حاضر تھے اور یہ بیت پڑھ رہے تھے :

عاشق بہوائے دوست بے ہوش بود

وز یادِ محب خویش مدہوش بود

فردا کہ بہ محشر خلق حیراں باشد

نام تو درونِ سینہ وگوش بود

اس موقع پر میں (خواجہ غریب نواز) بھی موجود تھا۔ میں اور دیگر درویش اس بیعت کے سننے سے سات رات دن تک بے ہوش رہے اور رقص کرتے رہے۔ جب قوال اور شعر پڑھنا چاہتے تھے تو ہم یہی کہلواتے تھے۔ ان درویشوں میں سے دو تو ایسے بے خبر ہو گئے کہ زمین پر گر پڑے اور درمیان سے غائب ہو گئے۔ مگر ان کا خرقہ برقرار رہا۔

بعد ازاں حضرت خواجہ صاحب مع حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہرات میں اقامت گزیں ہوئے۔

خواجہ غریب نوازؒ شہرت پسند نہیں فرماتے تھے۔ خلقت سے دور رہ کر عبادت میں مشغول رہنا پسند فرماتے تھے۔ آپ کو جاہ طلبی سے نفرت تھی۔ چنانچہ جب ہرات میں آپ کا شہرہ ہوا، اور مخلوق آپ کے بابِ فیض پر جوق در جوق آنے لگی تو خواجہ غریب نوازؒ نے خلقت کے ہجوم سے بچنے کے واسطے ہرات سے کوچ فرمایا۔ ہرات سے روانہ ہو کر سبزہ وار میں رونق افروز ہوئے۔ یادگار محمد یہاں کا حاکم تھا۔ یہ بہت ظالم، جابر، بدمزاج اور بدکردار شخص تھا۔ اس کا ایک باغ شہر سے کچھ فاصلہ پر تھا۔ باغ میں ایک حوض تھا۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ اس باغ میں داخل ہوئے۔ حوض میں غسل فرمایا، اور دوگانہ بجالائے۔ بعد ازاں حوض کے کنارے بیٹھ گئے۔ تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوئے۔ اتفاق سے اس باغ کا حاکم یادگار محمد اس باغ میں آنے والا تھا۔ اس کی آمد کے وقت باغ میں کسی کو نہ ہونا چاہئے تھا۔ غریب نوازؒ کے خادموں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں حاکم غریب نوازؒ کو باغ میں دیکھ کر خفا ہو اور

Marfat.com

آپ کی شان میں کوئی گستاخی نہ کر بیٹھے۔ اس امر کے پیشِ نظر خادم نے آپ سے عرض کیا۔

حاکم جابر آتا ہے۔ باغ میں اب بیٹھنا مناسب نہیں۔ بہتر ہے کہ باہر تشریف لے چلیں۔"

خواجہ غریب نوازؒ ان لوگوں میں تھے جن کو نہ کسی کا خوف ہوتا ہے اور نہ جن کو ہراس ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے جواب دیا:

" اگر تجھ کو خوف ہے تو فلاں درخت، کے نیچے بیٹھ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھ۔"

آخر کار یادگار محمد باغ میں آپہنچا۔ خواجہ غریب نوازؒ کو باغ میں دیکھ کر اس کو سخت غصہ آیا۔ اس نے اپنے ملازمین سے نہایت سخت لہجہ میں کہا:

" اس فقیر کو یہاں کیوں رہنے دیا۔ باغ سے باہر کیوں نہیں کیا ہے۔"

خواجہ غریب نوازؒ یہ الفاظ سُن کر مسکرائے۔ آپ نے سرِ مبارک اٹھایا۔ جوں ہی نظریں چار ہوئیں، یادگار محمد مثل بید کے کانپنے لگا اور بے ہوش ہوگیا۔ یادگار محمد کے آدمی یہ دیکھ کر سخت پریشان ہوئے۔ غریب نوازؒ کے قدموں میں گر کر معافی مانگی۔ خواجہ غریب نوازؒ کے فرمان کے مطابق آپ کے ایک خادم نے تھوڑا پانی حوض سے لے کر یادگار محمد کے مُنہ پر چھینٹا مارا۔ یادگار محمد ہوش میں آگیا۔ معذرت کا خواہاں ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے چند کلمے نصیحت کے فرمائے۔

یادگار محمد اور اس کے ساتھی وہ کلمات سُن کر رونے لگے۔

یادگار محمد بصد خلوص غریب نوازؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوا۔ اپنا مال و متاع فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا۔ دنیا کو ترک کر کے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔ جب خواجہ غریب نوازؒ نے کوچ فرمایا تو وہ قلعہ شادماں تک آپ کو پہنچانے

Marfat.com

آئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے اس نواح کو آپ کے سپرد فرمایا۔

سبزہ وار سے خواجہ غریب نوازؒ روانہ ہوکر قلعہ شاداں پہنچے۔ قلعہ شاداں سے آپ ملتان میں رونق افروز ہوئے۔ ملتان سے لاہور تشریف لائے۔ لاہور سے دہلی کا رُخ کیا۔ راستے میں سمانا میں (جو پٹیالہ کے قرب میں ہے) قیام فرمایا۔ سمانا میں پرتھوی راج کے ملازم متعین تھے۔ ان ملازمین کا کام ایک ایسے شخص کا پتہ لگانا تھا جس کا حلیہ و شکل و صورت ان کو بتادی گئی تھی۔

اصل میں واقعہ یہ تھا کہ راجہ پرتھوی راج کی ماں نے خواجہ غریب نوازؒ کی آمد سے بارہ سال قبل اپنے بیٹے کو نجومیوں کی اس پیشین گوئی سے مطلع کردیا تھا کہ ایسی شکل و صورت اور حلیہ کا آدمی اس کے ملک میں آئے گا اور اس کی سلطنت برباد کردے گا۔ اس پیشین گوئی سے راجہ پرتھوی راج متفکر رہنے لگا تھا۔ اس نے اس شخص کی تلاش کے لئے جابجا اپنے آدمی مقرر کردیے تھے۔

جب خواجہ غریب نوازؒ سمانا میں رونق افروز ہوئے تو راجہ کے آدمیوں نے آپ کو اسی حلیہ اور شکل وصورت کا پاکر آپ کو ٹھہرانا چاہا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے مراقبہ کیا۔ آپ کو دربارِ رسالت سے بشارت ہوئی کہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔ وہ لوگ دغا و فریب کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی نیت بد ہے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے ساتھیوں کو دربارِ رسالتؐ کی بشارت سے مطلع فرمایا، آپ مع اپنے ساتھیوں کے اجمیر کے لئے روانہ ہوگئے۔[1]

حضرت خواجہ غریب نوازؒ اجمیر پہلی بار ۵۸۶ھ مطابق ۱۱۹۰ء میں جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت راجہ پرتھوی راج اجمیر کا فرماں روا تھا۔[2]

---

[1] احسن السیر صر ۱۴۹ [2] فوائد السالکین صر ۱۱۔ ملفوظاتِ خواجگانِ چشت صر ۱۱۶۔ اسرارِ اولیاء از خواجہ بدرالدین اسحاق صر ۵۵۔ توزک جہاں گیری صر ۵۔ اخبار الاخیار از شاہ عبدالحق محدث دہلوی صر ۲۲۔ وقائع شاہ معین الدین چشتی صر ۲۲، از مفتاح التواریخ صر ۵۷

Marfat.com

اجمیر میں قیام

۱۱۹۰ء مطابق ۵۸۶ھ

جب حضرت خواجہ غریب نوازؒ مع اپنے ساتھیوں کے اجمیر پہنچے تو آپ نے ایک مقام پر قیام فرمانا چاہا۔ یہاں درختوں کا سایہ تھا اور یہ مقام شہر سے بھی باہر تھا۔ لیکن راجہ پرتھوی راج کے ملازمین نے آپ کو وہاں ٹھہرنے نہیں دیا۔ انھوں نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے کہا:

"آپ یہاں نہیں بیٹھ سکتے۔ یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔ یہاں راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں۔ آپ نہیں بیٹھ سکتے۔"

خواجہ غریب نوازؒ کو یہ بات ناگوار گزری، آپ نے فرمایا کہ:

"اچھا اونٹ بیٹھتے ہیں تو بیٹھیں۔"

یہ کلمات فرما کر آپ کھڑے ہو گئے۔ وہاں سے روانہ ہو کر آپ نے اناساگر کے کنارے جہاں آپ کا چلّہ واقع ہے قیام فرمایا۔

اونٹ حسبِ معمول اپنی جگہ پر آئے اور بیٹھے، لیکن اب وہ ایسے بیٹھے کہ اٹھانے سے بھی نہ اُٹھے۔ ساربان سخت متحیر اور پریشان ہوئے۔ ساربانوں کے داروغہ نے اس پورے واقعہ کی اطلاع راجہ پرتھوی راج کو کرائی۔ راجہ پرتھوی راج کو خود حیرت تھی۔ اس نے ساربانوں کو حکم دیا کہ وہ اُن فقیر (یعنی خواجہ غریب نوازؒ) سے معافی مانگیں۔ ساربان خواجہ غریب نوازؒ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے ازراہِ شفقت ساربانوں کو معاف کیا۔

"اچھا جاؤ اونٹ کھڑے ہو گئے۔"

ساربان خوشی خوشی واپس آئے۔ ان کی خوشی اور تعجب کی کوئی انتہا نہ تھی جبکہ

Marfat.com

انھوں نے دیکھا کہ اونٹ کھڑے تھے۔[1]

سادھورام اور اَجے پال مسلمان ہو گئے

خواجہ غریب نوازؒ سے بے شمار کرامتوں کا ظہور دیکھ کر سادھو رام نے خواجہ غریب نوازؒ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ سادھو رام مذہبی معلومات کے متعلق مشہور تھا۔ اپنے زمانے کے بڑے عالم و فاضل لوگوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ وہ سارے پجاریوں کا سردار تھا۔ اس کے اسلام قبول کرنے سے ہل چل مچ گئی، سادی دیو کا اسلامی نام سَعدی رکھا گیا۔[2]

اجے پال جو ایک جوگی تھا اور صاحبِ استدراج تھا، وہ بھی خواجہ غریب نوازؒ کی روحانی طاقت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔[2] کہا جاتا ہے کہ عبداللہ زندہ ہیں اور بھولے بھٹکوں کو راستہ بتاتے ہیں۔

آبادی میں جائے قیام

خواجہ غریب نوازؒ اب تک اناساگر کے کنارے ٹھیرے ہوئے تھے۔ سادھو رام اور اجے پال نے مسلمان ہونے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ:

"حضور بستی میں قیام فرمائیں تاکہ مخلوق آپ کے قدموں کی برکت سے مستفیض ہو۔"

خواجہ غریب نوازؒ نے ان کی یہ درخواست قبول فرمائی۔ آپ نے یادگار محمد کو شہر

---

[1] سیر الاقطاب ص ۱۲۴، ۱۲۷۔ مسالک السالکین ص ۲۷۸ [3] وقائع شاہ معین الدین چشتی ص ۲۵

[2] سیر الاقطاب ص ۱۳۱، ۱۳۱ از خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۲۶۰، ۲۶۲ و مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۰۱، ۲۷۹

Marfat.com

میں جگہ منتخب کرنے کے لئے حکم فرمایا۔ یادگار محمدؒ نے جگہ منتخب کرکے خواجہ غریب نوازؒ کو مطلع کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے لبِ جھالرہ آکر قیام فرمایا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں آج کل آپ کی یادگار ہے۔ قیام کے بعد جماعت خانہ، عبادت خانہ، مطبخ خانہ بنوایا گیا۔

پرتھوی راج کو دعوتِ اسلام

سادھو رام اور اجے پال کے اسلام قبول کرنے اور شہر میں مقیم ہونے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی راج کو دعوتِ اسلام دی۔ راجہ پرتھوی راج نے قبول نہ کی۔ جب خواجہ غریب نوازؒ سے اس کے انکار کا ذکر کیا گیا تو آپ کو سخت افسوس ہوا، آپ نے مراقبہ کیا۔ بعد ازاں فرمایا کہ:

"اگر یہ بدبخت ایمان نہ لایا تو میں اس کو اسلام کے لشکر کے حوالے زندہ گرفتار کرادوں گا"[1]

پرتھوی راج کا غریب نوازؒ کو چھیڑنا

جب سے خواجہ غریب نوازؒ اجمیر میں رونق افروز ہوئے تھے، پرتھوی راج کے دربار میں آپ کے متعلق بہت سی چہ میگوئیاں ہوتی رہتی تھیں۔ پرتھوی راج اور اس کے درباریوں اور مقربین کو خواجہ غریب نوازؒ کا اجمیر میں قیام سخت ناگوار تھا۔ وہ سب چاہتے تھے کہ آپ اجمیر سے تشریف لے جائیں۔

خواجہ غریب نوازؒ کو پرتھوی راج سے اذیت پہنچی تھی آپ اس سے ناراض ہو گئے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ اور راجہ پرتھوی راج کے درمیان کش مکش برابر جاری تھی۔

---

[1] سیر الاقطاب ص ۱۳۲۔ خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۲۶۲

Marfat.com

ایک مرتبہ راجہ پتھورا کا ایک مسلمان ملازم خلوصِ دل سے شیخ معین الدین سنجری قدس سرہٗ کی خدمت میں مرید ہونے کی غرض سے حاضر ہوا۔ لیکن شیخ نے اسے مرید نہ کیا۔ اس نے پتھورا سے جاکر کہا۔ پتھورا نے آپ سے دریافت کرایا کہ آپ اسے مرید کیوں نہیں کرتے[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے مرید نہ کرنے کی تین وجوہات کہلا بھیجیں:

"اوّل یہ کہ وہ شخص بہت زیادہ گنہگار، دوئم یہ کہ وہ شخص جو دوسروں کے سامنے اپنا سر جھکائے وہ ہمارا مرید ہونے کے ہرگز قابل نہیں۔ سوم یہ کہ لوحِ محفوظ میں اس شخص کے لیے ایسا لکھا دیکھا ہے کہ وہ دنیا سے بے ایمان جائے گا۔"

دوسری کش مکش کی وجہ یہ ہوئی کہ خواجہ غریب نوازؒ کا ایک مرید پرتھوی راج کے یہاں ملازم تھا۔ راجہ نے اس کو نقصان پہنچانا شروع کیا۔ اس شخص نے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں عرض کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ کی مرید نوازی مشہور ہے۔ آپ نے راجہ سے اس کی سفارش کی۔ راجہ پرتھوی راج نے خواجہ غریب نوازؒ کی سفارش نہ مانی اور کہنے لگا:

"یہ شخص یہاں آکر غیب کی باتیں بیان کرتا ہے۔"

یہ بات خواجہ غریب نوازؒ کے کان تک پہنچی۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا:

"ہم نے پتھورا کو زندہ گرفتار کر کے لشکرِ اسلام کے حوالے کر دیا۔"[2]

ایک تیسرا واقعہ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ[3]:- آپ قطب صاحب نے فرمایا:

"ایک مرتبہ میں شیخ معین الدینؒ کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ ان دنوں پتھورا (پرتھوی راج) زندہ تھا، اور کہا کرتا تھا کیا اچھا ہو جو یہ فقیر

---

[1] اسرارالاولیاء ص ۵۵ [2] سیرالاولیاء ص ۴۶ [3] فوائدالسالکین ص ۱۱۱، ملفوظاتِ خواجگانِ چشت ص ۴

(غریب نوازؒ) یہاں سے چلے جائیں۔ یہ بات ہر شخص سے کہا کرتا تھا۔ شدہ شدہ یہ خبر شیخ معین الدینؒ نے بھی سُن لی اور اور درویش بھی اس وقت موجود تھے۔ آپ (غریب نوازؒ) اس وقت حالتِ سُکر میں تھے۔ فوراً آپ نے مراقبہ کیا اور مراقبہ ہی میں آپ کی زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے:

"ہم نے پتھورا کو زندہ ہی مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔"

خواجہ غریب نوازؒ اور راجہ پرتھوی راج کے درمیان تعلقات روز بروز کشیدہ ہوتے گئے۔ راجہ پرتھوی راج اور اس کے مقربین خواجہ غریب نوازؒ کا بڑھتا ہوا اقتدار نہیں دیکھ سکتے تھے۔ جب سے خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی راج کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی، اس وقت سے راجہ پرتھوی راج کی ناراضگی اور کشیدگی میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ اس لیے خواجہ غریب نوازؒ کا اقدام کرنے کی یہ تدبیر سوچی کہ شہر میں اعلان کرایا کہ کوئی شخص خواجہ غریب نوازؒ کے پاس نہ جائے، اور اگر کوئی جائے گا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، اور اس کا گھر بار لٹوا دیا جائے گا۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ راجہ پرتھوی راج نے سخت غصہ میں ایک راجپوت سردار کو ان سرداروں کی گرفتاری کے لیے بھیجا جو غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔

آخر کار راجہ پرتھوی راج نے ایک روز خواجہ غریب نوازؒ سے کہلا بھیجا کہ وہ کل یعنی محرم ۵۸۸ھ تک اجمیر سے چلے جائیں۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے جواب میں راجہ پرتھوی راج سے کہلا بھیجا:

"ہم تو جاتے ہیں مگر تم کو نکالنے والا شہاب الدین غوری بھی عنقریب آتا ہے۔"[1]

---

[1] انعامات محبیاء ص ۱۳

Marfat.com

شہابُ الدینُ غوری کو آپ کا مژدہ

شہاب الدین غوری نے خراسان میں حضرت خواجہ غریب نواز کو خواب میں دیکھا کہ خواجہ غریب نواز اس کو تسلی دے رہے ہیں اور آپ یہ فرما رہے ہیں:

"خدائے تعالیٰ نے ہندوستان کی سلطانی تجھے بخشی، جلد اس طرف توجہ کر، اور راجہ پرتھوی راج، کو زندہ گرفتار کرکے سزا دے۔"

شہاب الدین غوری نے اپنا یہ خواب علماء و فضلاء سے بیان کیا۔ سب نے ایک زبان ہوکر اس خواب کی تعریف کی اور کہا کہ یہ خواب فتح و کامرانی کا مژدہ ہے[1]

خواجہ غریب نواز نے راجہ پرتھوی راج سے کہلا بھیجا تھا کہ "ہم تو جاتے ہیں.... چنانچہ آپ نے اجمیر سے کوچ فرمایا۔

(۲)

اجمیر سے روانہ ہوکر حضرت خواجہ غریب نواز ادش میں رونق افروز ہوئے۔ ادش سے آپ نے روانہ ہوکر ۵۸۸ھ مطابق ۱۱۹۲ء میں غزنیں کو رونق بخشی۔ غزنیں سے آپ شہاب الدین غوری کے لشکر کے ساتھ پشاور تک تشریف لائے[2]

شہاب الدین پشاور سے ملتان روانہ ہوا، لیکن آپ بجائے ملتان جانے کے لاہور تشریف لے گئے۔ لاہور میں آپ نے سید حسن زنجانی سے ملاقات کی۔ آپ لاہور سے دہلی تشریف لے گئے اور شہاب الدین غوری جب فتح کے بعد اجمیر پہنچا تو اجمیر پہنچنے سے قبل آپ اجمیر میں دوسری بار رونق افروز ہوئے۔

بعض لوگوں نے خواجہ غریب نواز پر یہ الزام لگانے کی کوشش کی ہے کہ آپ شہاب الدین

---

[1] سیر الاقطاب ص ۱۳۲ [2] گلزار ابرار ص ۳۰

Marfat.com

کے جاسوس کی حیثیت سے ہندوستان تشریف لائے۔ یہ الزام لغو، بے بنیاد اور سراسر غلط ہے۔ خواجہ غریب نوازؒ ایک درویش تھے آپ کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ آپ نے کسی بادشاہ کی کبھی ملازمت نہیں کی۔ سیم وزر آپ کی نگاہ کیمیا اثر میں کوئی وقعت نہیں رکھتے تھے۔

باب (۸)

معرکۂ جنگ

ترائن کی پہلی لڑائی جو ۱۱۹۱ء میں ہوئی، شہاب الدین غوری زخمی ہوا اور شکست کھا کر غزنین واپس چلا گیا۔ اس کو اپنی شکست کا بڑا رنج تھا۔ اس نے عہد کیا کہ جب تک فتح یاب نہ ہوگا چین سے نہ بیٹھے گا۔ غزنین پہنچ کر وہ دن رات لشکر جمع کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔ اس کے رنج و غم اور عزم بالجزم کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ شکست کے بعد اس نے محل سرائے میں بستر پر سونا ترک کر دیا تھا۔ ہر قسم کا عیش و آرام اس نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ انتقام کی آگ اس کے سینے میں بھڑک رہی تھی۔

بظاہر فتح و کامرانی سے ہم کنار ہونا دشوار نظر آتا تھا۔ لیکن ہندوستان میں آپس کی پھوٹ اور نااتفاقی سے شہاب الدین غوری کو ایک امید افزا صورت نظر آتی تھی۔ شمالی ہندوستان میں چار حکومتیں تھیں۔

Marfat.com

یعنی دہلی، اجمیر، قنوج اور گجرات ۔ راجہ پرتھوی راج اجمیر کا حکمراں تھا۔ قنوج کی حکومت راجہ جے چند کے قبضہ میں تھی۔ راجہ پرتھوی راج اور راجہ جے چند میں نوک جھونک تھی۔ دونوں کی آپس میں مخالفت عداوت کے درجہ تک پہنچ گئی تھی۔ ایک دوسرے کے اقتدار سے جلتا تھا۔

راجہ جے چند نے راجہ پرتھوی راج کے اقتدار کو ختم کرنے کی یہ تدبیر سوچی کہ اس نے شہاب الدین غوری کو دہلی پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ سب اونچ نیچ سے اس کو مطلع کیا، پوری امداد کا اس سے وعدہ کیا اور راجاؤں کی راجہ پرتھوی راج کی مخالفت سے مطلع کیا۔

راجہ جے چند کے پیغام نے شہاب الدین غوری کی ہمت باندھی۔ اِدھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی بشارت نے کہ :

اے شہاب الدین! خدائے تعالیٰ جل جلالہٗ سلطنتِ ہند بہ تو عنایت فرمودہ است، زود بریں جانب توجہ کن، و این بخت برگشتہ را زندہ بگیر۔

اے شہاب الدین! خداوند تعالےٰ نے ہندوستان کی سلطنت تجھے عطا فرمائی ہے پس ہندوستان کی طرف جلد متوجہ ہو اور اس بدبخت راجہ کو زندہ گرفتار کر۔

سلطان شہاب الدین غوری کو پورے طور پر آمادۂ پیکار کر دیا۔ اس کو یقین ہو گیا کہ اب کی بار اس کو یقیناً کامیابی ہوگی اور اس کی گذشتہ شکست کی تلافی ہوگی۔ اس نے لشکر جمع کیا، سامان درست کیا اور بغیر کسی کو بتائے ہوئے ہندوستان کی طرف کوچ کیا۔ چلتے چلتے لشکر پشاور پہنچا۔ پشاور میں ایک پیر مرد[1] سے شہاب الدین غوری کی ملاقات ہوئی۔ پیر مرد نے شہاب الدین غوری سے کہا کہ :

"اس مہم کا سامان تو ایک جنگِ عظیم کا معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ نہیں کھلتا کہ عزم کدھر کا ہے۔"

---

۱ خواجہ غریب نواز

Marfat.com

یہ الفاظ سُن کر سُلطان شہاب الدین غوری نے ایک سرد آہ کھینچی، اور کہا کہ تم کو نہیں معلوم کہ مجھ پر کیا گذری ہے۔ میں جس طرح جی رہا ہوں، میرا ہی دل جانتا ہے۔ پیر مرد نے جب تفصیل دریافت کی تو شہاب الدین غوری نے کہا کہ:

" اے پیر مرد! تو یقین جان کہ جس وقت سے میں نے راجپوت راجاؤں سے شکست کھائی ہے حرم سرا میں بستر پر نہیں سویا۔ اس دن سے آج تک کپڑے نہیں بدلے۔ خلج، غور اور خراسان کے امیروں کا منہ نہیں دیکھا، وہ نمک حرام مجھے لڑائی میں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔"

شہاب الدین غوری نے کہا کہ اب میرے لئے ایک ہی راستہ ہے، یا تو اپنی شکست کا بدلہ لوں اور یا لڑ کر مر جاؤں۔

پیر مرد نے شہاب الدین کی دل جوئی کی۔ اس کے حق میں دعا کی۔ اس کو فتح و کامرانی کا مژدہ سُنایا اور فرمایا کہ:

" انشاء اللہ اس مرتبہ فتح ہوگی۔"

لیکن پیر مرد نے زور دیتے ہوئے کہا کہ: " اب مصلحتِ وقت یہی ہے کہ آپ ان امیروں کا قصور معاف فرمادیں، ان کو اپنے روبرو بلائیں، ان کو عزت و آبرو بخشیں، تاکہ وہ جان لڑا کر لڑیں اور اپنی پہلی بدنامی کے دھبّہ کو مٹائیں۔"

شہاب الدین پر پیر مرد کی اس تقریر کا بہت اثر ہوا۔ سلطانی لشکر پشاور سے روانہ ہو کر ملتان پہنچا۔ ملتان میں شہاب الدین نے دربار منعقد کیا۔ سب امیروں اور سرداروں کو بلایا۔ ان کی خطا معاف کی۔ پھر اُن سے مخاطب ہو کر کہا:

" اے مسلمانو! سال گذشتہ اسلام کے دامن پر جو بدنما داغ لگا، اس کا تدارک ہر مسلمان پر واجب ہے۔"

سب نے ایک زبان ہو کر شہاب الدین غوری کی آواز پر لبیک کہا اور پوری پوری

Marfat.com

امداد و معاونت کا وعدہ کیا۔ سب نے تلواروں پر ہاتھ رکھ کر سلطان کو یقین دلایا کہ وہ اپنے وعدے سے ہٹنے والے نہیں۔

شہاب الدین غوری اس عہد و پیمان کے بعد ملتان سے روانہ ہو کر لاہور پہنچا۔ لاہور پہنچ کر اس نے رکن الدین حمزہ کو مع اپنے پیغام کے راجہ پرتھوی راج کے پاس اجمیر روانہ کیا۔[1]

شہاب الدین غوری کا پیغام راجہ پرتھوی راج کے نام یہ تھا:

"اطاعت قبول کرو ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

راجہ پرتھوی راج کو اس کے مُنہ چڑھے چند ابھاٹ نے شہاب الدین غوری کا پیغام پہنچایا تو راجہ پرتھوی راج نے اس پیغام کو کوئی اہمیت نہ دی۔ اس کو اپنی طاقت پر ناز تھا، اپنی بہادری پر گھمنڈ تھا، اپنی شجاعت پر فخر تھا۔ راجپوتوں کی وفاداری اور راجاؤں کی امداد پر کلّی اعتماد تھا۔ اور اپنی فوج اور اپنے ہاتھیوں پر زعم تھا۔ اسی غرور، نخوت و پندار اور زعم کی بنا پر راجہ پرتھوی راج نے شہاب الدین کو حسب ذیل جواب دیا:[2]

عدّت و حدّتِ سپاہِ بے کراں با معلوم تو شدہ خواہد بود، متواتر و متوالی روز بروز لشکر از اقصائے بلادِ ہندوستان می رسد۔ اگر رحم بر خود نمی نمائی بریں جماعت نامراد کہ ہمراہ داری رحم کن و از آمدن خود پشیمان شدہ علمِ معاودت برافراز و الا آمادہ باشید کہ فیلانِ صف شکن از	ہماری بے شمار فوج کی تیاری اور اس کا جوش و خروش تم کو معلوم ہوگا۔ ہر روز اطراف ہندوستان سے لشکر پہنچ رہے ہیں۔ اگر اپنے پر تم کو رحم نہیں آتا تو اپنی نامراد فوج پر ہی رحم کرو اور اپنے آنے سے پشیمان ہو کر واپس لوٹ جاؤ، ورنہ اس کے لئے آمادہ و تیار ہو جاؤ کہ تین ہزار سے

[1] فرشتہ جلد اول ص ۵۸   [2] فرشتہ

Marfat.com

سہ ہزار متجاوز ند پیادہ پائے توپچی
تیرانداز کہ از حساب افزونند بالشکر
کہ در میدان وہم فردا برار دو شامی
دانیم دہ حریف را در عرصہ گیر ودار فیل مات
می سازیم۔

زائد صف شکن ہاتھی، اور بے شمار پیادے
اور تیرانداز کل کے روز تمہارے لشکر پر
حملہ آور ہوں گے اور تم کو میدانِ جنگ
میں فیل مات دی جائے گی۔ یعنی
ہاتھیوں سے تمہاری فوج کو کچل دیا
جائے گا۔

پرتھوی راج کو اپنی فتح و کامیابی پر پورا یقین تھا۔ اس جواب کے بعد، وہ جنگ کی تیاری میں مصروف ہوگیا۔ راجاؤں کو اطلاع کرائی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں راجپوتوں کا ایک بہت بڑا لشکر راجہ پرتھوی راج کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگیا۔

راجہ پرتھوی راج کی روانگی کے وقت مختلف رسومات انجام دی گئیں۔ آخر کار راجہ پرتھوی راج تھانیسر کے میدان میں مع ایک شان دار لشکر کے جا پہنچا۔ راجہ پرتھوی راج کے ساتھ تین ہزار ہاتھی، تین لاکھ سوار اور بے شمار پیدل تھے، ڈیڑھ سو راجاؤں کی فوجیں شامل تھیں۔

سلطان شہاب الدین غوری کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر تھا۔ دونوں فوجوں نے سرسوتی دریا کے پار مورچے لگائے۔

راجہ پرتھوی راج کو اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین تھا۔ اس لئے اس نے لشکر کی ترتیب پر زیادہ دھیان نہ دیا۔ ساری فوج نے بیک وقت حملہ کیا۔

شہاب الدین غوری نے یہ عقل مندی کی کہ اُس نے اپنی فوج کو چار حصّوں میں تقسیم کیا اور ہر ایک حصہ کا سپہ سالار مقرر کر کے ہر ایک کو باری باری لڑنے کا حکم دیا۔ راجہ پرتھوی راج کی فوج نے شہاب الدین غوری کی فوج کے چھکے چھڑا دیئے۔ بہادر راجپوت انتہائی بہادری سے لڑے۔ معرکۂ جنگ وجدال بہت دیر تک ہوتا رہا۔ دوپہر کا وقت ہوا۔

Marfat.com

راجہ پرتھوی راج ڈیڑھ سو راجاؤں کو لے کر ایک پیڑ کے نیچے فروکش ہوا۔ سب نے یہ طے کیا کہ اب یا تو فتح یا موت۔ ان سب نے تلواروں پر ہاتھ رکھ کر قسمیں کھائیں۔ شربت کا ایک ایک پیالہ پیا۔ پان کا بیڑا چبایا، تلسی کی پتّی زبان پر رکھی۔ کیسر کا ٹیکہ ماتھے پر لگایا، اور تازہ دم ہو کر میدانِ جنگ میں آئے۔

اب گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی۔ شہاب الدین غوری کو یکایک خواجہ غریب نوازؒ کی بشارت یاد آئی جس نے اس کی ہمت باندھی۔ اب اُس کی سمجھ میں یہ تدبیر آئی کہ اپنے خاص جوانوں کا تازہ دم دستہ میدانِ جنگ میں بھیجا جائے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جانباز جوانوں کا یہ تازہ دم دستہ زندگی کو ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ جنگ میں داخل ہوا۔ راجہ پرتھوی راج کی فوج لڑتے لڑتے تھک چکی تھی۔ اس کے لئے تازہ دم دستہ کا مقابلہ از بس دشوار تھا۔ کھانڈے راؤ مع ـــــ اور بہت سے راجاؤں کے مارا گیا۔ راجہ پرتھوی راج کی فوج میں ہل چل مچ گئی[1]

ابھی تھوڑا دن باقی تھا کہ شہاب الدین کی فوج غالب اور راجہ پرتھوی راج کی فوج مغلوب ہوئی۔ ترائن کی یہ جنگ ۵۸۹ھ مطابق ۱۱۹۳ء میں فیصلہ کن تھی۔ سلطان شہاب الدین غوری کو فتح اور راجہ پرتھوی راج کو شکست ہوئی۔

راجہ پرتھوی راج نے بھاگنا چاہا۔ لیکن وہ دریائے سرسوتی کے کنارے گرفتار ہوا۔ اور تہ تیغ کیا گیا[2]

بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ راجہ پرتھوی راج کو قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ شہاب الدین نے اس کو گرفتار کر کے غزنی بھیج دیا۔ غزنی میں وہ کچھ دن زندہ رہا اور وہیں اس کی موت واقع ہوئی۔

---

[1] فرشتہ جلد اول ص ۵۸   [2] تاریخ فرشتہ جلد اول ص ۵۸

Marfat.com

راجہ پرتھوی راج کی شکست کے بعد شہاب الدین غوری آگے بڑھا۔ اس کا کوئی مقابلہ نہ ہوا۔ سرستی، ہانسی، سمانہ، کہرام فتح کیا، اور پھر اجمیر پہنچا۔ یہاں تھوڑا بہت اس کا مقابلہ ہوا۔ وہ مخالفین پر غالب آیا۔ اجمیر پر شہاب الدین کا تسلط ہوا۔ اس نے پرتھوی راج کے لڑکے کو جس کا نام کولا تھا۔ اجمیر کا حاکم اپنی طرف سے مقرر کیا، اور اس سے یہ وعدہ لیا کہ وہ فرماں بردار رہے اور خراج برابر ادا کرتا رہے۔

شہاب الدین غریب نوازؒ کے قدموں میں

یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس وقت شہاب الدین غوری اجمیر میں داخل ہوا تو شام ہو چکی تھی، مغرب کا وقت تھا۔ اتنے میں اس نے اذان کی آواز سنی۔ اذان کی آواز سن کر سخت تعجب ہوا۔ اس نے معلوم کیا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے اس کو بتایا گیا کہ ایک فقیر کچھ دنوں سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ آواز وہاں سے آرہی ہے۔ شہاب الدین نے ادھر کا راستہ لیا۔ جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ خواجہ غریب نوازؒ امامت فرمارہے تھے۔ شہاب الدین غوری جماعت میں شریک ہو گیا۔ نماز ختم ہوئی، یکایک شہاب الدین غوری کی نگاہ خواجہ غریب نواز کے چہرہ پر پڑی۔ یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے اس کو فتح و کامرانی کی بشارت دی تھی۔

شہاب الدین آگے بڑھا، اور خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں پر گر پڑا۔ بہت دیر تک روتا رہا۔ جب رونے سے فارغ ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت بابرکت میں باادب بیٹھا اور خواجہ غریب نوازؒ سے درخواست کی کہ وہ اس کو مریدی کا شرف بخشیں، خواجہ غریب نوازؒ نے از راہِ عنایت و شفقت اس کی درخواست منظور فرمائی اور اس کو مریدی کے شرف سے نوازا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس وقت شہاب الدین غوری خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت قاضی حمید الدین ناگوری اجمیر میں موجود تھے[1]۔

---

[1] اضافہ حمید ص ۱۴۱،۱۳

Marfat.com

اس ملاقات کے وقت خواجہ غریب نوازؒ نے شہاب الدین غوری کو اپنے مریدوں میں شامل کیا[1] اور ناطمع شاہ سے ملنے کا حکم دیا۔ اس وقت شہاب الدین غوری کے ساتھ راجہ جے چند جو قنوج کا راجہ تھا، وہ بھی تھا۔

کچھ دن اجمیر میں قیام کر کے شہاب الدین غوری دہلی آیا۔ دہلی کے حاکم نے تحائف پیش کئے[2]

شہاب الدین غوری قطب الدین ایبک کو دہلی میں اپنا نائب مقرر کر کے ہندوستان سے واپس چلا گیا۔

---

[1] آتش کدہ آزر صفحہ ۳۶۴ [2] تاج اسماثر مترجمہ ایلیٹ جلد دوم صفحہ ۲۱۴

Marfat.com

باب (۹)

روانگی بغداد اور واپسی اجمیر

خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیر و مرشد کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آپ کے پیر و مرشد اس وقت بغداد میں مقیم تھے۔ چنانچہ خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیر و مرشد کی قدم بوسی کے واسطے بغداد کا ارادہ کیا۔ اس وقت قاضی قدوۃ الدین عرف قاضی قدوہ نے جو خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پیر بھائی ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ کے مشورہ سے اودھ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

خواجہ غریب نوازؒ ۵۹۸ھ میں اجمیر سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے۔ بغداد پہنچ کر وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ اور پھر ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ بغداد سے روانہ ہو کر آپ بلخ میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں آپ نے احمد خضرویہؒ کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔

خواجہ غریب نوازؒ کا معمول تھا کہ آپ سفر میں تیر و کمان، چقماق اور نمک دان ساتھ رکھتے تھے۔ جب کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ ہوتا تو آپ جنگل میں پرند کا شکار کرتے اور اس سے روزہ افطار کرتے۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ ایک باغ میں جا پہنچے۔ یہ باغ بلخ کے مشہور فلسفی اور فاضل حکیم کا تھا، جو علم اور فلسفہ میں پوری مہارت رکھتا تھا۔ لیکن اس فلسفی

Marfat.com

کو تصوف، صوفی اور مشائخ سے کوئی عقیدہ نہ تھا۔ اس کا نام ضیاء الدین تھا۔ اور لوگ تعظیماً اس کو حکیم ضیاء الدین اور مولانا ضیاء الدین کہہ کر پکارتے تھے۔ بلخ کے قریب ہی موضع زینا تھا۔ اس موضع میں مولانا ضیاء الدین اس مدرسے میں علوم و حکمت و فلسفہ کی کی تعلیم دیا کرتا تھا - اس کی قابلیت کا شہرہ دُور دُور تک تھا۔

جس دن خواجہ غریب نوازؒ کا اس باغ میں گذر ہوا، اس دن روزہ افطار کرنے کے واسطے آپ نے کلنگ کا شکار کیا تھا۔ کلنگ تو آپ نے خادم کے حوالے کیا، اور خود نماز میں مشغول ہو گئے۔ اتنے میں مولانا ضیاء الدین آپہنچے۔ خواجہ غریب نوازؒ کو نماز میں منہمک اور خادم کو کلنگ کے کباب بنانے میں مشغول دیکھ کر وہ رُک کر کھڑے ہو گئے اور خادم سے دریافت کیا کہ تم کون ہو، کہاں سے آئے ہو، یہ کباب کس کے لئے بنا رہے ہو اور یہ بزرگ جو نماز پڑھ رہے ہیں، کون ہیں۔ خادم نے سب سوالوں کا جواب دیتے ہوئے آخر میں کہا:

"یہ شہرۂ آفاق بزرگ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی ہیں۔"

یہ سُن کر مولانا ضیاء الدین دل میں خوش ہوئے کہ اب اس کو حضرت غریب نوازؒ سے فلسفیانہ دلائل کی روشنی میں اولیاء اللہ اور مشائخ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملے گا۔ اور ان کو یقین تھا کہ خواجہ غریب نوازؒ سے گفتگو کر کے وہ اُن کو (خواجہ غریب نوازؒ) کو اپنا ہم خیال بنا لیں گے۔

اس خیال سے حکیم ضیاء الدین وہیں رُک گئے، اور انتظار کرنے لگے کہ خواجہ غریب نوازؒ کب نماز ختم کرتے ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نماز سے فارغ ہوئے، مولانا ضیاء الدین نے سلام کیا۔ افطار کا وقت ہوا خادم نے کلنگ کے کباب پیش کئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر کلنگ کی ایک ٹانگ اُٹھائی اور مولانا ضیاء الدین کو دی۔ دوسری ران میں سے آپ نے خود تھوڑا سا کھایا۔

مولانا ضیاء الدین کا کلنگ کی ٹانگ کا کھانا، زندگی میں انقلاب کا آنا تھا مولانا

Marfat.com

نے جوں ہی ٹانگ کھائی، فوراً ہی بے ہوش ہو گئے۔ دل سے تاریکی دُور ہو گئی، حجابات اٹھ گئے، اسرارِ الٰہی آپ پر ظاہر ہوئے، اپنا فلسفہ منطق اور حکمت اور علم سب بھول گئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے بچے ہوئے کھانے میں سے تھوڑا سا مولینا ضیاء الدین کے منہ میں ڈالا۔ مولانا کو ہوش آیا، خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں پر گرے۔ صدق دل سے اپنے خیالاتِ فاسدہ سے توبہ کی۔

غرض تاریکی سے روشنی میں آئے۔ فلسفہ کی کتابیں پانی میں ڈبو دیں۔ خواجہ غریب نوازؒ سے استدعا کی کہ وہ اس کو اور اس کے شاگردوں کو شرفِ مریدی بخشیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے مولانا ضیاء الدین کی درخواست قبول فرمائی۔ مولانا ضیاء الدین اور اُن کے شاگردوں کو اپنے حلقۂ مریدین میں شامل فرمایا۔ مولانا ضیاء الدین کچھ عرصے تک غریب نواز رح کی صحبت میں رہے اور فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

خواجہ غریب نوازؒ کو شہرت اور مخلوق کا اژدہام پسند نہ تھا۔ جب آپ کی شہرت ہونے لگی، اور مخلوق کا اژدہام بڑھنے لگا تو آپ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

بلخ سے روانہ ہو کر آپ غزنیں پہنچے، غزنیں سے لاہور، اور لاہور سے دہلی اور دہلی سے اپنے مستقر اجمیر تیسری بار تشریف لے آئے۔

(۳)

کچھ دنوں اجمیر میں قیام فرمانے کے بعد حضرت خواجہ غریب نوازؒ خراسان تشریف لے گئے۔ دورانِ قیامِ خراسان میں آپ تصنیف و تالیف میں منہمک رہے۔ پھر آپ نے دہلی کا قصد کیا، اور ۶۰۱ھ اور ۶۱۱ھ کے درمیان آپ خراسان سے دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ کچھ دن دہلی میں قیام فرما کر آپ اجمیر چوتھی بار واپس تشریف لے آئے۔

Marfat.com

(۴)

تاراگڑھ پر شب خون کا واقعہ

حضرت سید حسین مشہدی جنگ سوار مشہد مقدس کے سادات سے ہیں۔ آپ حضرت امام زین العابدین کی اولاد میں ہیں۔ آپ جہاد کی نیت سے شہاب الدین غوری کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے۔ قطب الدین ایبک نے آپ کو اجمیر کا داروغہ مقرر کر دیا تھا۔ راجپوتوں نے ایک خفیہ سازش کی، اور رات کے وقت تاراگڑھ پر حملہ کیا۔ حضرت سید حسین جنگ سوار نے مقابلہ کیا۔ خوب بہادری سے لڑے اور بہت سے ساتھیوں کے ساتھ آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کا مزار تاراگڑھ پر ہے۔ آپ جنگ سوار کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کی وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ شب خون کا واقعہ ۵۹۸ھ میں پیش آیا۔[1]

بعض کی رائے ہے کہ آپ کی شہادت ۵۹۲ھ میں ہوئی۔[2]

بعض کا خیال ہے کہ آپ نے ۶۰۷ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[3] آپ کا عرس سراپا قدس ہر سال ۱۷، ۱۸ رجب کو ہوتا ہے۔

---

[1] احسن السیر ص ۱۲۲، ۱۲۳ [2] اضافات حمید ص ۴ [3] تذکرۃ العابدین ص ۲۹۹ خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۲۵۵

Marfat.com

باب (۱۰)

اجمیر سے سفر دہلی بعہد سلطان التمش

خواجہ غریب نوازؒ جب خراسان سے ہندوستان تشریف لائے، اس وقت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بغداد میں مقیم تھے۔ جب خواجہ قطب صاحبؒ کو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہندوستان تشریف لے گئے تو آپ نے بھی خواجہ غریب نوازؒ کی قدم بوسی کے شوق میں ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ حضرت قطب صاحبؒ بغداد سے ملتان ہوتے ہوئے دہلی پہنچے۔ خواجہ غریب نوازؒ اس وقت اجمیر پہنچ چکے تھے۔ حضرت قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ بھیجا جس میں آپ نے قدم بوسی کی خواہش ظاہر کی، اور خدمت میں حاضر ہونے اجازت چاہی۔

خواجہ غریب نوازؒ نے اس درخواست کے جواب میں قطب صاحبؒ کو لکھا کہ:

"دہلی کا کارِ ولایت تمہارے سپرد ہے، تم وہیں سکونت رکھو، کچھ دن بعد ہم خود دہلی آئیں گے۔"[1]

اس جواب کے کچھ ہی دن بعد خواجہ غریب نوازؒ اجمیر سے دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ قطب صاحبؒ کی خانقاہ میں قیام فرما کر قطب صاحبؒ کو عزت بخشی۔ خواجہ قطب صاحبؒ نے سلطان شمس الدین التمش کو خواجہ غریب نوازؒ کی آمد کی اطلاع کرنا چاہی۔ لیکن آپ نے (خواجہ

---

[1] سفینۃ الاولیاء ص ۱۰۰، ۱۰۱

Marfat.com

غریب نواز ؒ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

آپ کی دہلی میں آمد کی خبر چھپنے والی کب تھی۔ سلطان شمس الدین، امرا، خواص اور عوام کو معلوم ہو گیا کہ آفتاب چشتیاں حضرت خواجہ غریب نواز ؒ دہلی میں تشریف فرما ہیں۔ سب آپ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت میں جوق در جوق آنے لگے[1]

خواجہ غریب نواز ؒ نے اپنے دوران قیام دہلی میں عرفان کی دولت جی بھر کے لٹائی۔ قطب صاحب ؒ کے حصہ میں گراں مایہ نعمت آئی۔ ہر شخص اپنی قابلیت اور استطاعت کے مطابق آپ سے فیض یاب ہوا۔ جب سب فیض یاب ہو چکے، اور خواجہ غریب نواز ؒ کی روانگی کا وقت آیا تو آپ نے خود ہی خواجہ قطب صاحب سے دریافت فرمایا[2]:

"تمہارے مریدوں میں سے کیا کوئی نعمت پانے سے رہ گیا ہے؟"

خواجہ قطب صاحب ؒ نے عرض کیا:

"مسعودی (بابا فریدالدین گنج شکر) رہ گیا ہے۔ وہ چلہ میں بیٹھا ہے۔"

یہ سن کر خواجہ غریب نواز ؒ کھڑے ہو گئے اور قطب صاحب ؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا: "آؤ اسے دیکھیں۔"

دونوں حضرات بابا فرید گنج شکر ؒ کے چلہ پر گئے۔ دروازہ کھولا تو دیکھا، کہ بابا صاحب ؒ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ تعظیم کے واسطے کھڑے نہ ہو سکے۔ باچشم پُرآب سر نیاز زمین پر رکھ دیا۔

بابا فرید گنج شکر ؒ کا یہ حال دیکھ کر خواجہ غریب نواز ؒ نے خواجہ قطب سے فرمایا کہ:

"اے قطب ؒ کب تک اس بچارہ کو مجاہدہ میں گھلاؤ گے،
آؤ اسے کچھ عطا کریں۔"

---

[1] خزینۃ الاصفیاء جلد اول ص ۲۶۸ [2] مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۹۹

Marfat.com

یہ کہہ کر خواجہ غریب نواز رحؒ نے بابا فرید گنج شکرؒ کا داہنا ہاتھ پکڑا اور قطب صاحبؒ نے بایاں بازو پکڑا۔ اس طرح ہر دو حضرات نے بابا صاحبؒ کو کھڑا کیا۔ پھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے آسمان کی طرف مُنہ کرکے بارگاہِ ایزدی میں بابا صاحبؒ کے واسطے دعا فرمائی، اور عرض کیا:

" خدایا ہمارے فریدؒ کو قبول فرما اور اکمل درویش کے مرتبہ پر پہنچا"۔

غیب سے ندا آئی:

" ہم نے فرید کو قبول کیا، یہ وحیدِ عصر ہوگا"۔

یہ الفاظ سُن کر بابا صاحبؒ کی حالت میں تبدیلی واقع ہوئی۔ پھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے خواجہ قطب صاحبؒ کو ہدایت فرمائی کہ:

" اسم اعظم جو خواجگانِ چشت میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے اسے تلقین کرو"۔

اس اسمِ اعظم کی برکت سے بابا صاحبؒ خدا رسیدہ ہوگئے۔ علم لدنی کا انکشاف آپ پر ہوا، اور حجابات کے پردے اُٹھ گئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے بابا صاحبؒ کو خلعت عطا فرما کر سرفراز فرمایا۔ قطب صاحبؒ نے بابا صاحبؒ کو دستار و شال اور خلافت کے دیگر لوازمات عطا فرمائے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے بابا صاحبؒ کے متعلق پیشین گوئی فرمائی اور قطب صاحبؒ کو مخاطب کرکے فرمایا:

" قطب! بڑے شہباز کو دام میں لائے اس کا آشیانہ سدرۃ المنتہیٰ ہوگا"۔

ایک شاعر نے جو اس مبارک موقع پر موجود تھا، فی البدیہہ حسب ذیل اشعار پڑھے:

بخشش کونین از شیخین شد در باب تو	بادشاہی یافتن از بادشاہان جہاں
مملکت دنیا و دیں گشتہ مسلّم بر ترا	عالمِ کُن گشتہ اقطاعِ توای شاہِ جہاں

Marfat.com

اسی زمانے میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ دہلی تشریف لائے، خواجہ غریب نوازؒ کو قدم بوس ہونے کا شرف عطا کیا۔ آپ ذی الحجہ ۱۱۶ھ کو دہلی رونق افروز ہوئے، اور تین سال تک قیام فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دہلی میں تشریف آوری کے متعلق اس طرح تحریر فرماتے ہیں:[1]

بدانکہ مصنف ایں ملفوظ معین الدین حسن سنجزی می گوید کہ در مدت بست و دو سال در مسافر خدمت حضرت ملازمت برائے تلقین و ارشاد دریافتن معرفت جذبۂ اصلاح باطن صحبت تربیت مرشد کامل رکاب خدمت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ بودم۔	ان ملفوظات کے مصنف معین الدین حسن سنجزی کہتے ہیں، کہ میں بحالت مسافرت بائیس سال تک بسلسلہ حصول معرفت و اصلاح باطن اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ دوران مسافرت حاضرِ خدمت رہا۔
چوں بعد از مدتِ مدید خواجہ عثمان ہارونیؒ در شہر دہلی رسید، مقام خلوت گاہ در غرّہ ماہ ذی الحجہ معتکف گشت ایں مصنف برائے عزلت و خلوت سکونت مقام التماس نمود۔	مدت مدید کے بعد خواجہ عثمان ہارونیؒ شہر دہلی میں تشریف فرما ہوئے اور بتاریخ غرّہ ماہ ذی الحجہ ایک تنہائی کی جگہ حضرت نے اعتکاف فرمایا۔ اس مصنف نے اپنے واسطے مقام خلوت و سکونت کے لئے عرض کیا۔
خواجہ فرمود معین الدین مدت چندروز دیگر در صحبت ما باش تا از	حضرت نے فرمایا معین الدین چندروز اور ہماری صحبت میں رہو

---

[1] گنج اسرار (فارسی) صہ ۲،۴

Marfat.com

تربیت تلقین استقامت عالم سیرو
طیر کمالیت رسانم ، بعد ازاں در
مقام اجمیر سکونت گیری ۔

ہم دریں حکایت دو ماہ
ذی الحجہ سلطان شمس الدین طالب
صادق برائے ملاقات خواجہ عثمان
ہارونیؒ آمد ۔ بعد ملاقات متکلم شد
سوگند سوال کرد و گفت بحق
آں خدائے کہ شمارا جاں دادہ براہ
حقیقت سوئے معرفت حق تعالیٰ
راہِ راست نمودہ است بصدق
آمدہ ام ۔ مارا راہ حقیقت سوئے
معرفت حق تعالیٰ پیوستن استقامت
قوت حضرت راہِ راست نمایندو
لطفِ بیعتِ ارادت از تربیت
قبول کنند ۔

بدانکہ چوں خواجہ عثمان ہارونیؒ
سلطان را طالبِ صادق و انسان
کامل شناخت ۔ بعد صحبت تربیت
کلاہِ ارادت حوالہ کرد ۔ اما بدانکہ چون
خلیفہ دہلی مدت از صحبت تربیت

تاکہ تربیت وتلقین کی استقامت سے
عالم سیر وطیر تک پہنچادوں ۔ بعد ازاں
اجمیر میں سکونت پذیر ہونا ۔

اس گفتگو کے درمیان میں تاریخ
۲ ماہ ذی الحجہ طالب صادق سلطان
شمس الدین حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ
کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا ۔ بعد ملاقات
قسم کے ساتھ عرض کیا ۔ اس خدا کے لئے
جس نے حضرت کو جان عطا فرمائی ہے
اور حقیقت کے راستے سے معرفتِ الٰہی
کی طرف رہنمائی کی ہے ۔ میں صدق
دل سے حاضر ہوا ہوں ۔ مجھے حقیقتِ الٰہی
کی معرفت کی طرف لگنے کی پوری
قوت کے ساتھ رہنمائی فرمایئے ۔
اور لطفِ بیعت ارادت کے ساتھ
میری تربیت فرمانا قبول فرمایئے ۔

خواجہ عثمان ہارونی نے سلطان
کو طالبِ صادق اور انسان کامل پاکر
صحبت تربیت کلاہ ارادت عطا فرمائی
خلیفہ دہلی نے مدت تک صحبت تربیت
خواجہ عثمان ہارونی سے مستفیض ہوکر

Marfat.com

خواجہ عثمان ہارونیؒ دریافتن استقامت
گرفت وتامدت سہ سال ازمہمات
اعراض کردہ خواجہ عثمان ہارونیؒ
مرخدام درویشان اضعف العباد
معین الدین حسن سجزیؒ فرمود کہ برائے
استقامت تربیت طالب صادق
سلطان شمس الدین ازآیات وحدیثات
وقول مشائخ رحمۃ اللہ علیہم درتعریفات
معانی ادبیات ، نظمات ، منقولات
اولیاء ازسخن ہائے کبار ملفوظات
تصنیف کن کہ درسفر وحضر ملازمت کند
تادل سلطان تفرقہ خطرات غیر اللہ
نفسانی کلی بازآید ، بکشف کرامات
اظہار کمالیت رسد۔

کلی استقامت حاصل کر لی، تین سال
تک مہمات سے اعراض کر کے خواجہ
عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے خدام
درویشاں اضعف العباد معین الدین حسن
سجزیؒ سے فرمایا کہ طالب صادق سلطان
شمس الدین کی استقامت تربیت
کے لئے آیات وحدیثات وقول مشائخ
تعریفات ، معانی ، ادبیات ، نظمات
منقولات ، اولیاء سخن ہائے کبار سے
سے ملفوظات تصنیف کرو جو سفر وحضر
میں بادشاہ کے کام آئے ، اور اس کا
دل تفرقہ وخطرات غیر اللہ نفسانی سے
بالکل باز رہے اور کشف وکرامات کے
اظہار سے کمالیت کو پہنچے۔

بدانکہ بعد مسافرت خواجہ عثمان
ہارونیؒ مدتے خلیفہ دہلی استقامت
تربیت صحبت مصنف گرفت درمطالع
ملازمت گنج اسرار سالک راہ گشت
بعنایت اللہ تعالے استقامت
قرب حضرت عنقریب الایام بکشف و
کرامات اظہار اتصال مع اللہ کمالیت

خواجہ عثمان ہارونیؒ کے تشریف
لے جانے کے بعد خلیفہ دہلی استقامت
تربیت کے لئے ایک مدت تک مصنف
کی صحبت میں ملازمت گنج اسرار کے
مطالعہ میں مصروف رہا۔ بعنایت اللہ تعالیٰ
تھوڑے ہی عرصہ استقامت قرب
حضرت اور بکشف وکرامات اظہار

Marfat.com

یافت ویکے از واصلان حق گشت	اتصال مع اللہ کمالیت حاصل کی اور
بعدہٗ مصنف برحکم فرمان خواجہ	واصلانِ حق میں سے ہوگیا بعدہٗ مصنف
عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ درمقام	نے حسب الحکم خواجہ عثمان ہارونیؒ
اجمیر سکونت گرفت۔	اجمیر میں سکونت اختیار کی۔

اسی زمانے میں جب کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور خواجہ غریب نوازؒ دہلی میں مقیم تھے۔ شیخ سعدی شیرازی جو مشہور شاعر اور "گلستاں" اور "بوستاں" کے مصنف ہیں دہلی آئے اور ہر دو حضرات سے ملے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے دہلی سے کوچ فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے بچشم پُرنم آپ کو خدا حافظ کہا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے سلطان شمس الدین التمش کو "گنج اسرار" کے رموز کی تعلیم دینے کی غرض سے دہلی میں کچھ مدت تک اور قیام فرمایا اور پھر دہلی سے اجمیر واپس تشریف لائے اور اجمیر میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔[1]

(۳)

خواجہ غریب نوازؒ نے سلطان شمس الدین التمش کے عہد میں دوسری بار ۶۲۱ھ مطابق ۱۲۲۴ء میں دہلی کو زینت بخشی۔ اس مرتبہ آپ کا یکایک دہلی جانا ہوا۔ دہلی میں کسی کو بھی آپ کی آمد کی اطلاع نہ تھی یہاں تک کہ خواجہ قطب صاحبؒ کو بھی اطلاع نہ تھی۔ دہلی اچانک تشریف لے جانے کی وجہ یہ تھی کہ:[2]

ایک کاشت کار نے خواجہ غریب نوازؒ سے عرض کیا کہ میرے کھیت کی پیداوار حاکم نے ضبط کر لی ہے۔ کہتا ہے کہ جب تک شاہی فرمان نہ لاؤ گے، اس میں سے کچھ نہ پا سکو گے۔ لہٰذا حضرت کی امداد کا خواہاں ہوں تاکہ اس سال کے خرچ سے نجات ملے۔

---

[1] قلمی نسخہ گنج اسرار ص ۳،۴ [2] وقائع شاہ معین الدین چشتی ص ۴۹، ۵۰

Marfat.com

کیونکہ میری روزی کا وسیلہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔"

خواجہ غریب نواز نے دریافت فرمایا:

" بعد ازاں حاکم کیا کرے گا؟"

کسان نے عرض کیا:۔ " جو حکم سلطان کا ہوگا، اس کے مطابق عمل کرے گا۔"

خواجہ غریب نواز نے فرمایا:۔ " اگر استمراری فرمان دستیاب ہو جائے تو ہمیشہ کے لئے یہ تکلیف دُور ہو جائے۔"

کسان نے عرض کیا کہ:۔ " اگر حضور قطب صاحبؒ کو سفارشی خط لکھ دیں تو استمراری یا میعادی فرمان مل جائے گا۔"

خواجہ غریب نواز نے غور و تامّل کے بعد فرمایا:۔

" اگرچہ سفارش سے تیری مقصد برآری آسان ہے، مگر اللہ تعالےٰ نے مجھے تیرے کام کے لئے متعین کیا ہے۔ لہذا میرے ساتھ چل۔"

پس خواجہ غریب نواز کسان کی حاجت براری کے واسطے دہلی روانہ ہونے کے لئے تیار ہوئے۔ جب آپ کسان کو ساتھ لے کر دہلی جانے لگے تو آپ کے فرزند خواجہ فخر الدینؒ نے اپنے موضع ماندن کی معافی کے لئے سلطان شمس الدین التمش سے سفارش کرنے کو آپ سے (خواجہ غریب نواز) عرض کیا۔[1]

دہلی میں کسی کو آپ کی آمد کی اطلاع نہ تھی۔ راستے میں ایک شخص ملا، اس کو خواجہ غریب نواز کی آمد کا تعجب تھا۔ وہ قطب صاحبؒ کے پاس پہنچا اور خواجہ غریب نواز کی آمد کی اطلاع آپ کو کی۔ آپ نے سلطان شمس الدین التمش کو اطلاع کی۔ سلطان نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔

---

[1] وقائع شاہ معین الدین چشتی صہ۸

Marfat.com

قطب صاحبؒ کو جستجو تھی کہ اچانک دہلی تشریف لانے کی وجہ خواجہ غریب نوازؒ سے دریافت کریں۔ چنانچہ لوگوں کے چلے جانے کے بعد خواجہ قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے دریافت کیا۔

"بلا اطلاع یکبارگی حضور کے تشریف لانے کا کیا سبب ہے ؟"

خواجہ غریب نوازؒ نے کسان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

"اس کے کام کے لئے آیا ہوں۔"

قطب صاحبؒ نے عرض کیا کہ:

"حضور کے خادموں میں سے کوئی بھی سلطان سے عرض کرتا تو اس شخص کا کام ہو جاتا۔ اس کام کے لئے حضور کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟"

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا:

" یہ ٹھیک ہے مگر اہلِ اسلام ذلت اور غربت کے وقت خدا کی رحمت سے قریب ہوتا ہے۔ جب یہ شخص میرے پاس آیا تھا بہت رنجیدہ تھا۔ میں نے مراقب ہو کر دربارِ ایزدی میں اس کے متعلق عرض کیا۔" ارشاد ہوا:

" رنج و غم میں شریک ہونا عین بندگی ہے۔" پس میں بر سبب بندگیٔ حق تعالیٰ خود یہاں آیا ہوں۔

قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے عرض کیا: " آپ کے تشریف لیجانے کی ضرورت نہیں ہے، حضور قیام فرمائیں، میں جاتا ہوں۔"

چنانچہ قطب صاحبؒ سلطان شمس الدین التمش کے پاس تشریف لے گئے اور کسان کا معاملہ کسان کے حق میں طے کرا دیا اور موضع ماندن کی معافی کا فرمان خواجہ فخر الدینؒ کے حق میں حاصل کیا۔[1]

---

[1] سیر الاولیاء صہ ۵۳، جامع الکلم صہ ۲۰۷

Marfat.com

شیخ نجم الدین صغریٰ کا خراب برتاؤ

۱۲۲۴ء مطابق ۶۲۱ھ

خواجہ غریب نواز رح کا دہلی میں قیام نہ صرف باعثِ خیر و برکت تھا بلکہ دہلی والوں کے لئے باعثِ افتخار و مسرت تھا۔ ہر طبقے اور ہر مکتبِ خیال کے لوگ خواجہ غریب نواز رح سے ملنے کے لئے جوق در جوق آتے تھے۔ خواجہ غریب نواز رح کو تعجب تھا کہ سب تو ملنے آئے لیکن شیخ نجم الدین صغریٰ جن سے کہ خراسان میں ملاقات بھی ہو چکی تھی نہ آئے۔ خواجہ غریب نواز رح ازراہِ نوازش و باتباع خلق محمدی ﷺ بہ نفس نفیس خود ان سے ملنے ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔

اس وقت شیخ نجم الدین صغریٰ ایک سومو تعمیر کرا رہے تھے۔ نہ تو انھوں نے خواجہ غریب نواز رح کا استقبال کیا اور نہ آپ کی طرف التفات برتا اور نہ کوئی توجہ کی۔ خواجہ غریب نواز کو یہ بات گراں گذری۔ آپ نے شیخ نجم الدین صغریٰ سے فرمایا:

" اے نجم الدین! ایسی کیا تجھ پر بلا آئی کہ شیخ الاسلامی کے نشے میں انسانیت سے در گذرا اور راہ و رسم دیرینہ اور وضع داری قدیم کو یکبارگی ترک کیا "

یہ سُن کر شیخ نجم الدین صغریٰ شرمندہ ہوئے۔ خواجہ غریب نواز رح کے قدموں پر سر رکھا۔ معذرت چاہی اور عرض کیا:

" میں پہلے جیسا آپ کا مخلص تھا، ویسا ہی اب بھی ہوں۔ مگر قطب الدین کاکی رح نے میری منزلت برباد کر دی ہے، جب سے وہ آپ کا مرید یہاں آیا ہے تمام مخلوق اس کی طرف رجوع ہے۔ میں برائے نام شیخ الاسلام ہوں، کوئی میری پرسش نہیں کرتا "

Marfat.com

یہ سن کر غریب نوازؒ مسکرائے اور فرمایا:

"تو خاطر جمع رکھ۔ میں اس بارِ گراں کو، جو تیرے دل پر ہے اپنے ہمراہ اجمیر لے جاؤں گا۔"

یہ فرما کر خواجہ غریب نوازؒ وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔[1]

دہلی سے اجمیر کو روانگی کے وقت خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحبؒ کو اپنے ہمراہ لیا۔ جب یہ خبر شہر میں پھیلی تو ایک ہل چل مچ گئی۔ لوگوں کو قطب صاحبؒ کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ لوگ آپ کے پیچھے ہو لئے۔ سلطان شمس الدین التمش کو جب یہ خبر ملی تو وہ خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور بعد عجز و نیاز عرض کیا:

"حضور! قطب صاحبؒ کو اجمیر نہ لے جائیں، یہیں رہنے دیں۔"

خواجہ غریب نوازؒ راضی ہو گئے۔ آپ نے قطب صاحبؒ سے فرمایا کہ:

"بابا قطب! تم یہیں رہو، تمہارے جانے سے اہلِ شہر پریشان و بیقرار ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ اتنے لوگوں کے دلوں کو تمہاری آتشِ جدائی سے کباب کروں۔ میں نے اس شہر کو تمہاری حمایت میں چھوڑا۔"

چنانچہ قطب صاحبؒ واپس اپنے مقام پر آ گئے۔ لیکن خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں آتے جاتے رہے۔[2]

---

[1] سیر العارفین ص ۲۲، ۲۳ [2] جواہر فریدی ص ۱۵۰، سیر العارفین ص ۲۲، ۲۳

Marfat.com

باب (۱۱)

ازواج واولاد

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا شادی کرنے کا خیال نہ تھا۔ لیکن سرورِ عالم حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ کو ازدواجی زندگی اختیار کرنا پڑی۔ ایک
شب خواجہ غریب نوازؒ سرورِ عالمؐ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ سرورِ عالمؐ
نے ارشاد فرمایا :

"اے معین الدین! تو ہمارے دین کا معین ہے، تجھے ہماری سنّت
ترک نہ کرنی چاہیئے۔"

ملک خطاب حاکم قلعہ پٹلی جہاد میں ایک راجہ کی لڑکی کو گرفتار کرکے اسی رات کو
لائے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے اس لڑکی کا نام امۃ اللہ رکھا اور بطور مالِ غنیمت اپنے تصرف
میں لائے[1] پس خواجہ غریب نوازؒ کی پہلی شادی ۵۹۰ھ مطابق ۱۱۹۴ء میں ہوئی۔

بی بی امۃ اللہؒ کے بطن سے خواجہ فخر الدینؒ، خواجہ حسام الدینؒ اور بی بی
حافظ جمال پیدا ہوئیں۔

---

[1] اقتباس الانوار صہ ۱۴۲ ، سیر الاقطاب صہ ۱۳۵

Marfat.com

دوسری شادی

سیّد وجیہہ الدین مشہدی کو اپنی لڑکی بی بی عصمت اللہ کی شادی کی فکر ہر وقت رہتی تھی۔ لڑکی سن بلوغ کو پہنچ چکی تھی اور بظاہر کوئی بزرگ شخص نہیں ملتا تھا کہ جس سے ان کا نکاح کر دیں۔ ایک رات انھوں نے حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ جناب امام فرماتے ہیں:

"اے فرزند! رسول خدا کا حکم ہے کہ اس لڑکی کا نکاح شیخ معین الدینؒ کے ساتھ کر دو۔"

شیخ وجیہہ الدین نے اس خواب کا ذکر خواجہ غریب نوازؒ سے کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:۔ "اگرچہ میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں، مگر بموجب ارشاد نبوی یہ رشتہ قبول کرتا ہوں۔"

پس آپ نے دوسری شادی بی بی عصمت اللہ سے ۶۲۰ھ مطابق ۱۲۲۳ء میں کی۔ آپ کے بطن سے شیخ ابو سعیدؒ پیدا ہوئے۔

Marfat.com

باب (۱۲)

وفات شریف

حضرت خواجہ غریب نوازؒ زندگی میں موت کو عزیز رکھتے تھے۔ آپ کی آخری مجلس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی وفات سے آگاہ تھے۔ خواجہ قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:[1]

روز پنج شنبہ مجلس آخریں بود۔	جمعرات کا دن تھا اور یہی آخری
در مسجد جامع اجمیر دولت پائے بوس	صحبت تھی۔ اجمیر کی جامع مسجد میں
حاصل شد۔ درویشان و عزیزان	قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ اہل اللہ
و مریداں برابر بودند، سخن در حکایت	معززین اور عقیدت مند سبھی موجود
ملک الموت بود۔ بر لفظ مبارک راند کہ	تھے۔ ملک الموت پر بات چلی۔ ارشاد
دنیا بے ملک الموت چہ نیرزد۔	ہوا کہ ملک الموت کے بغیر دنیا کی کیا قیمت۔
گفتند چرا۔ گفت ازاں کہ در	لوگوں نے دریافت کیا کہ ایسا
حدیث مسطور است۔ قال النبی	کیوں۔ ارشاد ہوا کہ حدیث مبارک
صلی اللہ علیہ وسلم۔	میں تحریر ہے کہ:۔
الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب	"موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے"

---

[1] دلیل العارفین

Marfat.com

(مرگ پلے است کہ دوست را بدوست می رساند)

آنکہ فرمود کہ دوستی آنست کہ اورا بدل یاد کنی کہ دلہا آفریدہ شد خصوصاً از برائے آں کہ تا گرد عرش طواف کند کہ در کتاب محبت آمدہ است کہ حق سبحانہ تعالےٰ می فرماید کہ اے بندۂ مومن چون ذکر بر تو غالب شود من عاشق تو شوم و عشق بمعنی محبت است۔

اس موقع پر بھی ارشاد ہوا کہ دوستی حق کے معنی یہ ہیں کہ اسے دل سے یاد کیا جائے اس لیے کہ دل پیدا کیے گئے ہیں خاص کر اس لیے کہ عرش کے گرد طواف کرے کیونکہ محبت الٰہی کا دستور یہی ہے کہ اللہ رب العزت اپنے بندے سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ جس وقت میرا ذکر تجھ پر غالب ہو جاتا ہے تو میں تیرا عاشق ہو جاتا ہوں اور عشق سے مراد محبت ہے۔

آنگاہ فرمود کہ عارفان آفتاب صفت اند بر جملگیٔ عالم می تابند کہ از انوار ایشاں ہمہ عدد باقی چوں خواجہ ایں تمام کرد بگریست، فرمود کہ اے درویش مارا کہ ایں جا آوردہ اند، مدفن ما ایں جا خواہد بود میان چند روز ما سفر خواہیم کرد۔ شیخ علی سنجری حاضر بودند۔ اورا فرمان شد کہ مثال بنویس۔ بردست شیخ قطب الدین بختیار کاکی آمدہ تا در دہلی رود کہ خلافت او دادیم کہ دہلی

اسی نشست میں فرمایا کہ اللہ والے آفتاب کی مانند ہیں۔ ان کا نور تمام کائنات کو منور رکھتا ہے اور انہی کی ضیا پاشیوں سے ہستی کا ذرہ ذرہ جگمگا رہا ہے۔ حضرت خواجہؒ یہ فرما کر رونے لگے، فرمایا کہ اس سرزمین میں جو مجھے پہنچایا گیا ہے تو اس کا سبب یہی ہے کہ یہیں میری قبر بنے گی۔ چند روز اور باقی ہیں، پھر سفر درپیش ہے شیخ علی سنجری حاضر تھے ان کو حکم دیا کہ فرمان لکھا جائے، اور ہمارے شیخ

Marfat.com

مقام اوست ۔

بعد ازاں مثال تمام شد بدستِ
دعاگو داد۔ روئے بر زمین برآوردم،
فرمان شد کہ نزدیک بیا۔ نزدیک تر شدم
دستار با کلاہ بر سرِ من بدست خود نہاد
عصائے شیخ عثمان ہارونیؒ و دراع
ردار در بر دعاگو کرد و مصحف و مصلا
نیز داد۔ فرمود ایں امانتے است از
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از
خواجگانِ چشت بما رسیدہ است۔
من ترا دادیم۔ و دراں کردن باید کہ
چنانچہ از ایشاں ما بجا آوردیم شما نیز
حق ایں بجا آرید۔ تا فردائے قیامت
میانِ خواجگان ما را شرمندہ نگردانی۔
دعاگو سر بر زمین آورد، دوگانہ نماز
گزارد۔ فرمود برو بخدا سپردم و ترا
بمنزلت گاہِ عزت رسانیدم بعد ازاں
سخن فرمود کہ چہار چیز از گوہر نفس است
اول درویشی کہ توانگری نماید۔

قطب الدین بختیار کاکیؒ کو دیا جائے
تاکہ وہ دہلی جائیں، ہم ان کو خلافت دیتے
ہیں اور دہلی ان کے قیام کے لئے تجویز کرتے ہیں۔
پھر جب تحریر مکمل ہو گئی تو مجھے
مرحمت فرمائی۔ میں آداب بجالایا۔ حکم
ہوا کہ قریب آ۔ میں اور نزدیک ہو گیا۔
کلاہ اور دستار اپنے دستِ مبارک
سے میرے سر پر بنفسِ نفیس رکھا حضرت
خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا عصائے
مبارک اور خرقہ عنایت فرمایا۔ قرآن مجید
اور اپنی خاص جانماز بھی عطا فرمائی۔
ارشاد فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی مقدس امانت ہے جو
خواجگانِ چشت کے ذریعے ہم تک
پہنچی ہے میں تم کو یہ مقدس امانت
سونپ رہا ہوں، تم کو لازم ہے کہ جس
طرح ہم نے ان چیزوں کو پوری ذمہ داری
کے احساس کے ساتھ رکھا ہے تم بھی
اسی طرح رکھو گے تاکہ کل قیامت کے
دن خواجگان کے سامنے مجھے شرمندگی
نہ اٹھانا پڑے۔ نیاز مند پھر آداب بجالایا۔

Marfat.com

دوم گرسنہ را سیر گرداند	دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ ارشاد ہوا جاؤ خدا کے
سوئم اندوہگیں کرشادی	سپرد کیا اور مقامِ عزّت وبزرگی پر فائز کیا۔ اس کے
نماید۔ چہارم مردمی کہ	بعد نصیحت فرمائی کہ چار باتیں بڑی خوبی کی ہیں ایک
اگر با او دشمن بود دوستی	تو ایسی درویشی جس سے تونگری جھلکے، دوسری بھوکوں
نماید۔	کا پیٹ بھرنا، حالتِ غم میں اظہارِ مسرت، چوتھے اس
	درجہ کی مردمی کہ اگر کوئی دشمنی سے پیش آئے تو جواب
	میں دوستی کا مظاہرہ کرے۔
آنگاہ فرمود کہ مرتبۂ اہلِ	پھر ارشاد کیا کہ اہلِ محبت کا مقام
محبت چنانست کہ اگر پرسند	یہ ہے کہ اگر کوئی نمازِ شبانہ کے متعلق دریافت
شب نماز گزاردی گوید کہ	کرے تو ازراہ کسرِ نفسی یہ کہہ دے کہ اتنی
مارا فراغت نیست۔ اما گرد	فراغت ہی کہاں، میں تو ملک الموت
ملک الموت گردیم وہر جا در	کے گرد گھومتا ہوں، جہاں کہیں اسے دشواری
ماندہ است او را دست می	پیش آئے میں خود ہی اس کا بڑھ کر ہاتھ تھام
گیریم۔ چوں خواجہ دریں فوائد	لوں۔ حضرت خواجہ جب یہاں تک پہنچے تو میں
بود دعاگو مے خواست سر در	اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ قدم بوس ہو کر روانگی
قدم آرد و رواں شود ضمیر روشن	کی اجازت چاہوں کہ حضور کے قلب
کہ در سخن بود، برخور فرمان	روشن پر میری بات واضح ہو گئی۔ آپ نے فرمایا
شد بیا۔ برخاستم، ما در قدم	آؤ، میں آگے بڑھا، قدم بوس ہوا، حضورؒ نے
آوردم فاتحہ خواند، گفت۔	فاتحہ پڑھی اور کہا۔
روئے زخراشی مردشدہ	آزردہ نہ ہو اور جوانمردانہ ہمت کے ساتھ
بباش بازوئے برزمین آوردم	رہو۔ پھر آداب بجالایا اور واپس ہو گیا

Marfat.com

بازگشتم۔ در حضرت دہلی آدم و سکونت کردم۔ خلقی عالم از اہلِ صفہ وائمہ وجز آں بر دعا گو روئے نہادند۔ چہل روز میانِ دہلی گذشتہ بود کہ آیندہ بیاید، خبر آورد کہ شیخ از روان کردن بست روز در حیات بود کہ برحمت حق پیوستند۔

دہلی پہنچ کر میں نے وہیں سکونت اختیار کرلی۔ تمام شہر کے خاص وعام، صوفیہ، ائمہ سبھی میرے پاس آئے اور تعظیم و تکریم کی۔ ابھی چالیس دن ہی دہلی میں گذرے کہ ایک آنے والے نے خبر دی کہ میری روانگی کے بیس روز بعد حضور (خواجہ غریب نوازؒ) واصل بحق ہوئے۔

ہماں شب خاطر خواب بوس مصلا بودم در خواب شدم خواجہ را بدیدم۔ گوئی در زمین عرش استادہ کردہ اند۔ من سر نہادم و ازیں باز پرس کردم۔ فرمود خدائے تعالیٰ مرا بسیار مزید و نزدیک کروبیان و ساکنانِ عرش مقام داد، ایں جامی باشم۔

اس رات کو مصلے پر نماز پڑھ کر لیٹ رہا، آنکھ لگ گئی، میں نے حضور کو خواب میں دیکھا۔ یہ سمجھو گویا زمینِ عرش پر کھڑے تھے۔ میں نے قدم بوس ہو کر کیفیتِ حال دریافت کی۔ ارشاد ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے رحمت خاص سے نوازا اور فرشتوں اور ساکنانِ عرش کے نزدیک جگہ دی۔ میں یہیں رہتا ہوں۔

جس رات خواجہ غریب نوازؒ کا وصال ہوا۔ چند اولیاء اللہ نے حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضورؐ فرماتے ہیں:

"معین الدین حق تعالےٰ کا دوست ہے، ہم آج اس کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔"

۶ رجب ۶۳۳ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۲۲۹ء دوشنبہ کے دن عشاء کی نماز کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے حجرہ کا دروازہ بند کیا۔ کسی کو بھی حجرہ کے اندر داخل ہونے کی اجازت

Marfat.com

نہ تھی۔ حجرہ کے باہر خدام حاضر تھے۔ رات بھر اُن کے کانوں میں صدائے وجد آتی رہی۔ رات کے آخری حصہ میں وہ آواز بند ہو گئی [1]

صبح کی نماز کا وقت ہوا لیکن دروازہ نہ کھلا۔ خدام کو تشویش ہوئی، آخر کار دروازہ توڑا گیا۔ لوگ اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ خواجہ غریب نوازؒ رحمتِ حق میں پیوست ہو چکے ہیں [2] آپ کی جبینِ مبارک پر بخطِ قدرت یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے:

ھٰذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ

(وہ خدا کا حبیب تھا اور خدا کی محبت میں انتقال کیا)

آپ کی وفات شریف ایک عجیب سانحہ تھی۔ ہر شخص اشک بار تھا۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ لوگوں کا کثرت سے ہجوم تھا۔ آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ فخر الدین نے پڑھائی۔ جس حجرہ میں آپ نے انتقال فرمایا، اسی حجرہ میں آپ کو دفن کیا گیا جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جس حجرہ میں آپ نے وصال فرمایا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کا مزار مبارک صدیوں سے مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس مبارک یکم رجب سے ۶ رجب تک ہوتا ہے۔ سماع خانہ میں محفل سماع چاند رات سے شروع ہوتی ہے۔ ۶ رجب کو دن میں قُل ہوتا ہے۔ ۹ رجب کو بڑا قل ہوتا ہے۔ اس دن ساری درگاہ دھوئی جاتی ہے۔ عجیب سماں ہوتا ہے۔ عرس کے دوران میں لاکھوں خواجہ غریب نوازؒ کے پرستاران و معتقدین دور دراز سے مزار مبارک پر خواجہ غریب نوازؒ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔

---

[1] مسالک السالکین، جلد دوم صفحہ ۲۰۵   [2] بعض لوگوں کے نزدیک آپ کی تاریخ وصال ۶۳۲ھ اور بعض کے نزدیک ۶۳۳ھ ہے۔ تاریخ محمدیہ کے قلمی نسخہ میں تاریخ وفات ۶۳۶ھ ہے۔

Marfat.com

باب (۱۳)

پسماندگان

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے شادی نہیں کی۔ لیکن یہ غلط ہے۔ آپ کی پہلی شادی بی بی اَمَۃُ اللہؒ سے ہوئی اور اُن کے بطن سے تین بچے ہوئے۔ خواجہ فخر الدین ابوالخیرؒ، خواجہ حسام الدین ابوصالحؒ، اور بی بی حافظ جمال۔

خواجہ فخر الدین ابوالخیرؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں[1] آپ کی ولادت باسعادت ۵۹۱ھ مطابق ۱۲۶۱ء میں ہوئی۔ آپ موضع مانڈل میں زراعت کرتے تھے۔ آپ نے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ کمالات صوری و معنوی سے آراستہ ہوئے۔ آپ بتاریخ ۵ شعبان ۶۶۱ھ مطابق ۱۲۶۳ء واصل بحق ہوئے۔ آپ کا مزار پُرانوار واقع سرواڑ شریف مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس بڑے تزک و احتشام سے ہر سال ہوتا ہے۔

خواجہ حسام الدین ابوصالح

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے دوسرے صاحبزادے ہیں آپ ابدالوں کی صحبت میں شامل ہو گئے۔

---

[1] احسن السیر صفحہ ۱۵۹، ۱۶۰

Marfat.com

بی بی حافظ جمالؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کی اکلوتی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی شادی شیخ رضی الدین عرف عبداللہ جو قاضی حمید الدین ناگوری کے لڑکے تھے، کے ساتھ ہوئی تھی۔ دو[2] صاحبزادے ہوئے۔ لیکن دونوں کا بچپن میں انتقال ہوگیا۔ آپ کا مزار مبارک اپنے والد حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے پائیں میں واقع ہے۔ نور چشمے پر آپ کا چلہ ہے۔ آپ کا سالانہ عرس ۱۷ رجب کو درگاہ شریف میں ہوتا ہے، اور ۱۹ رجب کو چشمے پر ہوتا ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے[1]، دوسری شادی بی بی عصمت اللہؒ سے کی۔ آپ کے بطن سے خواجہ ضیاء الدین ابو سعید پیدا ہوئے۔

خواجہ ضیاء الدین ابو سعیدؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی عمر پچاس سال کی ہوئی، آپ کا مزار مبارک اپنے والد کی درگاہ میں لب جھالرہ سایہ گھاٹ پر زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس مبارک ۱۳ ذی الحجہ کو ہوتا ہے۔

(۳)

آپ کی اولاد کی اولاد

خواجہ حسام الدین سوختہ

آپ خواجہ فخر الدین کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے والد نے آپ کا نام اپنے گمشدہ بھائی کی یاد میں ان کے نام پر رکھا تھا[2] آپ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی صحبت

---

[1] دیکھو باب ۱۱ [2] گلزار ابرار ص ۲۳

Marfat.com

میں کافی دن رہے۔ آپ کے دو لڑکے تھے۔ آپ کی وفات سنہ ۷۴۱ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزارِ مبارک سانبھر میں ہے[1] آپ کا عرس شریف ۱۲ رجب سے سانبھر میں شروع ہوتا ہے۔ ۱۴ رجب کی دوپہر کو قل ہوتا ہے۔

خواجہ احمدؒ

آپ خواجہ ضیاء الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے ہیں۔

خواجہ وحیدؒ

آپ خواجہ احمدؒ کے بھائی ہیں۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ نے اوّل تو آپ کو مرید کرنے سے یہ کہہ کر انکار کیا کہ "میں نے یہ نعمت تمہارے خاندان سے پائی ہے، میری کیا مجال جو بیعت کرنے کے لئے تمہارا ہاتھ پکڑوں۔" لیکن جب آپ نے بہت اصرار کیا تو حضرت بابا صاحبؒ راضی ہو گئے اور آپ کو بیعت کر لیا[2]

خواجہ معین الدین خورد

آپ حضرت شیخ حسام الدین سوختہؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلیؒ سے خرقہ پایا۔ آپ کے کافی اولاد تھی۔ بعض کے نزدیک آپ کا وصال سنہ ۸۰۰ھ میں ہوا[3] لیکن بعض کے نزدیک آپ کا وصال سنہ ۸۱۶ھ میں ہوا[4]

---

[1] اخبار الاخیار ص ۱۱۶، گلزار ابرار ص ۴۴، تذکرۃ الاولیائے ہند ص ۱۴۰

[2] فرشتہ جلد دوم ص ۹۰۵، اخبار الاخیار ص ۱۱۹ [3] تاریخ گنج ص ۵۴

[4] تذکرۃ الاولیائے ہند ص ۱۶۹

Marfat.com

شیخ قطب الدین المخاطب بہ چشت خاں

آپ سید فریدالدینؒ کے صاجزادے ہیں۔ سید فرالدینؒ، نظام الدینؒ کے صاجزادے ہیں۔ نظام الدین، خواجہ معین الدین خورد کے لڑکے ہیں۔ آپ کو" چشت خاں" کا خطاب سلطان محمود خلجی نے دیا تھا اور آپ کو بارہ ہزار سواروں پر افسر مقرر کیا تھا۔ آپ کا قیام آخر تک منڈو میں ہی رہا۔[1]

شیخ قیام الدین بابریالؒ

آپ خواجہ معین الدین خوردؒ کے بھائی اور خواجہ حسام الدین سوختہؒ کے چھوٹے لڑکے ہیں۔ آپ ۹۶۰ھ میں واصل بحق ہوئے۔ آپ کا مزار خواجہ غریب نوازؒ کے بائیں جانب سنگ سفید کے احاطہ میں واقع ہے۔

شیخ نجم الدین خالدؒ

آپ خواجہ قیام الدینؒ کے صاجزادے ہیں۔ خواجہ قیام الدینؒ حضرت حسام الدین سوختہؒ کے لڑکے ہیں۔ آپ کے دو لڑکے تھے، ایک کا نام کمال الدین حسن احمد تھا اور دوسرے کا نام سید ابو یزیدؒ تھا۔ آپ کا وصال ۹۸۶ھ میں ہوا۔[2]

سید کمال الدین حسن احمدؒ

آپ شیخ نجم الدین خالدؒ کے دوسرے لڑکے ہیں۔ آپ نے ۹۸۶ھ میں وفات پائی۔ آپ کے فرزند سید شہاب الدین تھے۔

---

[1] اخبار الاخیار ص ۱۱۵۔ معین الاولیاء ص ۱۲۷ [2] ایضاً ص ۱۲۷

Marfat.com

حضرت تاج الدین بایزید بزرگؒ

آپ سید شہاب الدین کے لڑکے ہیں۔ آپ کی شادی شیخ محمودؒ جو منڈو میں شیخ الاسلام تھے ان کی لڑکی سے ہوئی۔ سلطان محمود خلجی آپ کا معتقد تھا۔

شیخ نور الدین طاہرؒ

آپ شیخ تاج الدین بایزید بزرگؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی شادی خواجہ مخدوم حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ ۹۰۵ھ میں آپ کا وصال ہوا۔[1]

شاہ رفیع الدین بایزید خوردؒ

آپ سید نور الدینؒ کے لڑکے ہیں۔

سید معین الدین ثالثؒ

آپ سید رفیع الدین بایزید خوردؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے ناگور میں سکونت اختیار فرمائی اور وہیں صوفی حمید الدین ہوالی ناگوریؒ کے خاندان میں شادی کی۔ آپ کے تین لڑکے تھے۔ خواجہ حسنؒ، خواجہ حسین احمدؒ، خواجہ ابوالخیرؒ۔ ۹۴۰ھ میں آپ نے وفات پائی۔

خواجہ حسن مجذوب سالکؒ

آپ کا سلسلہ نسب نو بطن سے خواجہ فخر الدین تک جو خواجہ غریب نوازؒ کے لڑکے ہیں،

---

[1] معین الاولیاء صہ ۱۲۸

Marfat.com

پہنچتا ہے۔ آپ کی ایک صاحبزادی بی بی سلطان خاتون کا نکاح سید ولی سے ہوا جو خواجہ ابوالخیرؒ کے صاحبزادے ہیں۔ دوسری صاحبزادی ملکہ جہاں کا نکاح سید شاہ محمد جو خواجہ ابوالخیرؒ کے لڑکے ہیں، کے ساتھ ہوا[1] آپ نے سید حبیب اللہ کو فرزند کی طرح پالا۔ بعدازاں ان کو مرید کیا۔

خواجہ حسین اجمیریؒ

اکبر نے آپ کو بکر کے قلعہ میں قید کیا۔ آپ تیس سال تک قید رہے۔ ۱۰۲۰ھ میں اکبر نے آپ کو رہا کیا۔ جہانگیر نے آپ کو شہنشاہی ہزار روپے دیے۔ آپ شیخ تابر بیابانی کے پیر ہیں۔ آپ سے دیوان کے عہدے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ آپ پہلے دیوان ہیں۔

(۳)

ہندوستان میں خواجہ غریب نوازؒ کے رشتہ دار

علیم الدینؒ	مزار آپ کا سہارنپور میں ہے۔
شرف ابدال شاہؒ	مزار دھولپور میں ہے۔
شاہ علاء الدینؒ	مزار مرادآباد میں ہے۔
پیر فتح اللہ شاہؒ	مزار قلعہ رائے سین کے نیچے بھوپال سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔
خواجہ خانونؒ	مزار شریف گوالیار میں ہے۔
چمن چشتی باباؒ	مزار شریف مندسور میں ہے۔
برہان الدین عرف تالے والے باباؒ	مزار نواح جے پور میں ہے۔

---

[1] معین الاولیاء ص ۱۲۸، ۱۲۹

Marfat.com

میران ناطع شاہ — مزار مبارک اجمیر میں اکبری شہر پناہ کی دیوار سے ملا ہوا ہے۔ جنوب کی طرف واقع ہے۔

(۴)

آپ کے پیر بھائی، خلفاء اور برادرانِ طریقت

آپ کے مقتدر پیر بھائی

آپ کے مقتدر پیر بھائی حسب ذیل ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جو حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں یا خلیفہ ہیں۔

حضرت شیخ محمد ترک نارنولیؒ

آپ کی وفات ۶۴۲ھ میں ہوئی۔ مزار نارنول میں ہے۔

خواجہ فخرالدین گردیزیؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے پیر بھائی ہیں[1]۔ آپ کو خواجہ غریب نوازؒ کا خلیفہ بھی بتایا جاتا ہے[2]۔ آپ کے تین لڑکے تھے۔ مولانا مسعود، سید محبوب عرف بہلول اور سید ابراہیم۔ آپ کا وصال ۶ رجب ۶۳۵ھ میں اجمیر میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ۹۲ سال کی تھی۔ آپ کا مزار درگاہ میں ہے۔ آپ کا عرس ہوتا ہے۔

قاضی قدوۃ الدین عرف قاضی قدوۃؒ — آپ خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید اور خلیفہ ہیں[3]۔

حاجی رومیؒ — آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید تھے۔

---

[1] کتاب گلشن [2] گلزار ابرار صرہ [3] مرأۃ الاسرار و بحر زخار (قلمی نسخہ)

Marfat.com

سید معین الدین ؒ	آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں [1] مزار بیانہ میں ہے۔
سلطان شمس الدین التمش ؒ	آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں [2]
قاضی دانیال قطری ؒ	آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے مرید ہیں۔
شیخ عبداللہ رازی ؒ	رَے کے رہنے والے ہیں۔ پہلے آتش پرست تھے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی کرامتِ خلیلی دیکھ کر مسلمان ہوئے اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مُرید ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ غریب نوازؒ کے خلیفہ تھے [3]
شیخ صفی الدین رازی ؒ	بچپن میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ آپ کو آگ میں لے گئے تھے اور صحیح سالم نکال لائے تھے، آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے بیعت ہوئے بعض آپ کو خواجہ غریب نوازؒ کے خلفاء میں شمار کرتے ہیں [4]۔
سید عرب ؒ	آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے مرید ہیں۔
شیخ سعدی لنگوچی ؒ	آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید و خلیفہ ہیں۔
شیخ نجم الدین صغری ؒ	آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مُرید و خلیفہ ہیں۔

---

[1] قلمی نسخہ تذکرۃ الاولیاء، بیجاپور۔ [2] مسالک السالکین ص ۳۰۰

[3] گلزار ابرار ص ۳۸ [4] ایضاً ص ۳۸، ۳۹

Marfat.com

(۵)

آپ کے خلفاء

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء حسب ذیل ہیں :

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ

آپ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے سب سے بڑے خلیفہ ہیں۔ آپ صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ آپ خواجہ غریب نوازؒ کے سجادہ نشین اور جانشین بھی ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ ہی کو تبرکات سپرد فرمائے تھے۔

آپ نے اوش میں ۵۶۹ھ میں اس دنیا کو زینت بخشی۔ اوش میں ۵۸۲ھ میں آپ نے خواجہ غریب نوازؒ سے بیعت ارادت کی۔ ابھی آپ کی عمر ۱۷ سال ہی کی تھی کہ خواجہ غریب نوازؒ نے بغداد میں ۵۸۶ھ میں آپ کو بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ آپ خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ اجمیر بھی آئے۔ آپ کا وصال بتاریخ ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ میں ہوا۔

آپ کا مزار پُرانوار مہرولی قریب دلی مرجع خاص وعام ہے۔ آپ کا عرس بڑے تزک واحتشام سے ہر سال ہوتا ہے۔

خواجہ فخر الدین صوفی حمید الدین سوالی ناگوریؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کو "سلطان التارکین" کا خطاب عطا فرمایا تھا۔

Marfat.com

شیخ معین الدینؒ

آپ بھی خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہِ کے خلیفہ ہیں[۱]

قاضی حمید الدین ناگوریؒ

آپ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ سے بھی آپ نے خرقۂ خلافت پایا اور صاحبِ اجازت ہوئے[۲] آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے۔ طوالع الشموس، شرح اسمائے حسنٰی، لوامع، لوائح، مطالع، شرح چہل حدیث، آپ کے علمی کارنامے ہیں[۳] آپ ۴۶۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۴۳ھ میں بعمر ایک سو اکاسی[۱۸۱] سال وفات پائی۔ آپ کے سات لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔

شیخ وجیہ الدین خراسانیؒ	آپ کا مزار ہرات میں ہے۔
شیخ برہان الدین عرف بدوؒ	آپ کا مزار اجمیر میں ہے۔
حضرت شیخ احمدؒ	مزار اجمیر میں ہے۔
شیخ شمس الدین فوقانیؒ	مزار احمد آباد میں ہے۔
اجے پال جوگی	آپ اپنے زمانے کے مشہور جوگی تھے آپ کا
(عبداللہ بیابانیؒ)	اسلامی نام عبداللہ تھا۔
شیخ محمد حسنؒ	ریاضت و عبادت میں وقت گذارتے تھے۔
شیخ سلیمان غازی کرشکیؒ	باکمال بزرگ تھے۔
حضرت شیخ حسن خیاطؒ	اچھے درویش تھے۔

---

۱ سیر الاقطاب، مسالک السالکین جلد دوم، اقتباس الانوار، انوار العارفین۔ ۲ مسالک السالکین جلد دوم صر ۲۹۱ ۳ اضافات حمید، گلزار ابرار صر ۴۰

Marfat.com

آپ کے دیگر خلفاء

آپ کے دیگر خلفاء حسب ذیل ہیں:[1]

مولانا حکیم ضیاء الدین حامد بلخیؒ، سید حسین مشہدیؒ، شیخ نظام الدین ناگوریؒ، شیخ مجدالدین سنجریؒ، مولینا احمد خادمؒ، حضرت شیخ جہتایامناؒ، حضرت شیخ علی سنجریؒ، شاہ عبداللہ کرمانیؒ، پیر کریم سیلونیؒ، شیخ صدر الدین کرمانیؒ

آپ کے بعض اور خلفاء

آپ کے بعض اور خلفاء حسب ذیل ہیں:[2]

حضرت شیخ یادگار محمد سبزواریؒ، حضرت برہان جی سدا سہاگؒ، حضرت نیاز اللہ بن شفیق احمد خراسانیؒ، حضرت قادر سعیدؒ، حضرت امام الدین بن نجم الدین دمشقی، حضرت سلطان شاہؒ، حضرت داؤد بن شیخ سلیم ساکن طائف، حضرت اصغر قندھاریؒ، حضرت احمد خاں درانیؒ، حضرت غلام ہادی ترکؒ، حضرت نعیم احمد عرف احمد کابلیؒ، حضرت اظہر خاں ترک دہلویؒ، حضرت سبحان علی خاں حمقیؒ، حضرت فقیر احمد جمرودیؒ، حضرت احمد خاں غلزیؒ، حضرت ہادی محمد عفت قربانیؒ، حضرت نظام خاں ترکؒ، حضرت سوغی بہادر شاہؒ حضرت مراد بیگ مغلؒ، حضرت شعبان خاں ترکؒ، حضرت محمد اصغر بہاریؒ، حضرت مردھار خاں ترکؒ، حضرت نعمت احمد صفاؒ، حضرت محمود احمدؒ، حضرت اکبر شاہؒ، حضرت غریب اصغرؒ، حضرت شہاب ولیؒ، حضرت سرور احمدؒ، حضرت عبداللہ اصغرؒ، حضرت ظہیر الدین بن شمس الدینؒ، حضرت صفیان احمدؒ، حضرت شہاب الدین قریشیؒ، حضرت عبد الغفارؒ

---

[1] بموجب گلزار ابرار، خزینۃ الاصفیاء و تذکرۃ الاولیائے ہند [2] بموجب تواریخ آئینۂ تصوف

Marfat.com

حضرت عزیز احمد شاہؒ، حضرت مو شیوخ عراقیؒ، حضرت کریم شعیب بن محمود شاہ ایرانیؒ، حضرت یعقوب خانؒ، حضرت حسن داؤد جیؒ، حضرت احمد کریم شاہؒ، حضرت شیخ محمد زاہد ترکؒ، حضرت خواجہ یادگار خرمؒ، حضرت خواجہ سبز یادگاریؒ، حضرت شیخ محمد ممتازؒ، حضرت ابوالفرح قریشیؒ، حضرت خواجہ احمد شاہؒ، حضرت شیخ احمد قمر بن فقیرؒ، حضرت شیخ وجیہہ الدینؒ، حضرت خواجہ محی الدینؒ، حضرت احمد شہاب کوفیؒ۔

دیگر خُلفاء

آپ کے اور خلفاء بھی ہیں جن کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں[1]:

حضرت حسن کلی المعروف بیر مکہ بدیونی، ہفت حمید الدین یعنی خوی حمید الدین کاسہ بردار حمید الدین، عصابردار حمید الدین، مشرقی حمید الدین، مغربی حمید الدین، حمید الدین خاصہ، حمید الدین دہلوی۔

ملک خطاب خواجہ حمید الدین بھوانی۔

---

[1] بموجب اکمل التواریخ ووقائع شاہ معین الدین چشتی۔

Marfat.com

تم ابرِ کرم، تم بحرِ سخا، تم لطفِ نبی، تم فضلِ خدا

تم سب کے معین اے گنجِ عطا سلطانُ الہند غریب نوازؒ

Marfat.com

حِصّہ دُوئم

باب (۱)

سیرتِ پاک

خواجہ غریب نوازؒ سادہ رہائش اور اعلیٰ افکار کا مصداق تھے۔ آپ نے صفاتِ بشری ترک کرکے اعلیٰ روحانی درجہ حاصل کیا۔ آپ کے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ آپ سے بہت خوش تھے۔ وہ آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:

"ہمارا معین خدا کا محبوب ہے۔ مجھے اس کی مریدی پر فخر ہے۔"

آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے تھے۔ آپ سنّتِ رسولؐ کے پابند تھے۔ آپ فنافی الرسول کے درجے پر پہنچ گئے تھے۔

آپ سارا وقت ریاضت، مجاہدہ اور عبادت میں گذارتے تھے۔ آپ زیادہ تر باوضو رہتے تھے۔ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے تھے۔ دن رات میں دو قرآن مجید ختم کرتے تھے

آپ کو سماع کا بہت شوق تھا۔

آپ اپنے مریدوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ اپنے پاس والوں کا آپ کو بہت پاس تھا۔ آپ اپنے مریدوں کی حمایت پر ہمیشہ آمادہ رہتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:

"معین الدین اس وقت تک جنّت میں قدم نہیں رکھے گا جب تک

Marfat.com

اپنے مریدوں اور مریدوں کے مریدوں کو جو قیامت تک سلسلے میں ہونگے

جنّت میں نہ لے جائے گا۔"

آپ حالتِ استغراق میں رہتے، آنکھیں بند رکھتے۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ آنکھیں کھولتے، اس وقت آپ کی یہ حالت ہوتی کہ جس شخص پر بھی آپ کی نظرِ کیمیا اثر پڑجاتی وہ چشم زدن میں ولیِ کامل ہوجاتا۔

آپ پر دو قسم کی کیفیتیں طاری ہوتیں۔ کبھی آپ حالتِ جلال میں ہوتے، اور کبھی آپ حالتِ جمال میں۔

آپ کا عشقِ خدا آپ کے چہرۂ مبارک کی غمگینی اور اُداسی سے ظاہر تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:

"خداوندا! جہاں کہیں دردِ محبت ہو اپنے معین الدین کو عطا فرما۔"

آپ کسی کا راز ظاہر نہیں کرتے تھے۔ آپ خداوند تعالٰے کے خوف سے کانپتے اور روتے رہتے تھے۔

آپ اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی انتہائی تعظیم کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ کے پیرومرشد کے وصال کے بعد ان کا روضۂ مبارک آپ کی آنکھوں میں پھر جاتا، آپ تعظیم کے لئے کھڑے ہوجاتے۔

مختصر یہ کہ خواجہ غریب نواز نے تمام مقاماتِ غوثی و قطب الاقطابی طے کر لئے تھے۔ آپ قطبِ وحدت کے درجے پر فائز ہو گئے تھے۔ آپ مرتبۂ محبوبیت پر پہنچ گئے تھے۔ احدیت میں فنا ہو کر آپ دوست کے ساتھ یک رنگ ہو گئے تھے۔

اخلاقِ حمیدہ

آپ اخلاقِ محمدی کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ تحمّل اور بُردباری سے کام لیتے تھے۔ خطا کو

Marfat.com

معاف کر دیتے تھے۔ آپ کی جود و سخا کا یہ عالم تھا کہ حضرت قطب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

"میں مدت تک آپ کی خدمت میں رہا مگر میں نے کبھی کسی سائل یا فقیر کو آپ کے در سے محروم جاتے نہیں دیکھا"۔[1]

غریبوں اور محتاجوں کی ہر طرح سے امداد فرماتے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے، بیواؤں کی خبر گیری کرتے۔ بے سہارے کو سہارا دیتے۔ مظلوموں کو ظالم کے پھندے سے نکالتے، زیردستوں کو زبردستوں کے چنگل سے رہائی دلاتے۔

بڑوں کا ادب کرتے، سلام میں سبقت آپ کا ہمیشہ کا معمول تھا۔ آپ حلیم اور منکسر المزاج تھے۔

معاشرتِ مقدس

آپ کا لباس سادہ تھا۔ ایک بخیہ کی ہوئی دوتائی آپ کا لباس تھا۔ کپڑا پھٹنے پر آپ پیوند لگا لیتے تھے۔ پیوند دار لباس آپ کا سرمایۂ افتخار تھا۔

آپ کی خوراک بہت کم تھی۔ آپ عبادت کے لئے حسبِ ضرورت کھاتے تھے، زیادہ تر خشک روٹی پانی میں تر کر کے تناول فرماتے تھے۔ کبھی شکار کرتے تو گوشت بھی کھاتے۔

آپ کا یہ معمول تھا کہ سفر میں ہمیشہ تیر کمان اور چقماق ساتھ رکھتے تھے۔

سفر میں آپ ایک درویش سے زیادہ ساتھ نہیں رکھتے تھے۔ آپ اکثر غیر آباد مقام میں قیام فرماتے تھے، چاہے وہ قبرستان ہی کیوں نہ ہو۔ شہرت آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ جب کسی مقام پر آپ کی شہرت ہو جاتی تو آپ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔

---

[1] سالک السالکین جلد دوم ص ۲۱۳، احسن السیر ص ۱۳۹، ۱۴۰

Marfat.com

باب (۲)

آپ کا علمی ذوق

خواجہ غریب نوازؒ نہ صرف ایک بہت بڑے خدارسیدہ بزرگ، باکمال درویش، مبلغ اور مصلح تھے۔ بلکہ آپ ساتھ ہی ساتھ ایک بڑے مفکر اور صاحب طرز مصنف اور خوش گو شاعر بھی تھے۔ آپ کی تصانیف علم تصوف میں ایک بیش بہا اضافہ ہیں۔ آپ کی بہت سی تصانیف کا اب تک پتہ نہیں چل سکا۔ حسب ذیل تصانیف آپ کے علمی ذوق کی آئینہ دار ہیں۔

انیس الارواح

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب فارسی میں ہے۔ اس کتاب میں آپ نے اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ارشادات جمع کیے ہیں۔ جو کچھ آپ اپنے پیر و مرشد کی زبان فیض ترجمان سے مجلس میں سنتے اس کو لکھ لیتے۔ اس کتاب میں اٹھائیس مجالس کا حال ہے۔ یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔

کشف الاسرار

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب بھی فارسی میں ہے۔ اس کو معراج الانوار بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

کتاب تصوف پر ہے۔ اس کتاب میں چہار دہم، حبس دم، اور ذکرِ خفی پر بحث کی گئی ہے۔
یہ کتاب قلمی ہے۔

چہار دہم کہاں سے آتے ہیں؟ ذکرِ خفی کی تعلیم، خداوند تعالےٰ نے اپنے نور سے نورِ محمدیؐ پیدا کیا۔

اوّل منزل ناسوت ہے۔ دوسری منزل ملکوتی ہے۔
تیسری منزل جبروت ہے۔ چوتھی منزل لاہوت ہے۔

مقامِ محمودہ، انوارِ جلال، نورِ جمال، نورِ محمدؐ و نورِ احمد ایک ہیں۔ محمود، محمدؐ، احمد، واحد ایک ہیں۔

خداوند تعالےٰ نے اربعہ عناصر سے چار وجود پیدا کئے اور چار نفس پیدا کئے۔

گنجُ اسرار

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب بھی فارسی میں ہے۔ یہ کتاب آپ نے اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونیؒ کے حکم سے سلطان شمس الدین التمش کی تعلیم و تلقین کے لئے لکھی۔ یہ کتاب دلّی کے قیام کے دوران میں لکھی گئی۔ اس کے لکھنے کا زمانہ ۶۱۱ھ اور ۶۱۵ھ کے درمیان کا ہے۔ یہ کتاب معرفت کی اعلیٰ تعلیم سے بھری ہے۔ اس کتاب میں قرآن، حدیث اور بزرگانِ دین کے احوال، اقوال و اشعار کے بموجب تصوف کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ کتاب حقیقت میں تصوف کی تعلیم کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اس کتاب کو "گنج اسرار" بھی کہتے ہیں۔ یہ کتاب قلمی ہے۔

یہ کتاب پچیس ۲۵ معرفتوں پر مشتمل ہے:

۱۔ معرفت اوّل۔ شریعت کا جاننا اور دریافت کرنا۔
۲۔ " دوئم۔ طہارت و نظافت وظاہر و باطن۔

Marfat.com

۳۔ معرفت سویم: علم شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت۔
۴۔ ″ چہارم: جذبۂ اصلاح باطن کی پہچان اور راہِ حقیقت میں استقامت
۵۔ ″ پنجم: حق سبحانہٗ تعالےٰ بارسالت پناہ۔
۶۔ ″ ششم: بیانِ قرآن۔
۷۔ ″ ہفتم: تربیات حضرت رسالت وفہم پیوستن اطاعت۔
۸۔ ″ ہشتم: اقسام کفر وتوبہ۔
۹۔ ″ نہم: عرفان مذہب حقیقی۔
۱۰۔ ″ دہم: دریافتن جمعہ۔
۱۱۔ ″ یازدہم: علم توحید
۱۲۔ ″ دوازدہم: دانستن معرفت۔
۱۳۔ ″ سیزدہم: تلقین مرشدِ کامل۔
۱۴۔ ″ چہاردہم: ذکر فی القلب۔
۱۵۔ ″ پانزدہم: مرشد کی ضرورت۔
۱۶۔ ″ شانزدہم: قلبی اعمال
۱۷۔ ″ ہفت دہم: عبادت جلی اور خفی۔
۱۸۔ ″ ہیژدہم: فیض صاحب دل۔
۱۹۔ ″ نوزدہم: حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دلّی میں تشریف آوری۔
۲۰۔ ″ بستم: مقام عالم تحیر ومحویت۔
۲۱۔ ″ بست ویکم: پیوستن مستیٔ سماع۔
۲۲۔ ″ بست دوم: دربار رسالت۔
۲۳۔ ″ ″ وسویم: خواجگان چشت کے پندرہ مقامات۔

Marfat.com

۲۴۔ معرفت بست و چہارم : چودہ علم
۲۵۔ " بست و پنجم : فنا اور بقا

رسالۂ تصوّف منظوم

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ تصنیف بھی فارسی میں ہے۔ قلمی کتاب دستیاب ہوئی ہے۔ یہ کتاب آپ کے بلند افکار اور طرزِ شاعری کی آئینہ دار ہے۔

رسالۂ آفاق و انفس

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب فارسی میں ہے۔ قلمی نسخہ ملتا ہے اس میں تصوّف کے بعض نکات پر بحث کی گئی ہے۔

حدیث المعارف

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب نادر الوجود ہے۔

رسالۂ موجودیہ

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب بھی نادر الوجود ہے۔

دیوانِ معین

ہمارے خواجہ غریب نوازؒ ایک خوش گو شاعر بھی تھے۔ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی میں شاعری کو اپنے جذباتِ قلبی، وارداتِ محبت اور مشاہداتِ حقیقت کا ذریعہ بنایا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دیوان آپ کا نہیں ہے بلکہ معین الدین کاشفی

Marfat.com

کا ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے۔ اس دیوان سے صاحبِ دیوان کے اعلیٰ مقامات کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بات ان اہل اللہ کو حاصل ہوتی ہے جو روحانیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ پس یہ دیوان حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے علاوہ اور کسی کا نہیں ہوسکتا۔ دیوان فارسی میں ہے اور شائع ہوچکا ہے۔ ذیل میں نمونہ کلام پیش کیا جاتا ہے:۔

اوصافِ علی بگفتگو ممکن نیست　　گنجائش بحر در سبو ممکن نیست
من ذات رابو اجبی کیدانم　　الا دانم کہ مثل او ممکن نیست

شاہ است حسینؓ بادشاہ است حسینؓ　　دیں است حسین دیں پناہ است حسینؓ
سر داد نہ داد دست در دستِ یزید　　حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؓ

کار کہ حسینؓ اختیار سے کردی　　در گلشن مصطفےٰ بہار سے کردی
از ہیچ پیمبراں نیاید ایں کار　　واللہ اے حسینؓ کارے کردی

عاشق ہمہ دم فکر رخ دوست کند　　معشوق کرشمہ کہ نیکو ست کند
ماجرم و خطا کنیم و او لطف و عطا　　ہر کس چیزے کہ لائق اوست کند

اے باج نبی بر سر تو تاج نبیؐ　　اے دادِ شہنشاہ زتیغ تو باجِ نبیؐ
اے تو کہ معراجِ تو بالا تر شد　　یک قامت احمدی زمعراجِ نبیؐ

زپیش برافگن نقاب دعویٰ را
ببیں بدیدہ صورت جمالِ معنی را

Marfat.com

حسنش چوں آید جلوہ گر طاعت ندارد چشم تر
از دیدۂ دل کن نظر تا بنگری دیدار او

چو من ز بادۂ عشق تو مست بیخبرم — ہمہ جمال تو بینم بہر چہ در نگرم

ہستی طلبا است ز نورِ وجود او — کونین شعبی است ز دریائے جود او

باب (۳)

آپ کی تعلیمات

خواجہ غریب نوازؒ کی مجالس تعلیم و تلقین کے لیے مشہور ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ کی صحبت خود ایک درس گاہ تھی۔ ان مجالس میں آپ تعلیم و تلقین کے علاوہ رشد و ہدایت بھی فرماتے تھے۔ آپ کی مجالس میں تصرفاتِ باطنی اور فیوضِ روحانی کی پیہم بارش ہوتی تھی۔ آپ اپنی زبانِ فیض ترجمان سے جو کچھ فرماتے اس کو آپ کے خلیفۂ اکبر سجادہ نشین اور جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ لکھ لیتے اور نہایت احتیاط سے اس کو ترتیب دیتے۔ اس طرح سے حضرت خواجہ قطب صاحبؒ نے ایک کتاب ترتیب دی۔ آپ نے

Marfat.com

اس کا نام " دلیل العارفین " رکھا۔ اس کتاب میں خواجہ غریب نوازؒ کی مجالس کا حال ہے ذیل میں چند مجالس کا حال پیش کیا جاتا ہے ۔ اس سے اندازہ ہو سکے گا کہ آپ کے ارشادات آج کل بھی برکات سے خالی نہیں۔ وہ ہمارے لیے فیض اور رہنمائی کا باعث ہیں۔

پیرؒ کی خدمت[1]

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کو مجلس میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

" جب میں شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہٗ سے پیوستہ ہوا اور بیعت کا شرف پایا، آٹھ سال کی مدت تک حضرت کی خدمت گزاری میں ایک لمحہ نفس کو آسودگی نہ دی، نہ دن کو دن جانا، نہ رات کو رات۔ جہاں حضرت مسافرت کو جاتے دعا گو حضرت کا جامۂ خواب اور توشۂ سفر سر پر لئے ہمرکاب رہتا تھا۔ پیرو مرشد نے اس درویش کی خدمت دیکھ کر وہ نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی حد نہیں "

بعدہٗ ارشاد فرمایا :

" جس نے پایا خدمت سے پایا، مرید کو چاہیئے کہ پیر کے فرمان سے ذرہ بھر تجاوز نہ کرے اور جو کچھ پیر نماز اور وظائف وغیرہ کے متعلق فرمائے اس کو گوش ہوش سے سُنے، اور اس پر عمل کرے تاکہ اس مقام پر پہنچے جہاں پیرو مرشد مرید کا مشاطہ ہے۔ کیونکہ جس امر کی مرید کو تلقین کرے گا وہ حصولِ کمال کے لئے ہوگی "

---

[1] دلیل العارفین از خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ص ۲

Marfat.com

پھر ارشاد فرمایا:

" برادرم شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کا بھی یہی معاملہ ہے، کہ وہ بھی اپنے پیر و مرشد کا سامان سر پر رکھے ہوئے سفرِ حج میں جاتے تھے اور واپس آتے تھے۔ آخر انھوں نے وہ نعمت پائی جس کی حد و انتہا نہیں۔ اور اس نعمت کو جو شیخ موصوف نے پائی، لوگ نہیں سمجھ سکتے۔"

پاکیزگی اور طہارت

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

" جو لوگ عارف ہیں اور دوست کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں، ان کے متعلق مرقوم ہے کہ جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے؛ فرشتے کو ارشادِ باری تعالےٰ ہوتا ہے کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو اُس کے پاس رہو، فرشتہ عرض کرتا ہے کہ خداوندا اس بندے کو بخش دے کہ نیک ہے اور طہارت کے ساتھ سویا ہے۔"

پھر فرمایا:

" شرعِ عارفاں[1] میں آیا ہے کہ جو بندہ باطہارت سوتا ہے، فرشتے اس کی روح زیرِ عرش لے جاتے ہیں۔ باری تعالےٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اس کو خلعتِ نور پہنایا جائے۔ جب وہ سجدہ کرتا ہے، ارشاد ہوتا ہے کہ یہ نیک بندہ ہے جو رات کو باطہارت سویا تھا۔ جو بے طہارت سوتا ہے اُس کی رُوح کو آسمانِ اوّل سے گرا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ اس قابل نہیں ہے کہ آسمانِ اوّل پر لے جایا جائے، اور خدائے تعالےٰ کو سجدہ کرے۔"

---

[1] دلیل العارفین مرتبہ

Marfat.com

نماز[1]

خواجہ غریب نواز رحؒ نے حاضرینِ مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

" نماز میں لوگ منزل گاہِ عزّت کے قریب ہوتے ہیں، کیوں کہ نماز مومن کی معراج ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

(نماز مومن کی معراج ہے)

بعدہٗ آپ نے فرمایا:

" نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ

(نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کہتا ہے)

اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ:۔

" نماز بندوں کے لئے خدا کی امانت ہے۔ پس بندوں کو چاہئے کہ اس کا حق اس طرح ادا کریں کہ اس میں کوئی خیانت واقع نہ ہو"

اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ:

" بخارا میں میں نے دستار بندوں سے حکایت سُنی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے سرورِ عالمؐ کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھ رہے ہیں اور رکوع اور سجدہ کا پورا حق ادا نہیں کرتا۔

---

[1] دلیل العارفین صر۹

Marfat.com

جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا: "کہ تو کتنے روز سے اس طرح نماز پڑھتا ہے؟"

اس نے عرض کیا:

"چالیس سال سے۔"

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

"اس چالیس سال کے عرصے میں تمہاری کوئی نماز نہیں ہوئی۔ اس درمیان میں اگر تم مرجاتے تو میری سنت پر نہ ہوتے۔"

نماز کا حساب[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"میں نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ سے سُنا ہے کہ قیامت کے دن کل انبیاء، اولیاء اور مسلمان سے نماز کا حساب ہوگا۔ پس جو نماز سے عہدہ برآ ہوگا خوشی پائے گا۔ جو اس کے جواب سے قاصر رہے گا عذاب دوزخ میں ہوگا۔"

دین کا رُکن[2]

آپ نے فرمایا کہ:

"نماز دین کا رکن ہے، اور رکن ستون ہوتا ہے۔ پس جب ستون قائم ہوگیا تو مکان بھی قائم ہوگا۔ جب ستون نکل جائے گا تو چھت

---

[1] دلیل العارفین ص ۸ [2] ایضاً ص ۹

Marfat.com

گر پڑے گی چونکہ اسلام اور دین کے لئے نماز بمنزلہ ستون ہے پس نماز میں فرض، سنّت، رکوع اور سجود میں خلل پڑے گا تو حقیقت اسلام و دین اور اُس کے جزئیات خراب ہو جائیں گے۔"

چار راستے [1]

خواجہ غریب نواز رح نے فرمایا کہ اوّل راہ شریعت ہے۔ دوم راہِ طریقت ہے۔ سوم راہِ معرفت ہے؛ چہارم راہِ حقیقت ہے۔ طالب جب ثابت قدم رہتا ہے تو ترقی کرتا ہوا مرتبہ حقیقت پر پہنچتا ہے۔ اس مقام پر پہنچنے کے بعد جو کچھ مانگا جاتا ہے، وہ حاصل ہوتا ہے۔ اس موقع پر زبان گوہر بار سے آپ نے فرمایا کہ:-

" ایک مرتبہ میں نے ایک بزرگ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ عارف وہ ہے جو دونوں جہان ترک کرے، مجرّد ہو جائے اور مقامِ فردانیت پر پہنچے کیونکہ جو اس مقام پر ہوتا ہے وہ دو جہاں سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔"

جھوٹی قسم [2]

خواجہ غریب نواز رح نے فرمایا کہ:

" جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے، اپنے گھر کو ویران کرتا ہے۔ اس کے گھر سے خیر و برکت اُٹھ جاتی ہے۔"

پھر فرمایا کہ:

" بغداد کی جامع مسجد میں میں نے مولانا عماد الدین بخاری سے یہ بات

---

[1] دلیل العارفین ص۵ // ص ۱۱ ۲۰

Marfat.com

سُنی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدائے عزّ وجل نے دوزخ کی صفت میں بیان فرمایا کہ :

" اسے موسیٰؑ ! میں نے دوزخ میں ہاویہ وادی پیدا کی اور وہ ساتواں دوزخ ہے ، اس میں سخت عذاب ہے اور وہ بہت ہی پُرہول وتاریک ہے۔ نیز اس میں سانپ و بچھوا اور گندک کے پہاڑ ہیں جنھیں روزانہ جلایا جاتا ہے۔ بس اے موسیٰؑ ! اگر اس کبریت کا ایک قطرہ دنیا میں آجائے تو تمام دنیا کا پانی خشک ہو جائے اور ان کی تیزی سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور زمین کے ساتوں طبق ا۔ ، گرمی سے پھٹ جائیں ، اے موسیٰؑ ! اتنا سخت عذاب ہم نے ۲ دو گروہوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ ایک وہ گروہ جو تارکِ نماز ہے ، دوسرے وہ لوگ جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتے ہیں ۔"

بعدہٗ آپ نے حسبِ ذیل حکایت بیان فرمائی :

" خواجہ محمد اسلم طوسیؒ ایک بزرگ تھے۔ کسی وقت انھوں نے حالتِ سُکر میں سچی قسم کھائی ، مگر جب وہ عالمِ صحو میں آئے ، دریافت فرمایا :

" کیا میں نے آج قسم کھائی ہے ؟ "

لوگوں نے کہا ، " جی ۔"

فرمانے لگے :

" آج میرا نفس سچی قسم کھانے کی وجہ سے خیرہ ہو گیا ، کل اور قسم کھائے گا اور یہ عادت ہو جائے گی ۔"

بعد ازاں انھوں نے سچی قسم کے کفارہ میں چالیس ؒ س تک کسی سے بات نہیں

اس دعاگو نے التماس کیا کہ اگر کچھ کام ہوا کرے تو آپ ارشاد کر دیا کریں ۔

Marfat.com

محبت میں صادق[1]

خواجہ صاحبؒ کی مجلس میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، خواجہ اجل شیرازیؒ اور شیخ سیف الدین باخزری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ گفتگو اس بارے میں ہو رہی تھی، کہ محبت میں صادق کون ہے:

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"محبت میں صادق وہ ہے جس پر دوست بلا نازل کرے، اور وہ اس کو برغبت قبول کرے۔"

پھر شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا:

"محبت میں صادق وہ ہے جس پر شوق واشتیاق اس قدر غالب ہو کہ سو ہزار تلواریں بھی اس کے سر پر پڑیں تب بھی اس کو خبر نہ ہو۔"

پھر خواجہ اجل شیرازیؒ نے فرمایا کہ:

"مولا کی دوستی میں صادق وہ ہے جس کو ذرہ ذرہ کر کے آگ میں جلائیں تب بھی وہ دم نہ مارے۔"

بعدازاں سیف الدین باخزریؒ نے فرمایا کہ:

"صادق وہ ہے کہ جس پر ہمیشہ ضربیں لگائی جائیں مگر وہ مشاہدۂ دوست کو فراموش نہ کرے، اور ضربوں سے متاثر نہ ہو۔"

یہ سن کر خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"یہ سخن شہاب الدین سہروردی سے ملتا ہوا ہے، میں نے "آثار اولیاء" میں پڑھا ہے کہ ایک دن رابعہ بصریؒ، خواجہ حسن بصریؒ مالک بن دینارؒ

---

[1] دلیل العارفین ص ۱۳

Marfat.com

اور خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بصرہ میں ایک جگہ بیٹھے تھے، اور صدق محبت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی، خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ:

" مولا کی محبت میں صادق وہ ہے جو منجانب دوست، درد اور مصیبت آنے پر صبر کرے "

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

" اے خواجہ اس سے بوئے خودی آتی ہے "

مالک بن دینارؒ نے کہا:

" مولا کی دوستی میں وہ صادق ہے جو ہر بلا و جفا منجانب دوست وارد ہونے پر رضا طلبی میں رہے اور اس پر راضی رہے "

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

" اس سے زیادہ ہونا چاہئے "

خواجہ شفیق بلخیؒ نے فرمایا کہ:

" صادق وہ ہے جو ذرہ ذرہ ہو جائے پھر بھی دم نہ مارے "

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

" الم و حزن وارد ہونے پر بھی جو مشاہدہ دوست کو فراموش نہ کرے وہ صادق ہے "

قہقہہ کی مذمت[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

" قہقہہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ گورستان میں ہنسنے کی ممانعت

---

[1] دلیل العارفین ص۲۸

Marfat.com

آئی ہے، کیونکہ وہ عبرت کی جگہ ہے نہ کہ لہو بازی کی۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ جب کوئی گورستان میں گذرتا ہے، اس سے مُردے کہتے ہیں کہ "اے غافل! اگر تجھے یہ معلوم ہوتا کہ مجھے کیا درپیش ہے تو تیرے جسم کا گوشت پوست گر جاتا۔"

گریہ وزاری[1]

غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"خواجہ فتح موصلیؒ جو اہلِ طریقت میں سے تھے، آٹھ سال تک روتے رہے، یہاں تک کہ اُن کے رخساروں کا گوشت پوست گر گیا تھا۔ ان کے وصال کے بعد انھیں خواب میں دیکھا گیا، پوچھا:

"آپ کے ساتھ خدا نے کیا معاملہ کیا؟" کہنے لگے "مجھے زیرِ عرش جگہ دی گئی، میں نے لرزاں و ترساں سجدۂ شکر ادا کیا۔"

اب ہوا کہ:

"فتح! اتنا کیوں روتے تھے، کیا ہمیں غفار نہیں جانتے تھے؟"

نے سجدہ میں سر رکھ کر عرض کیا کہ:

"خداوندا! تجھے غفار جانتا ہوں، مگر ضغطۂ قبر، ہیبتِ قیامت اور درشتیِ ملک الموت کی وجہ سے روتا تھا۔"

بعدازاں ارشاد ہوا کہ:

"ہم نے تیرے ڈرنے کی وجہ سے تجھے امین کیا اور بخش دیا۔"

---

[1] دلیل العارفین ص ۱۶

Marfat.com

قبرستان کے آداب[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"قبرستان میں برائے ہوائے نفس کھانا پینا بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ وہ جگہ عبرت کی ہے نہ کہ ہوائے نفسانی کی۔"

اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

"امام یحییٰ ابوالخیر زندوسیؒ کے روضہ میں میں نے سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو شخص قبرستان میں طعام و شراب کھاتا پیتا ہے وہ ملعون و منافق ہے۔"

بعد ازاں یہ حکایت بیان فرمائی:

"ایک دن خواجہ حسن بصریؒ کا قبرستان میں گذر ہوا۔ آپ نے مسلمانوں کے ایک گروہ کو وہاں کھانے اور شراب نوشی میں مصروف دیکھا۔ خواجہ موصوف ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم منافق ہو یا مسلمان۔ یہ بات ان کو شاق گذری اور آپ کو ایذا پہنچانا چاہی آپ نے ان سے فرمایا، میں نے اس وجہ سے کہا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جو شخص قبرستان میں کباب و شراب کھاتا پیتا ہے، وہ منافق ہے، کیونکہ یہ مقام ہیبت و عبرت کا ہے۔"

تم دیکھتے ہو کہ تم سے بہتر لوگ اس خاک کے نیچے سو رہے ہیں اور مور و مار کے زنداں میں محبوس ہیں، ان کا گوشت پوست گل کر ان کا اجمال

---

[1] دلیل العارفین ص ۱۶

Marfat.com

خاک میں مل گیا ہے۔ تمہیں بھی انھیں کی طرح تمہارے عزیز سپردِ خاک کردیں گے۔ تمہارا کیسا دل ہے کہ تم اس جگہ کھانا پینا کرتے ہو، اور لہو ولعب میں مشغول ہوتے ہو۔ یہ سُن کر نوجوانوں نے توبہ کی کہ پھر ایسا نہ کریں گے۔"

لہو ولعب[1]

خواجہ غریب نواز رح نے فرمایا کہ:

" میں نے 'ریاض' میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ سرورِ عالم کا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جو قہقہے اور لہو ولعب میں مصروف تھے۔ سرورِ عالم کھڑے ہو گئے اور سلام کیا اور فرمایا:

" اے عزیز کیا تم مرنے سے امین ہو گئے ہو؟"

سب نے کہا: 'یا رسول اللہ! نہیں۔'

پھر آپ نے فرمایا کہ 'تم نے اپنے اعمال سے خلاصی پائی؟'

کہا: " نہیں"

" کیا تم پُل صراط سے گذر چکے ہو؟"

انھوں نے کہا " نہیں"

ارشاد فرمایا: " پھر کیوں غافلوں کی طرح لہو ولعب میں مصروف ہو؟"

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت نے ان پر اثر کیا۔ اس کے بعد ان لوگوں کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔"

---

[1] دلیل العارفین ص ۱۶

Marfat.com

رشد و ہدایت کی ضرورت[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ :

"ایک وقت میں نے دریا کے کنارے ایک صومعہ دیکھا جس میں ایک بزرگ رہا کرتے تھے۔ میں نے اس صومعہ میں داخل ہو کر سلام کیا۔ ان بزرگ نے اشارہ سے سلام کا جواب دیا اور بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر میری طرف منہ کر کے کہنے لگے :

'اے درویش ! پچاس برس ہوئے مخلوق سے کنارہ کر کے اس جگہ عزلت گزیں ہوا ہوں، جس طرح تم مسافرت میں ہو اسی طرح میں بھی سیاحت کرتا ایک شہر میں پہنچا، میں نے دیکھا کہ ایک دنیادار لوگوں کو بہت ستا رہا تھا۔ میں نے اس سے کچھ نہ کہا اور اس کو اس فعل سے باز نہ رکھا بلکہ چشم پوشی کی۔ غیب سے آواز آئی "اے درویش! اگر تو خدا کے لئے اس دنیادار سے یہ کہہ دیتا کہ ظلم اور زیادتی سے باز آ تو تیرا کیا بگڑ جاتا۔ لیکن تو اس بات سے ڈرا کہ دنیادار تیرے ساتھ سلوک ہونا بند کر دیں گے"۔

جب سے یہ غیبی آواز سُنی، غایت شرمندگی سے اس صومعہ میں معتکف ہوں اور یہاں سے پاؤں باہر نہیں نکالا اور اس اندیشہ میں مبتلا ہوں کہ کل قیامت کے دن اگر اس معاملہ کی پرسش کی گئی تو کیا جواب دونگا۔ پس اے درویش ! اس دن سے میں نے قسم کھائی ہے کہ کہیں نہ جاؤنگا تاکہ نہ کچھ دیکھوں اور اس کے متعلق قیامت میں گواہ بننا پڑے۔

اس کے بعد مغرب کا وقت ہو گیا اور ایک کاسۂ آش اور دو جَو کی روٹیاں

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۱۹

Marfat.com

اور ایک کوزہ پانی کا ہوا سے پیدا ہوا اور ان بزرگ اور دعاگو نے ایک جگہ افطار کیا۔ جب چلنے لگا تو انھوں نے دو سیب مصلّے کے نیچے سے نکال کر عنایت کیے۔"

قلب کی اِصلاح[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

" اگر خدانخواستہ خدائے تعالےٰ کا ذکر سُن کر یا کلامِ مجید پڑھ کر دل نرم نہ ہو اور اعتقاد و ایمان زیادہ نہ ہو سکے بلکہ وہ لہو و لعب میں مشغول رہے تو اہلِ سلوک کے یہاں یہ بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے جو اس کے مطابق ہیں وہ مومن ہیں اور جو اس سے ہٹے ہوئے ہیں وہ منافق ہیں۔"

آپ نے حسبِ ذیل حکایت بیان فرمائی:

" ایک دن سرورِ عالمؐ کا گذر ایک قوم پر ہوا۔ آپؐ نے دیکھا کہ وہ لوگ خدا کا ذکر کر رہے ہیں۔ مگر لہو و لعب میں مبتلا ہیں اور ذکرِ خدا سے ان کا دل نرم نہیں ہوتا۔ پس سرورِ عالمؐ وہاں سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: " یہ منافقوں کا طائفہ سوئم ہے کہ کلامِ ربانی سن کر ان کا دل نرم نہیں ہوتا۔"

پانچ چیزیں[2]

خواجہ غریب نوازؒ کی اس مجلس میں شیخ جلالؒ اور حضرت محمد واحد چشتیؒ وغیرہ موجود تھے۔ آپ نے برسرِ مجلس فرمایا کہ:

---

[1] دلیل العارفین ص ۱۹ [2] ایضاً

Marfat.com

پانچ چیزوں کا دیکھنا اہل اسلام کے نزدیک عبادت ہے :
اولاً صبح کے وقت اپنے ماں باپ کی زیارت کرنا، اور اُن کو ادب کے ساتھ سلام کرنا۔
اپنی اولاد کو محبت و برکت کی نظر سے دیکھنا بہتر عبادت ہے۔"
سرور عالم نے ارشاد فرمایا کہ :
" جو اولاد اپنے ماں باپ کی زیارت خدا کی خوشنودی و قرب کے لئے کرتی ہے اس کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے، اور جو اولاد اپنے والدین کے پاؤں چومے، حق تعالےٰ اس کے نامۂ اعمال میں ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور اُسے بخش دیتا ہے۔"
پھر خواجہ غریب نواز نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی :
" ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب میں ایک جوان کو جو گنہگار مرگیا تھا، درمیان حاجیوں کے بہشت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ یہ دیکھ کر متعجب ہوا اور پوچھا : یہ مرتبہ تو نے کہاں سے پایا، تو نے دنیا میں کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔ اس نے کہا یہ سچ ہے، مگر میری ایک ضعیفہ ماں تھی، جب میں مکان سے باہر جاتا، اپنا سر اُن کے قدموں پر رکھ دیتا تھا اور بوسہ دیتا تھا۔ بعد ازاں باہر جاتا تھا۔ میری ماں یہ دعا کرتی تھی کہ خدائے تعالےٰ تجھ کو بخش دے اور حج کا ثواب عنایت فرمائے۔ حق تعالےٰ نے میری ماں کی دعا قبول فرمائی، مجھ کو بخش دیا اور حاجیوں میں شامل فرمادیا۔"
پھر ارشاد فرمایا کہ کسی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے دریافت کیا کہ یہ دولت آپ کو کیسے ملی، فرمایا :-

Marfat.com

"جب میں سات سال کا بچہ تھا۔ مسجد میں استاد سے قرآن پڑھا کرتا تھا۔ جب میں اس آیت پر پہنچا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا تو اپنے اُستاد سے اس آیت شریفہ کے معنی دریافت کئے۔ استاد نے فرمایا کہ اللہ جلّ شانہٗ کا حکم ہے کہ اولاد کو اپنے ماں باپ کی خوب خدمت کرنی چاہیئے، جس طرح میں تمہارا پروردگار ہوں، اسی طرح انھوں نے تجھ کو پالا ہے"۔

جب استاد سے یہ سُنا تو میں بے تابانہ ماں کے پاس آیا اور اپنا سر ماں کے نعلان پر رکھ دیا اور عرض کیا کہ:

"اے ماں! میں نے آج اپنے استاد سے ایک آیت شریفہ کے معنی سمجھے تو فوراً حاضر ہوا اور سرِ نیاز آپ کے قدموں پر جھکا کر فرمانِ خدا کی تعمیل کی۔ اب بحکم خدا آپ کا سچا غلام ہوں مجھے قبول فرمایئے"۔

یہ سُن کر والدین پر وجد طاری ہوگیا اور ان دونوں نے دوگانہ نمازِ شکرانہ ادا کی اور میرا ہاتھ پکڑ کے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ:۔

ہم نے تجھے خدا کے سپرد کیا"

لہذا جو کچھ تم دیکھتے ہو، میرے ماں باپ کی دُعا کا صدقہ ہے۔ دوسری بات (حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ نے) یہ فرمائی کہ:

"سرما میں آدھی رات کے وقت میری ماں نے پانی مانگا میں نے کوزہ پانی بھرا اور ہاتھ پر رکھ کر لے گیا۔ مگر والدہ سوگئی تھیں۔ جب آخر شب میں بیدار ہوئیں، مجھے کوزہ لئے کھڑا دیکھا۔ انھوں نے ہاتھ بڑھا کر پانی کا پیالہ مجھ سے لینا چاہا، مگر چونکہ سردی کا موسم تھا۔ اور بوجہ زیادہ سردی کے کوزہ میرے ہاتھ سے چپک گیا تھا، اس لئے جب انھوں نے اپنا پیالہ اُٹھایا تو میرے ہاتھ کی کھال اُڑ گئی۔ والدہ نے بڑی بے چینی

Marfat.com

کے ساتھ اپنی بغل میں لے لیا۔ میرا مُنہ چوما اور کہا:

"اے جانِ مادر تو نے بڑی تکلیف اُٹھائی۔"

پھر میرے واسطے دعا کرنے لگیں کہ:

"اے خدا تو اس کو بخش دے، اور اس پر اپنا فضل فرما اور اپنی قُربت عطا کر۔"

"ان کی اس دعا کو جو انھوں نے بڑی بے چینی کے عالم میں کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول کیا، اور مجھ کو بیکراں نعمتیں عطا فرمائیں۔"

پھر فرمایا:-

"دوئم کلام مجید کا دیکھنا عبادت ہے، کیونکہ "شرح اولیا" میں لکھا دیکھا ہے جو کوئی کلام مجید کو دیکھے یا پڑھے، اس کو خدائے تعالیٰ دُو ثواب عطا فرماتا ہے۔ ایک زیارتِ کلام پاک کا، دوسرا پڑھنے کا۔ اور ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور دس بُرائیوں سے پاک کیا جاتا ہے۔"

دعا گو[1] نے عرض کیا کہ سفر اور لڑائی میں کلام مجید پاس رکھنا چاہیے یا نہیں۔

خواجہ غریب نوازؒ نے جواب دیا:

"پہلے اسلام اس قدر ترقی پذیر نہیں تھا، اس لئے سرورِ عالمؐ نے قرآن مجید ساتھ رکھنے کی اجازت نہیں دی تھی کہ مبادا کفار کے قبضہ میں پہنچ جائے اور وہ بے حرمتی کریں۔ مگر اب یہ زمانہ اسلام کی قوت کا ہے اس لئے اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کلام اللہ شریف پاس رکھنا چاہیے۔"

---

[1] یعنی قطب صاحبؒ

Marfat.com

فرمایاکہ:

" سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ، کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا گیا، پوچھا:

" اللہ تعالٰے نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟"

کہنے لگے:۔

" ایک رات میں دوست کے یہاں مہمان تھا۔ طاق میں کلام شریف رکھا تھا۔ دل میں خیال آیا کہ یہاں قرآن مجید رکھا ہے، یہاں سونا بے ادبی ہے، اس لیئے یہ قصد کیا کہ قرآن مجید اس مکان سے باہر بھیج دوں، مگر فوراً دل میں یہ خیال گذرا کہ قرآن پاک کو اپنے آرام کے لیئے علیحدہ کرنا بھی تو بے ادبی ہے۔ پس میں نے اپنے سونے کے واسطے دوسری جگہ تجویز کی۔ یہ بات اللہ تعالٰے کو پسند آئی اور قرآن مجید کا ادب کرنے کے باعث مجھے بخش دیا۔"

بعد ازاں خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:۔

" جامع الحکایات " میں لکھا دیکھا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک جوان فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ تمام مسلمان اس سے بیزار ہو گئے تھے۔ ہر چند اس کو سمجھایا جاتا تھا مگر وہ کسی کی نصیحت نہیں مانتا تھا۔ الغرض جب وہ مرگیا تو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر پر تاج ہے، کمر میں زرنگار پیٹی لگی ہے اور لباسِ فاخرہ پہنے ہوئے ہے۔ فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کو بہشت میں پہنچا دو۔ بزرگ نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے اپنی زندگی فسق و فجور میں گذار تھی۔ پھر تجھے یہ دولت کیسے نصیب ہوئی۔ کہنے لگا مجھ سے دنیا میں صرف ایک نیک کام ہوا ہے کہ جب میں قرآن مجید کو دیکھتا تھا کھڑا ہو جاتا تھا، تعظیم

Marfat.com

کرتا تھا اور اس کو عزت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ صرف کلام پاک کی عظمت کرنے کے باعث خدائے تعالےٰ نے میرے گناہ بخش دیئے اور یہ درجہ عطا فرمایا "۔

پھر فرمایا کہ :۔

" تیسرے یہ کہ کوئی شخص عالم بزرگ کا چہرہ عزت کے ساتھ دیکھے۔ خدائے تعالےٰ ایسے وقت ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے لئے قیامت تک بخشش کی دعا مانگتا رہتا ہے "۔

بعدازاں فرمایا کہ :

" جس کسی دل میں محبت اور دوستی علمائے کبار کی ہوتی ہے خدائے تعالےٰ اس کو ہزار سالہ عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اگر اس درمیان میں اس کا انتقال ہو جائے تو حق تعالےٰ اس کو علما کا درجہ عطا فرماتا ہے اور مقام اس کا علیین ہوتا ہے "۔

پھر فرمایا :

" فتاویٰ ظہیریہ " میں سرورِ عالم کا ارشاد لکھا دیکھا ہے کہ علمائے کرام اور اولیائے کرام کی زیارت کرنے کے لئے حتی المقدور بہت کوشش کرے۔ اگر سات دن یہ عمل جاری رکھے تو حق تعالےٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور سات ہزار سال کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج فرماتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ شرط ہے کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو یادِ حق کے ساتھ شب بیداری کرے "۔

پھر فرمایا :

" پہلے زمانہ میں ایک شخص ایسا گذرا ہے کہ جب وہ مشائخ کو دیکھتا تھا

Marfat.com

مُنہ پھیر لیا کرتا تھا اور آتشِ رشک وحسد سے جلنے لگتا تھا۔ الغرض اُس کا انتقال ہوگیا۔ جب اس کو قبر میں اُتارا، ہر چند چاہا کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کریں، مگر کسی طرح اس کا منہ قبلہ کی جانب نہیں ہوتا تھا دوسری جانب پھر جاتا تھا، خلقت کو حیرت ہوئی۔ غیب سے آواز آئی کہ تم لوگ اس شخص کے لئے کیوں رنج کرتے ہو، یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں علماء و مشائخ کو دیکھتا تھا تو مُنہ پھیر لیتا تھا۔ پس جس شخص نے میرے دوستوں سے مُنہ پھیرا وہ میری رحمت سے محروم رہا اور گمراہ ہوا، قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اُٹھایا جائے گا۔"

پھر ارشاد فرمایا کہ:

" چوتھے خانۂ کعبہ کے دروازہ کی زیارت ہے اور کعبہ شریف دیکھنا ایک قسم کی عبادت ہے۔ سرورِ عالمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

" خانۂ کعبہ دیکھنے کی نیت سے جانا ایک قسم کی عبادت ہے۔ کعبہ دیکھنے والے کو ہزار سالہ عبادت اور حج کا ثواب ملتا ہے اور اولیائے کرام میں شمار کیا جاتا ہے۔"

پھر ارشاد فرمایا کہ:

" پانچویں اپنے پیر و مُرشد کے چہرے کی طرف دیکھنا اور خدمت میں مصروف رہنا ایک قسم کی عبادت ہے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ نے معرفت المریدین کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

" جو شخص ایک دن بھی اپنے پیر کی ایسی خدمت کرے جیسا کہ حق ہے، تو خدائے تعالےٰ اس کو جنّت میں ہزار محل موتی کے عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں اس کو حوریں خدمت کے واسطے ملیں گی اور قیامت کے

Marfat.com

دن جنت میں بے حساب جائے گا۔"

چاہئے کہ جو کچھ پیرو مرشد کی زبان سے سُنے اس پر دل وجان سے متوجہ ہو اور جو نماز، اوراد و وظائف پیر فرمائے وہ ادا کرے اور برابر پیر کی خدمت میں حاضر رہ کر خدمت کرے۔ اگر متواتر کا مقدور نہ ہو تو حتی المقدور بجا لائے۔"

اطاعتِ خداوند تعالےٰ

خواجہ غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ :

" رحمتِ حق سے کوئی چیز بعید نہیں۔ مگر انسان کو لازم ہے کہ اطاعت حق تعالےٰ میں قصور نہ کرے اور اس کو کسی حال میں نہ بھولے، اس سے قُرب حاصل کرے۔ ازاں بعد انسان جو چاہے گا وہ ہو جائے گا۔"

بڑا مرتبہ رکھنے والی باتیں

خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ :

" مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سُننا اور اُن کا ساتھ دینا، حاجتمندوں کی حاجت برآری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اسیروں کو قید سے چھڑانا، یہ باتیں خدا کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔"

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ ایک دن جبریل علیہ السلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا :

Marfat.com

"یارسول اللہ! خدائے تعالٰے نے آپ کو اپنی خلقت کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور اس شان وعظمت اور برکت کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے درختوں کی قلم بنائی جائیں اور تمام دریا روشنائی بنائے جائیں اور ہفت زمین وہفت آسمان کاغذ ہو جائیں اور ابتدا سے لے کر انتہا تک جس قدر انسان، جنات و ملائک ہیں وہ سب آپ کی تعریف کریں تب بھی کماحقہ، آپ کی تعریف ہونا ناممکن ہے بلکہ اگر اس سے بھی زیادہ ہوں تب بھی آپ کی تعریف وتوصیف حدِ امکان سے باہر ہے۔"

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

خواجہ غریب نواز رحؒ نے فرمایا کہ جہاں جبریل علیہ السلام نے فضائل آنحضرتؐ بیان کیے وہاں سورۂ فاتحہ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ:

"اسی طرح سورۂ فاتحہ کو بھی اللہ تعالٰے نے بزرگی عطا فرمائی ہے اور اس برکت کی سورۃ کو صرف آپؐ پر نازل کیا ہے تاکہ آپؐ کی امت اس کی برکتوں سے خاطر خواہ فیض یاب ہوتی رہے۔"

پھر آپ نے فرمایا:

سرورِ کونینؐ کی حدیث مبارک ہے کہ:

اَلْفَاتِحَۃُ شِفَآءٌ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

یعنی سورۂ فاتحہ تمام دردوں کے لیے شفا ہے

پھر خواجہ غریب نواز رحؒ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

"ایک مرتبہ ہارون رشید سخت بیمار ہوا۔ دو برس تکلیف میں رہا۔ اطبا علاج کرنے سے عاجز ہو گیا۔ اس نے وزیر کو خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہٗ

Marfat.com

کی خدمت میں بھیجا اور عرض کرایا کہ مرض کی تکلیف کی وجہ سے میری جان پر بن گئی ہے، کسی دوا سے صحت نہیں ہوئی۔ چونکہ شفا کا وقت قریب آگیا تھا، آپ یہ سُن کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہارون رشید کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا دستِ مبارک اس کے جسم پر رکھا اور اکتالیس۴۱ بار سورہ فاتحہ پڑھ کر اُس کے چہرہ پر دم کی۔ ابھی آپ پورا عمل کرنے بھی نہ پائے تھے کہ مرض کی سختی دُور ہوگئی۔ الغرض شفا پائی۔

پھر فرمایا کہ:

"اللہ تعالےٰ نے کلام مجید کے شروع پارہ میں فرمادیا ہے کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں۔ اس میں ہدایت ہے۔ ہر انسان کو اپنے عقائد درست رکھنا چاہئیں۔ کامیابی اور راحت حاصل کرنے کی یہی صورت ہے۔"

بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ:

"خدائے تعالےٰ نے ہر سورۃ کا ایک نام رکھا ہے، مگر اس سورۂ مبارکہ کے سات نام ہیں:

پہلا نام ———— فاتحۃ الکتاب
دوسرا نام ———— سبع مثانی
تیسرا نام ———— ام الکتاب
چوتھا نام ———— ام القرآن
پانچواں نام ———— سورۂ مغفرت
چھٹا نام ———— سورۃ الرحمت
ساتواں نام ———— سورۃ الکنز

Marfat.com

اس سورۃ میں سات حرف نہیں آئے :

۱۔ 'ث' اس میں نہیں ہے۔ ث سے ثبور ہے۔ پس اس کے پڑھنے والے کو ثبور سے غرض نہیں ہے۔

۲۔ 'ج' نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو جہنم سے نجات ہے۔

۳۔ 'ز' نہیں ہے۔ اس کا پڑھنے والا تھور کے درخت اور اس کے پانی سے مبرا ہے۔

۴۔ 'ش' نہیں ہے۔ اس کا پڑھنے والا شقی نہیں ہو سکتا۔

۵۔ 'ظ' نہیں ہے۔ اس کا پڑھنے والا ظلم و ظلمت سے محفوظ ہے۔

۶۔ 'ف' نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو فراق کی مصیبت سے نجات ہے۔

۷۔ 'خ' نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو کبھی خواری نہ ہو گی ہمیشہ مامون رہے گا۔

پھر ارشاد فرمایا کہ :

" امام ناصر لکھتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ میں سات آیات ہیں، اور انسان کے جسم میں بھی سات حصے ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کو حق تعالےٰ ساتوں دوزخ سے بچالے گا۔ اس کا کوئی حصہ کسی دوزخ میں نہ جائے گا۔

پھر فرمایا کہ :

" مشائخ طبقات و اہل سلوک فرماتے ہیں کہ حق تعالےٰ نے اس سورۃ میں ایک سو چوبیس[۱۲۴] حروف رکھے ہیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہیں۔ ہر حرف ایک ہزار پیغمبر کی بزرگی ثابت کرتا ہے اور اُن کے صحیفہ کا ثواب اس کے پڑھنے والے کو ملتا ہے۔"

Marfat.com

بعدازاں فرمایا کہ:

" اَلْحَمْدُ میں پانچ حروف ہیں۔ اس لیے اللہ تعالٰے نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے تاکہ بندہ دن رات میں جو یہ پانچ حروف پڑھتا رہے تو جو پانچ وقت میں آنے والے نقصانات ہیں ان سے مامون رہے گا۔"

" اللہ میں تین حروف ہیں۔ تین پانچ ملائے تو آٹھ ہوئے۔ لہذا بہشت اور اس کے ساتوں دروازے اس کے پڑھنے والے کے لئے کشادہ ہوں گے، جس دروازے سے چاہئے گا داخل بہشت ہوگا۔"

" رَبِّ الْعَالَمِیْن میں دس حروف ہیں۔ دس میں مندرجہ بالا آٹھ ملنے سے اٹھارہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالے نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیے ہیں، اس کا پڑھنے والا اٹھارہ ہزار عالم کی عبادت کے برابر ثواب پاتا ہے۔"

" اَلرَّحْمٰن میں چھ حروف ہیں۔ مندرجہ بالا اٹھارہ میں چھ ملائے تو چوبیس ہوئے۔ خدائے تعالے نے رات دن کے چوبیس گھنٹے بنائے ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کے چوبیسوں گھنٹے پاکی میں ایسے گذرتے ہیں جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔"

" اَلرَّحِیْم کے چھ حروف ہیں۔ چوبیس میں چھ ملانے سے تیس ۳۰ ہو گئے پُل صراط تیس ہزار سال کی راہ ہے۔ مگر اس کا پڑھنے والا پُل صراط کو بجلی کی طرح طے کر جائے گا۔"

" مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْن میں بارہ حروف ہیں۔ اللہ تعالے نے ہر سال کے بارہ مہینے بنائے ہیں۔ پس اس کے پڑھنے والے کے بارہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بارہ اور تیس بیالیس ہوتے ہیں۔"

" اِیَّاكَ نَعْبُدُ میں آٹھ حروف ہیں۔ بیالیس ۴۲ اور آٹھ پچاس ۵۰ ہوئے۔

Marfat.com

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ پس جو شخص ان پچاس حرفوں کو پڑھے گا اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ بروزِ قیامت صدیقوں کا سا معاملہ کرےگا۔"

" وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں گیارہ حروف ہیں۔ گیارہ اور پچاس اکسٹھ (۶۱) ہوئے اللہ تعالےٰ نے آسمانِ دنیا میں اکسٹھ (۶۱) دریا پیدا فرمائے ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کو ان دریاؤں کے قطرات کے برابر ثواب ملے گا۔"

" اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں اُنیس (۱۹) حروف ہیں۔ اکسٹھ (۶۱) اور انیس (۱۹) اسّی (۸۰) ہوئے۔ شراب پینے کی سزا اسّی درّے ہیں۔ اس کا پڑھنے والا اس سے مامون رہے گا۔"

" اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں چوالیس (۴۴) حروف ہیں۔ اس میں اسّی ملائے تو ایک سو چوبیس (۱۲۴) ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سو چوبیس ہزار پیغمبر اپنی مخلوق میں بھیجے ہیں۔ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو ان سب پیغمبروں کے برابر حق تعالےٰ ثواب عطا فرمائے گا، اور بخش دے گا۔"

اَلْحَمْد شریف کے فضائل بیان کرنے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ:

" ایک مرتبہ میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ کے ساتھ سفر میں تھا کہ ہم دونوں دجلہ کے کنارے پہنچے۔ اس جگہ کشتی نہ تھی ہمیں عجلت تھی۔ حضرت نے فرمایا:

" آنکھیں بند کرو۔"

جب میں نے آنکھیں بند کر کے ذرا سی دیر میں کھولیں تو حضور خواجہ اعظمؒ کو دریا کے پار پایا۔ دعا گو نے عرض کیا، ہم نے کس طرح دریا عبور کیا:

Marfat.com

ارشاد فرمایا:

"پانچ بار الحمد شریف پڑھ کر پاؤں دریا میں رکھ دیا، اور اس طرف آ گئے"۔

پس جو شخص اس سورۃ کا عامل ہو جائے وہ اللہ کی قدرت کے وہ تماشے دیکھے گا جس کا بیان کرنا از بس ناممکن ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اگر سورۂ فاتحہ کو صدق دل سے پڑھے، اور اس کی مہم اور مشکل حل نہ ہو تو وہ میرا دامن پکڑے۔

باب (۴)

ارشاداتِ عالیہ

خواجہ غریب نوازؒ کے اقوال تصوف کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ سب کو یہاں پیش کرنے کی گنجائش نہیں۔ بہ نظرِ اختصار حسبِ ذیل اقوال پیش کیے جاتے ہیں:

عارف و عرفان

—— عارف کی ادنیٰ بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ملک و مال سے بیزار ہو جاتا ہے۔

—— عارف وہ ہے جو اس بات کی جدوجہد کرے کہ ایک دم نصیب ہو جائے اور عارفِ دم وہ ہے جو ذکرِ خدا کرے اور اپنی تمام عمر اس ایک دم پر فدا کر دے۔ اگر ایسا دم

Marfat.com

نصیب ہو جائے تو زہے نصیب! کیونکہ ایسا دم زمین و آسمان میں سالہا سال تک تلاش کرنے پر بھی میسّر نہیں آتا۔

— اللہ تعالیٰ کے عارف ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ نہیں لیتے۔

— عارف دنیا کا دشمن اور خدا کا دوست ہوتا ہے۔ وہ دنیا سے متنفر ہوتا ہے اور اسے غل و غش اور حسدات کی خبر تک نہیں ہوتی۔

— ہر وہ عارف جس میں تقویٰ ہو وہ گداگری کرے تو لقمہ حرام کھاتا ہے۔

— عارف اس وقت تک روتا ہے جب تک راہ میں ہوتا ہے۔ لیکن جب حقائق قرب میں پہنچ جاتا ہے اور وصال حاصل ہو جاتا ہے تو اسے گریہ نہیں رہتا۔

— اہلِ عرفان یادِ الٰہی کے سوا اور کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے۔

— عارفوں کا ایثارِ عاشقی بے نیازی ہے اور محبّوں کا ایثار آرزو ہے۔

— عارفوں کا توکل سوائے خدا کے کسی اور پر نہیں ہوتا نہ وہ کسی اور کی طرف التفات کرتے ہیں۔

— عارفوں میں صادق وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ نہ ہو نہ وہ کسی کی مِلک ہو۔

— عارفوں کی خصلت محبّت میں اخلاص ہے۔

— عارف محبت میں کامل اس وقت ہوتا ہے جب درمیان سے گفتگو اُٹھ جائے ایسا ہو جائے کہ یادِ دوست رہے یا خود۔

— عارف کا توکل حق کے ساتھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ وہ عالمِ سکر میں متحیر ہوتا ہے۔

— عارف وہ ہے جو راہِ عشق میں سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھے۔

— عارف وہ ہے کہ جب صبح کو اُٹھے تو اسے رات کی بابت کچھ یاد نہ ہو۔

— جب تک عارف کو سترِ خالص نصیب نہیں ہوتا اس کا کوئی فعل خالص نہیں ہوتا۔

— عارف وہ ہے جو سوائے ذکرِ حق کے کسی کو دوست نہیں رکھتا۔

Marfat.com

—— عارف آفتاب صفت ہوتے ہیں، اُن سے تمام عالم منور ہوتا ہے۔

—— عارف وہ ہے جو جملگیٔ عالم سے خبردار ہو، اور لاکھوں معنی بیان کرے اور ہر وقت بحرِ معانی میں شناوری کرتا رہے تاکہ گوہراسرارِ الٰہی اس سے نکالے اور جوہریانِ مبصر کو دکھائے کہ وہ اسے پسند کریں اور جانیں کہ عارف ہے۔

—— عارف وہ ہے جو ہر وقت دلوارِ عشق اور قدرت آفرینش میں متحیر رہے۔ اگر کھڑا ہے تو دوست کے وہم میں ہے اگر بیٹھا ہے تو دوست کے ذکر میں ہے۔ اگر خواب میں ہے تو دوست کے خیال میں ہے، اگر بیدار ہے تو دوست کے حجاب عظمت کے گرد طواف میں ہے۔

—— عارف اس کو کہتے ہیں جس پر عالمِ غیب سے صد ہزار تجلیات نازل ہوں اور ایک وقت میں ہر چند ہزار حال و تجلیات اس میں دمبدم پیدا ہوں۔

—— عارف کی ایک علامت ہے کہ وہ ہر وقت متبسم رہتا ہے۔ جس وقت عارف مُسکراتا ہے اس وقت عالمِ ملکوت میں مقربان اس کے سامنے ہوتے ہیں، جو کچھ اُن سے ظاہر ہوتا ہے وہ اُسے دیکھ کر مُسکراتا ہے۔

—— عارف پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ اس وقت ہزار ایسے ملک اس کو پیش کئے جائیں جن میں ہر قسم کے عجائبات ہوں تو وہ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا مگر اس چیز کو جو اس پر طاری کی گئی ہے۔

—— عارفوں پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ اس وقت وہ عرش سے حجاب عظمت کا فاصلہ طے کر لیتے ہیں اور وہاں سے حجاب کبریا تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر دوسرے قدم میں اپنے مقام تک آجاتے ہیں۔ مگر یہ ادنیٰ درجہ عارفوں کا ہے۔ لیکن جو کامل ہیں ان کا درجہ خدا ہی جانتا ہے کہ وہ کہاں سے کہاں پہنچے ہیں، اور کب واپس آتے ہیں۔

—— عارف وہ ہے جو کہیں ہو اور کچھ بھی طلب کرے وہ اس کے سامنے آجائے۔

Marfat.com

جس سے بات کرے جواب پائے۔ اس راہ میں وہ عارف نہیں جو خدا کے سوا کسی اور چیز کے درپے ہو۔

— عارفوں کا ایک درجہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ اس درجے پر وہ دنیا و مافیہا اپنی دو انگلیوں میں دیکھتے ہیں۔

— عارف کا کم تر درجہ یہ ہے کہ پہلے دِلی نور دکھائے، پھر کوئی اگر دعوے کے ساتھ سامنے آئے تو اسے بہ قوّت کرامت ملزم بنا دے۔

— جب عارف خاموش ہوتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سے باتیں کرتا ہے۔ جب آنکھیں بند کرتا ہے تو اس لئے نہیں کھولتا کہ شاید اسرافیل صُور نہ پھونک دے۔

— جس نے خدا کو پہچان لیا، اگر وہ خلق سے دُور نہ بھاگے، سمجھ لو اس میں کوئی نعمت نہیں۔

— عارف کا کمال یہ ہے کہ اپنے آپ کو راہِ خدا میں جلا دے۔

عارف خواہ معرفت کے متعلق کتنا ہی بیان کرے اگرچہ دوست کی گلی میں پھرے مگر جب تک معارف یاد نہ کرے معرفت کو نہیں پہنچتا۔

جب عارف کا حال کامل ہو جاتا ہے تو لاکھوں مقام سے باہر نکلتا ہے اور اپنا کام ترقی پذیر پاتا ہے۔ اگر اس مقام سے نہ نکلے تو اسی مقام میں حیران رہ جاتا ہے یعنی ابھی کنارہ ہے، اُسے راہ معلوم ہی نہیں، اس لئے زیادہ تر ضائع ہی رہتا ہے۔

— اہلِ عرفان یادِ الٰہی کے سوا اور کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے۔

— عارف راہِ محبت میں وہ ہے جو کونین سے دل برداشتہ ہو

Marfat.com

دُنیا

—— دنیا فانی ہے اور کار ہائے دنیا لایعنی ہے۔

راہِ سُلوک

—— جب تک آدمی راہِ سلوک میں دنیا و ما فیہا ترک نہ کر دے وہ اہلِ سلوک میں داخل نہیں ہو سکتا نہ ان میں کا ہوتا ہے۔ پس اگر اس کی یہ حالت نہ ہو تو سمجھ لو کہ جھوٹا ہے۔

—— اس راہ (راہِ سلوک) میں بہت سے مرد عاجز اور عاجز، مرد ہو گئے۔

اہلِ سُلوک

—— اہلِ سلوک میں محبت ایک ایسا علم ہے کہ لاکھوں علماء اس کو سمجھنا چاہتے ہیں مگر ذرّہ بھر بھی ان کو اس کی خبر نہیں ہوتی، اور زہد میں ایک ایسی طاعت ہے جس کی زاہدوں کو بھی خبر نہیں۔ وہ اس سے غافل ہیں۔ وہ ایک بھید ہے جو دونوں جہان سے باہر ہے، اور اسے اہلِ محبت اور اہلِ عشق کے سوا کوئی نہیں جانتا، جو دونوں جہان میں ثابت ہوتا ہے وہ اس بھید کو جانتا ہے۔ بعد ازاں وہ دعویٰ نہیں کرتا، تاکہ دعوے اُسے رنج نہ پہنچائے۔

اہلِ محبّت

—— اہلِ محبت کی فریاد بوجہ شوق و اشتیاق اس وقت تک رہتی ہے، جب تک وہ دوست نہ مل جائے۔ کیونکہ عاشق اسی وقت تک واویلا کرتا ہے جب تک دولتِ مشاہدہ حاصل نہیں۔ جب مشاہدہ حاصل ہو جاتا ہے گفتگو نہیں رہتی۔

Marfat.com

— اہل محبت کا یہ مرتبہ ہے کہ اگر ان سے پوچھیں کہ شب کی نماز پڑھ لی تو کہیں، اس سے فراغت نہیں۔ ہم ملک الموت کے گرد پھرتے ہیں۔ جب درماندہ ہوجاتے ہیں، اس کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں۔

— اہلِ محبت اگرچہ محبت میں مجبور رہیں، مگر کام ایسے لوگوں کا اختیار کرتے ہیں، جو سوتے اور جاگتے میں مطلوب کے طالب ہیں اور اپنی دوست داری سے فارغ ہوکر مشاہدۂ دوست میں مشغول ہیں۔

— اہلِ سلوک اور اہلِ محبت میں محبت یہ ہے کہ دوست کے مطیع رہیں اور ڈرتے رہیں کہ کہیں دُور نہ کردیے جائیں۔

— اہلِ محبت وہ لوگ ہیں جو صرف حق تعالےٰ کی بات سنتے ہیں۔

— جب اہلِ محبت مرتا ہے، جلد بخش دیا جاتا ہے۔

— اہلِ محبت کے گرد اور حق کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

رَاہِ محبّتُ

— راہِ محبت میں عاشق وہ ہے جو دونوں جہان سے دل اُٹھالے۔

— معشوق خود عاشق کی طلب گاری کو دیکھتا ہے۔ محبت کی راہ طیعبان کا کام ہے۔

عبَادتُ

— عبادت قالُ انفعال ہے۔

محبّت

— محبت چار معنی رکھتی ہے:

Marfat.com

اوّل : ذکرِ خدا میں دل و جان سے خوش رہنا۔

دوم : ذکرِ خدا کو بزرگ تر جاننا۔

سوم : اس کے ساتھ مشغول رہے۔ دوسروں کے ساتھ قطع تعلق کرلے۔

چہارم : اپنے آپ پر روئے اور اس پر جس کو اس سے غیرت ہے۔

—— محبت میں صادق وہ ہے جو ماں باپ، فرزندان و برادران سے خدا و رسولؐ کے لئے قطع تعلق کرے اور سب سے بیزار ہو۔

—— محبّت وفا کا دعوے وصال اور حُرمت باطل کے ساتھ ہے۔

—— محبّت میں عارف وہ ہے جسے کوئی شے عجیب نہ معلوم ہو، کیونکہ تسلیم و دعویٰ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

—— جس کو محبّت و فقر عطا کئے جاتے ہیں اسے وحشت نہیں دی جاتی کہ وہ اس پر فریفتہ ہو جائے۔

مُرشد

—— جب تک مُرشد کی تربیت حاصل نہ ہوگی، منزل پر نہیں پہنچے گا۔

—— پیر مرید کا مشاطہ ہے۔ اس لئے کہ پیر کی ترغیب مرید کی کمالیت حال کے لئے ہوتی ہے۔

مُرید

—— مُرید کو طاعت میں اس وقت لطف آتا ہے جب طاعت میں خوشی و خرمی حاصل ہوتی ہے۔ اس خوشی میں وہ حجاب سے قریب ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

عشق

ـــــ عشق کی راہ ایسی ہے کہ جو اس راہ پر چلتا ہے اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔
ـــــ عشق و محبت میں گفتگو، حرکت و مشغلہ اس وقت تک ہے جب تک باہر ہیں۔ جب اندر پہنچتے ہیں خاموشی، سکون اور آرام میسر آتا ہے۔ فریاد و شور ہرگز نہیں ہوتا۔

عاشق

ـــــ دریاؤں کا بہتا پانی شور کرتا ہے، لیکن جب سمندر سے مل جاتا ہے۔ آواز نہیں رہتی۔ اسی طرح جب عاشق معشوق سے واصل ہو جاتا ہے تو واویلا نہیں کرتا۔
ـــــ عاشق کا دل آتش کدۂ محبت ہے، جو اس میں آئے اُسے جلا کر ناچیز کر دیتا ہے کیونکہ عشق کی آگ سے تیز کوئی آگ نہیں۔
ـــــ اللہ تعالےٰ کے ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں جنھیں اس کی دوستی نے خاموش کر رکھا ہے۔ انھیں عالمِ موجودات کی کسی چیز کی خبر نہیں ہوتی۔
ـــــ جس دل میں اللہ تعالےٰ کی دوستی ہوتی ہے، اس کی جان کو قرار حاصل ہوتا ہے۔ پس اس کو چاہئے کہ دونوں جہان کو بیگانہ دیکھے۔ اگر ایسا نہیں کرے گا تو عاشق صادق نہیں۔

دوستی

ـــــ اگر دوست کی دوستی میں دونوں جہان بھی بخش دیے جائیں تب بھی کم ہے۔
ـــــ اللہ تعالےٰ سے دوستی اس طرح ہوتی ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھے، یعنی دنیا و نفس سے، اس سے دشمنی رکھے۔
ـــــ دوستی اس کا نام ہے کہ اس کا ذکر دل سے کرے۔ کیونکہ دل یاد کے لئے بنایا گیا ہے۔

Marfat.com

دوست

—— دوست کے اسرار خوب صورت میں اور خوب صورت عاشق کے دل ہی میں جاگزیں ہوتے ہیں۔

—— جس کو خدا دوست رکھتا ہے اس پر بلا نازل کرتا ہے۔

—— جو دوست سے محبت کرتا ہے وہ برغبت دوست کی طرف سے مصیبت کا خواہاں ہوتا ہے۔

حاجی

—— حاجی لوگ جسم کے ساتھ خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔ پھر بھی انھیں مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا۔ مگر عُشّاق دل سے حجابِ عظمت کا طواف کرتے ہیں۔ اگر اس کے سوا اور چیز کو دیکھ لیتے ہیں تو فریاد کرتے ہیں اور بقا (مشاہدہ) چاہتے ہیں۔

صحبت

—— نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے، اور بدوں کی صحبت بد کام سے بدتر ہے۔

وقت

—— سب سے اچھا وقت وہ ہے جب کہ وساوسِ نفس نہ ہوں اور خلقت سے رہائی حاصل ہو۔

یقین

—— یقین ایک نور ہے جس سے انسان منور ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں محبان و

Marfat.com

متقیان میں شامل ہو جاتا ہے۔

بقا

اگر ہو سکے تو بقا حاصل کرو۔ صلاحیت اور زہد تو ایک ہوا کی طرح ہیں۔ جو تم پر چلتی ہے۔

بقا عین حق ہے۔

علم

علم محیط ہے اور معرفت اس کا جزو ہے۔ پس خدا کہاں اور بندہ کہاں۔ علم خدا ہی کو ہے، مگر معرفت ہر دو کو ہے۔

تجرید

تجرید یہ ہے کہ صفات محبوب محب کے دل اور صفات میں جاگزیں ہو جائیں جیسا کہ ارشاد باری تعالےٰ ہے" جو مجھ سے محبت کرتا ہے، میں اس کے لئے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں۔"

عادت

عادت پرست ہرگز حق پرست نہیں ہوتا۔ ترکِ عادت کر کے تربیتِ مُرشد حاصل کرنا مردوں کا کام ہے۔

دُرویش اور دُرویشی

درویش میں اتنی قوتِ باطنی ہونی چاہئے کہ اگر سُننے والا حکایت اولیاء اللہ میں شک کرے تو اُسے مشاہدہ کرا کر قائل کر دے۔

درویشی اس کا نام ہے کہ جو آئے اُسے محروم نہ جانے دے۔ اگر بھوکا ہے تو کھانا کھلائے۔ اگر ننگا ہے تو نفیس کپڑا پہنائے۔ بہرحال اسے خالی نہ جانے دے، اس کا

Marfat.com

حال پوچھ کر دل جوئی کرنا چاہئے۔

— جہاں میں عزیز ترین یہ ہے کہ درویش درویشوں سے ملیں اور جو کچھ دل میں ہو وہ صاف صاف بیان کریں اور بدترین چیز یہ ہے کہ درویش درویشوں سے جُدا ہیں۔

گُناہ

— گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کو خوار و ذلیل کرنا۔

فریاد

— فریاد کی دلیری اس وقت تک رہتی ہے جب تک دوست سے غائب اور اپنا عاشق بنا ہوا ہے جب حضوری حاصل ہوتی ہے تو فریاد گفتگو نہیں رہتی۔

اہلِ توکّل

— اہلِ توکّل پر غلباتِ شوق میں ایسا وقت آتا ہے کہ اس وقت اگر انہیں ذرہ ذرہ کر دیا جائے اور ان کو تلوار سے زخمی کر دیا جائے، یا کوئی اور تکلیف پہنچائی جائے تو انھیں مطلق خبر نہیں ہوتی۔

— حقیقتاً متوکّل وہ ہے جو خلقت کے آزار اور رنج پہنچانے پر نہ کسی سے شکایت کرے نہ حکایت۔

دل

— دل وہ ہے جو اپنے حال سے خالی ہو اور مشاہدۂ دوست میں باقی ہو۔

توبہ

— توبہ کے چند مقامات ہیں۔ جاہلوں سے دُور رہنا، باطل کو ترک کرنا، منکروں

Marfat.com

سے روگردانی کرنا، محبوب سے محبت کرنا، خیرات کرنا، توبہ کو درست کرنا اور مظالم کو روکنا۔

سفر

—— اے غافل اسی سفر کا توشہ تیار کر جو تجھے درپیش ہے یعنی سفرِ آخرت۔

زہد

—— قیامت کے دن اگر بہشت میں کوئی چیز پہنچائے گی تو وہ زہد یہ ہے کہ (صرف) علم و عمل۔

خود پرستی

—— خود پرستی اور نفس پرستی بُت پرستی ہے۔ جب تک خود پرستی نہ چھوڑے گا خدا پرستی حاصل نہ ہوگی۔

تسلیم و دعوےٰ

—— تسلیم و دعویٰ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

ملازمت

—— ملازمت پروردگار کی عبادت سے حاصل ہوتی ہے۔

بزرگی

—— جو بزرگی کا دعویٰ کرتا ہے قید میں ہوتا ہے۔

نسبت

—— بندہ کو حق تعالیٰ سے اس قدر نسبت پیدا کرنی چاہیئے کہ جو کچھ وہ چاہے وہ قبول کرے اور اگر اس قدر نہ ہو تو اس کو درویش نہیں کہنا چاہیئے۔

Marfat.com

تین۳ چیزیں

اوّل : خوف   دوئم : رجا   سوئم : محبت

پس خوف کے ضمن میں ترکِ معصیت ہے۔ تاکہ آتشِ دوزخ سے نجات ہو، اور رجا کے ضمن میں طاعت ہے تاکہ بہشت و منزلت اور حیاتِ ابدی حاصل ہو اور محبت کے ضمن میں اجتہاد و فکر ہے تاکہ حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

کفر

اگر کافر سو برس تک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے مسلمان نہیں، لیکن ایک مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے سے صد سالہ کفر دُور ہو جاتا ہے۔

مقامِ جمع الجمع

مقامِ جمع الجمع یہ ہے کہ ظہورِ اسمائے صفات جانے، مصنوعاتِ صانع کو دیکھے، مشاہدۂ چشم کو تجلیات سے پُرنور کرے۔ اضافات ماسوا کو دُور کرے۔ کفر کو ظہورِ جلال جانے اور اسلام کو نورِ جمال ظہورِ اسمِ ہادی کا کہ ہدایت سے بہرہ ہو جائے اور پرتو فعل سے کر ضلالت سے دُور رہے۔

گوہرِ نفس

چار چیزیں گوہرِ نفس ہیں :

اوّل : درویشی جو تونگر کر دے۔

دوسرے : بھوک جو سیر کر دے۔

تیسرے : اندوہ جو شادی دکھائے۔

Marfat.com

چوتھے : دشمن کے ساتھ ایسی مردمی جو دوستی دکھائے۔

دس شرطیں

اہلِ طریقت کے لئے دس شرطیں لازم ہیں :

اوّل : طلبِ حق	ششم : تقوٰے
دوم : طلبِ مُرشد	ہفتم : استقامتِ شریعت
سوم : ادب	ہشتم : کم کھانا و کم سونا
چہارم : رضا	نہم : عزلت اختیار کرنا خلق سے۔
پنجم : محبت و ترکِ فضول	دہم : روزہ، نماز

دس اور شرطیں

اہلِ حقیقت کے لئے بھی دس شرطیں لازم ہیں :

اوّل یہ کہ : معرفت میں کامل ہو اور خدارسیدہ ہو۔

دوم یہ کہ : نہ رنج ہو نہ رنجیدہ کرے اور نہ کسی کی بدی خیال میں لاوے۔

سوم یہ کہ : حق تعالٰے کی راہ دکھاوے اور خلق کو ایسی بات بتاوے جس میں فائدہ دنیا و آخرت کا مرتّب ہو۔

چہارم : تواضع —— پنجم : عزلت

ششم یہ کہ : ہر شخص کو عزیز و محترم جانے اور اپنے کو سب سے حقیر اور کم تر شمار کرے۔

ہفتم : رضا و تسلیم —— ہشتم : ہر ایک درد و رنج میں صبر

نہم : سوز و گداز و عجز و نیاز —— دہم : قناعت و توکل

Marfat.com

باب (۵)

آپ کے مکتوبات

خواجہ غریب نوازؒ کے مکتوبات طالبانِ حق کے لئے رہنمائی اور اسرارِ معرفت کی نقاب کشائی کی روشن قندیلیں ہیں۔ یہ خطوط خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے خلیفۂ اکبر و جانشین اور سجادہ نشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں۔ یہ خطوط تصوّف اور علمِ معرفت کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ اِن خطوط میں تصوّف کے مختلف نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسلوبِ نگارش کے لحاظ سے بھی ان خطوط کو طرۂ امتیاز حاصل ہے۔ یہ خطوط فارسی زبان میں ہیں۔ ان میں سے بعض کا اُردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

مکتوب (۱)[1]

حقائق و معارف سے واقف، ربُّ العالمین کے عاشق!

برادرم خواجہ قطب الدین کو

معلوم ہو کہ لوگوں میں عاقل ترین وہ فقراء ہیں جنہوں نے درویشی اور نامرادی اختیار کرلی ہے۔ کیونکہ اس میں مراد، نامرادی ہے اور نامرادی مراد ہے۔ برخلاف اس کے کہ

---

[1] اسرار الواصلین

Marfat.com

اہلِ غفلت نے صحت کو زحمت اور زحمت کو صحت خیال کر رکھا ہے۔ پس دانا وہی ہے جو دنیاوی مراد ترک کر کے فقر و نامرادی اختیار کرے اور اپنی مراد چھوڑ کر نامرادی سے موافقت کرے۔ ع

"نامرادے تا نگردی بامرادے کے رسی"

پس مرد کو حق تعالیٰ سے وابستگی لازم ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اگر خدا آنکھ دے تو ہر راہ میں سوا اس کے کچھ نہ دیکھے۔

جہاں میں جسے دیکھے، اس میں اس کی حقیقت دیکھے، کیونکہ ہر ذرۂ خاک جہاں نما ہے، اگر دیکھا جائے، بجز شوقِ مواصلت ظاہری اور کیا لکھوں۔

فقیر
معین الدین چشتی سنجری

مکتوب (۲)[1]

میرے دلی محب، میرے قلبی دوست

برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی

اللہ تعالےٰ آپ کو دونوں جہان کی سعادت عطا فرمائے۔

بندۂ مسکین کی طرف سے سلام مسنون کے بعد واضح ہو۔

عزیز من!

جس نے اللہ تعالےٰ کو پہچان لیا وہ کبھی سوال یا خواہش یا آرزو نہیں کرتا، جس نے نہیں پہچانا ہے وہ ان کی بات کو نہیں سمجھ سکتا۔

دوسرے حرص و ہوا کو ترک کرنا چاہیئے۔

جس نے حرص و ہوا کو ترک کیا، اس نے مقصود حاصل کر لیا۔ چنانچہ ایسے شخص کے لئے باری تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ:

---

[1] اسرار الواصلین ص ۸۵، ۸۷

Marfat.com

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ٥ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى

" جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو روکا، اس کا ٹھکانا بہشت ہے "

جس دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے پھیر دیا اُسے کثرتِ شہوات کے کفن میں لپیٹ کر زمینِ ندامت میں دفن کر دینا چاہیئے۔

ایک روز خواجہ بایزید بسطامیؒ نے فرمایا:

" ایک روز میں خواب میں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوا، پوچھا، بایزید کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا جو تو چاہتا ہے"

خطاب ہوا " اچھا، جس طرح تو میرا ہے، اسی طرح میں تیرا ہوں "

ہر کہ گردن نہد رضا اورا مر مرا حق نگاہ باں باشد

جو تصوّف کی ماہیت سے واقف ہونا چاہے وہ اپنے اُوپر آسائش کا دروازہ بند کرلے۔ پھر زانوئے محبت کے بل بیٹھ جائے۔ اگر یہ کام کرلیا۔ تو سمجھ کر اہلِ تصوّف ہو گیا۔ طالبانِ حق کو یہ امر دل وجان سے بجالانا چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وسوسۂ شیطانی سے نجات پائے گا، اور دونوں جہان کی مرادیں حاصل کرے گا۔

ایک روز میرے شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

" معین الدین! کیا تجھے معلوم ہے کہ صاحبِ حضور کسے کہتے ہیں؟ صاحبِ حضور وہ ہے کہ ہر وقت مقامِ عبودیت میں ہو اور ہر ایک واقعہ کو اللہ کی طرف سے خیال کرے اور جانے اور اس پر راضی رہے۔ وہ جہان کا بادشاہ اس کا محتاج ہے"

بعض درویش کہتے ہیں کہ جب طالب کمال حاصل کر لیتا ہے تو گھبراہٹ نہیں رہتی۔ یہ غلط ہے۔ دوسرے جو یہ کہتے ہیں کہ عبادت کرنا بھی اس کے لئے ضروری نہیں ہوتا یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عبادت، بندگی اور عبودیت

Marfat.com

میں سربسجود رہے اور اس کے باوجود عجز کا یہ عالم کہ حضور فرماتے تھے :

مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

" ہم نے تیری ایسی عبادت نہیں کی جیسا کہ حق تھا "

یقین جانو کہ جب عارف کمالیت کا درجہ حاصل کرتا ہے تو اس وقت کمال درجہ کی ریاضت جس سے مراد نماز ہے، نہایت صدق دل سے ادا کرتا ہے۔ جب کوئی شخص یہ معلوم کرکے صدق سے کام لیتا ہے تو اسے اتنی پیاس محسوس ہوتی ہے گویا اس نے آگ کے کئی پیالے پی رکھے ہیں۔ جوں جوں ایسے پیالے پیتا ہے پیاس غلبہ کرتی ہے اس واسطے کہ جمالِ لامتناہی کی انتہا نہیں۔ اس وقت اس کا سکون بے سکون، اور آرام بے آرام ہوجاتا ہے۔ تاوقتیکہ بقائے الہٰی سے مشرف نہ ہوجائے۔ والسلام

فقیر
معین الدین چشتی سنجری

مکتوب (۳) [1]

دردمند طالبِ شوق دیدارِ الہٰی کے آرزومند درویش جفاکیش

میرے عزیز بھائی خواجہ قطب الدین

اللہ تعالےٰ دونوں جہان میں آپ کو سعادت نصیب کرے۔

سلام مسنون!

کے بعد مقصود یہ ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں یہ خاکسار خواجہ نجم الدین صغریٰ، اور خواجہ محمد تارک حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے حاضرِ خدمت ہو کر خواجہ صاحب سے پوچھا :

" یہ کیونکر معلوم ہو کہ کسی شخص کو قربِ الہٰی حاصل ہوگیا ہے؟ "

---

[1] اسرار الواصلین ص ۸۰۔۸۸

Marfat.com

خواجہ صاحب نے فرمایا :

" نیک عملوں کی توفیق بڑی اچھی شناخت ہے۔ یقین جانو جس شخص کو نیک کاموں کی توفیق دی گئی ہے، اس کے قُرب کا دروازہ کھل گیا ہے۔"

پھر آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ :

" ایک شخص کے یہاں ایک صاحب وقت لونڈی تھی، جو آدھی رات کے وقت اُٹھ کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتی اور شکرِ حق بجالاتی، اور ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتی کہ :

" پروردگار ! میں تیرا قرب حاصل کر چکی ہوں۔ مجھے اپنے سے دور نہ رکھنا۔"

اس لونڈی کے آقا نے یہ ماجرا سُن کر اس سے پوچھا کہ تمہیں کیوں کر معلوم ہوا کہ تمہیں قربِ الٰہی حاصل ہے ؟

اس نے کہا :

" مجھے یوں معلوم ہے کہ اُس نے مجھے آدھی رات کے وقت جاگ کر دو رکعت پڑھنے کی توفیق دے رکھی ہے۔ اس واسطے میں جانتی ہوں کہ مجھے قربِ الٰہی حاصل ہے۔"

آقا نے کہا :

" لونڈی جا، میں نے للہ آزاد کیا۔"

بس انسان کو دن رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے تاکہ اس کا نام نیک لوگوں کے دفتر میں درج ہو جائے اور نفس و شیطان کی قید سے بچ جائے۔ والسلام

فقیر
معین الدین چشتی سنجری

Marfat.com

مکتوب (۴)

اللہ الصمد کے اسرار سے واقف، لم یلد ولم یولد کے انوار کے ماہر
میرے بھائی قطب الدین
اللہ تعالےٰ آپ کے مدارج زیادہ کرے۔

فقیر پُر تقصیر معین الدین سنجری کی طرف سے خوشی وخرمی آمیز اور انس ومحبت بھرا اسلام پہنچے۔

مقصود یہ ہے کہ تادمِ تحریر صحتِ ظاہری کے سبب مشکور ہوں، اللہ تعالےٰ آپ کو ثوابِ دارین عطا فرمائے۔

بھائی! میرے شیخ خواجہ عثمان ہارونیؒ فرماتے ہیں کہ:

"سوائے اہل معرفت کے کسی اور کو عشق کے رموزات سے واقف نہیں کرنا چاہیے"۔

جب شیخ سعدی میگوئی نے آنجناب سے پوچھا کہ اہلِ معرفت کو کیوں کر پہچان سکتے ہیں، تو فرمایا کہ:

"اہلِ معرفت کی علامت ترک ہے۔ جس میں ترک ہے، یقین جانو کہ وہ اہلِ معرفت ہے اور اسے خداشناسی حاصل ہے۔ اور جس میں ترک نہیں اس میں معرفتِ حق کی بو بھی نہیں۔ یہ اچھی طرح یقین کر لو کہ کلمہ شہادت اور نفی و اثبات حق تعالےٰ کی معرفت ہے"۔[1]

مال و مرتبہ بڑے بھاری بُت ہیں۔ انھوں نے بہت لوگوں کو سیدھی راہ سے گمراہ

---

[1] اسرار الواصلین ص ۸۸، ۸۹

Marfat.com

کیا اور کر رہے ہیں۔ یہ معبودِ خلائق بن رہے ہیں۔ بہت لوگ جاہ و مال کی پرستش کرتے ہیں۔ پس جس نے جاہ و مال کی محبت کو دل سے نکال دیا اُس نے گویا پوری نفی کردی اور جسے حق تعالےٰ کی معرفت حاصل ہوگئی اُس نے پورا پورا اثبات کرلیا اور یہ بات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کہنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

پس جس نے کلمہ شہادت نہیں پڑھا اسے خدا شناسی حاصل نہیں ہوئی۔ والسلام

فقیر
معین الدین چشتی سنجری

مکتوب (۵)[ل]

مخزنِ اسرارِ یزدانی، معدنِ فیوضِ سبحانی۔

میرے بھائی قطب الدین۔

اللہ تعالےٰ آپ کو سلامت رکھے۔

ایک روز میرے شیخ نے نفی و اثبات کے کلمہ کی بابت کیا خوب فرمایا، کہ نفی اپنے کو نہ دیکھنا۔ اور اثبات اللہ تعالےٰ جل جلالہ کو دیکھنا ہے۔ کیونکہ کوئی خود بین خدا بین نہیں ہوسکتا۔ پس نفی کی نفی کرنے والا ہونا چاہیے، ورنہ نفی کا کچھ فائدہ نہیں۔ اگر یہ خیال کریں کہ ہستی صرف اللہ تعالےٰ کی ہستی ہے تو مطلب حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ کلمہ شہادت، نماز، روزہ وغیرہ کی صورت بھی اور حقیقت بھی ہے ان کے حقائق کو چھوڑ کر صرف ظاہری صورتوں پر قناعت کرلینا فضول ہے۔ وہ شخص بڑا ہی احمق ہے جو اُن کے حقائق تک نہیں پہنچتا۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ سالک ابتدا میں نابینا ہوتا ہے۔

ل اسرار الواصلین ص ۹۴

Marfat.com

جب حق کی طرف سے اسے بینائی حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس سے دیکھتا اور سنتا ہے۔ اپنے آپ کو فراموش کر دیتا ہے جب ایسی صورت ہو جائے تو واصل اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔ والسلام

فقیر
معین الدین چشتی سنجری

مکتوب (۶)[1]

عارفِ معارف، حق آگاہ، عاشق اللہ
بھائی قطب الدین اوشی

اللہ تعالیٰ آپ کے فقر کو زیادہ کرے۔

دعاگو کی طرف سے اُنس آمیز سلام کے بعد مکشوف رائے معرفت پیرا ہو۔

عزیز من! اپنے مریدوں کو ضرور بتا دینا کہ فقیر مُرشد کامل سے کیا مراد ہے اور اس کی علامت کیا ہے اور یہ کیونکر پہچانا جاتا ہے۔

مشائخ طریقت قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے:

اَلْفَقِیْرُ مَا لَا یَحْتَاجُ اِلٰی کُلِّ شَیٍٔ

"فقیر اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام ضروریات سے فارغ ہو اور اس کے باقی رہنے والے جمال کے سوا اور کسی چیز کا طالب نہ ہو، کیونکہ تمام موجودات کے باقی رہنے والے جمال کا آئینہ اور مظہر ہیں۔ اس واسطے وہ ان سب میں اپنا مقصود دیکھتا ہے"۔

بعض بزرگوں نے اس کی تشریح یوں فرمائی ہے کہ:

"کامل فقیر اسے کہتے ہیں کہ جس کے دل سے سوائے حق تعالیٰ کے سب کچھ دور ہو اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی اس کا مقصود مطلوب نہ ہو"۔

---

[1] اسرار الواصلین نمبر ۹۵

Marfat.com

" جب ماسوائے اللہ دل سے دور ہو جاتا ہے، مقصد حاصل ہو جاتا ہے "

پس ہر سب کو ہمیشہ مطلوب و مقصود کے درپے رہنا چاہئے۔

اب یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ مطلوب و مقصود کیا ہے۔ پس معلوم ہونا چاہئے کہ مقصود یہی درد و سوز ہے۔ خواہ حقیقی ہو یا مجازی۔ یہاں سوز مجازی سے مراد ابتدائے احکام شریعت ہے

والسلام

فقیر

معین الدین چشتی سجزی

Marfat.com

باب (۶)

اوراد و وظائف

خواجہ غریب نوازؒ کے بتائے ہوئے اوراد و وظائف کے فیض، اثر اور مقبولیت میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ آپ کا فیض اب بھی جاری ہے۔ لوگ آپ کے اوراد و وظائف سے اب بھی فیض یاب ہوتے ہیں، اور فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ آپ کے بتائے ہوئے اوراد و وظائف کشودِ کار کی کنجی ہیں۔ ذیل میں آپ کے بتائے ہوئے چند اوراد و وظائف پیش کیے جاتے ہیں:

(۱)

برائے زیارتِ رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے واسطے حضرت قطب صاحبؒ کو ہر رات حسبِ ذیل درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کی تلقین فرمائی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ

(۲)

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ کلمے پڑھے، مجھ کو خواب میں دیکھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ

Marfat.com

(۳)

اسم اعظم

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا ارشاد ہے کہ اسم اعظم یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ پڑھ لیا کرے اور اپنی ہر ضرورت پورا ہونے کے لیے اللہ سے دعا کرے۔

(۴)

مہم میں کامیابی کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان ہے کہ جب کوئی مہم درپیش ہو تو کامیابی کے لیے چار رکعت صلوٰۃ العاشقین پڑھے۔ اوّل رکعت میں سو مرتبہ یَا اَللّٰہُ، دوسری رکعت میں یَارَحْمٰنُ، تیسری رکعت میں یَارَحِیْمُ، اور چوتھی رکعت میں یَاوَدُوْدُ پڑھے۔

(۵)

کشائش رزق کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ کشائش رزق کے واسطے صبح و شام حسب ذیل دُعا تین مرتبہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ وَاَقْدِرْلِیْ عَلٰی کَسْبِہٖ وَمَتِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَتَشْغَلْنِیْ فِیْمَا صَرَفْتَہٗ عَنِّیْ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(۶)

حاجت پوری ہونے کے لئے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ جو شخص حسب ذیل دُعا ہر فرض نماز کے بعد پڑھے گا اس کی ہر حاجت پوری ہوگی: یَاشَفِیْقُ یَارَفِیْقُ نَحْنُ مِنْ کُلِّ یَقِیْنٍ۔

Marfat.com

(۷)

ہر مصیبت سے نجات کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حسب ذیل آیتِ کریمہ کو مصیبت کے وقت پڑھے، مصیبت سے نجات پائے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

(۸)

روزی میں برکت کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ روزی میں برکت کے واسطے حسب ذیل دُعا نماز کے بعد بکثرت پڑھنی چاہیے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ط

(۹)

علم کی ترقی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ علم و ذہن میں ترقی کے لئے حسب ذیل دُعا ہر روز صبح کی نماز کے بعد پڑھنا مفید ہے:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی

(۱۰)

مرض سے نجات پانے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ کٓهٰیٰعٓصٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ چینی کی طشتری پر لکھ کر مریض کو پلائے یا تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالے۔

Marfat.com

(۱۱)

گم ہوئی چیزوں کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت کو پڑھ کر گم شدہ چیز کو تلاش کرنا کامیابی کی ضمانت ہے ورنہ غیب سے کوئی عمدہ چیز ملے گی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ؕ

(۱۲)

گناہوں کی معافی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے سے سب گناہ معاف ہو جائیں گے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ؕ

(۱۳)

مقبول دُعا

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل دُعا خواجگانِ چشت کے معمولات میں سے ہے۔ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ اس دعا کے پڑھنے سے دینی اور دنیاوی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں:

اَللّٰهُمَّ زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ سُرُوْرَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا وَزِدْ شَوْقَنَا وَزِدْ ذَوْقَنَا وَزِدْ حَوْلَنَا وَزِدْ قُوَّتَنَا وَزِدْ قَبُوْلَنَا

Marfat.com

وَزِدْ اُنْسَنَا وَزِدْ عِلْمَنَا وَزِدْ حِلْمَنَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

(۱۴)

دشمن پر غالب آنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جب دشمن کے سامنے جاؤ تو حسب ذیل اسمائے گرامی کا پڑھنا مفید ہے:

یَا سُبُّوحُ ، یَا قُدُّوْسُ ، یَا غَفُوْرُ ، یَا وَدُوْدُ

(۱۵)

حاجت برآری کے واسطے

حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہٗ جب مدینہ منورہ سے رخصت ہوئے تو فرمایا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ہر حاجت کے لئے ایک ہزار اور ایک دفعہ پڑھنا چاہئے۔

اور یَا اَللّٰہُ تین ہزار گیارہ دفعہ سوتے وقت پڑھے۔ ہر روز حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط سو دفعہ پڑھے۔

تائب کو چاہئے کہ ہر فریضہ کے بعد دس دس دفعہ درود شریف اور دس دس دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے اور فرض مغرب کے بعد چھ رکعتیں اوابین تین تین سلام سے پڑھے، اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تین۳ دفعہ پڑھے اور دو۲ رکعت حفظ الایمان پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص دس دفعہ پڑھے۔ جب سونے لگے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سو بار پڑھے اور اہل شجرہ کی ارواح پر فاتحہ پڑھے اور اکثر اوقات میں ذکر اَللّٰہُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، میں مشغول رہے۔

Marfat.com

(۱۶)

مصیبت سے خلاصی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت پڑھنے سے مصیبت سے رہائی ہوجاتی ہے ۔ اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، تا آخر سورۃ

(۱۷)

اولاد کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اولاد کے واسطے حسبِ ذیل آیت نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے :

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ

(۱۸)

آسیب دُور کرنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ تین مرتبہ پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کو پلا دے ۔

(۱۹)

آنکھ کی روشنی کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت نماز کے بعد پڑھے انگلی پر دم کر کے آنکھ میں لگائے :

وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝

Marfat.com

(۲۰)

ڈاڑھ کے درد کے واسطے

ا ۔ خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ اس رخسارے پر ہاتھ رکھے جس طرف درد ہو، اور سات بار کہے : اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ سُوْءَ مَا یَجِدُ وَفُحْشَهٗ بِدَعْوَةِ نَبِیِّكَ التَّمْكِیْنِ الْمُبَارَكِ عِنْدَكَ

ب ۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی جس دانت میں درد ہو اس پر رکھے اور یہ پڑھے : بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَقُدْرَتِكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ فَاِنَّ مَرْیَمَ لَمْ تَلِدْ غَیْرَ عِیْسٰی مِنْ رُّوْحِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ اِنْ تَكْشِفَ مَا یَلْقٰی فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَوْ تَلْقٰی فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانَةَ مِنَ الضُّرِّ

ج ۔ تیسری ترکیب یہ ہے کہ جس رخسارہ کی طرف درد ہو اس پر یہ لکھا جائے :
وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(۲۱)

تجارت میں ترقی کے واسطے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ تجارت میں ترقی کے واسطے حسب ذیل درود زیادہ پڑھنا چاہیے : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(۲۲)

نماز کی مقبولیت کے واسطے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد کلمۂ توحید تین بار پڑھ لینے سے نماز کو درجۂ مقبولیت حاصل ہو جائے گا۔

Marfat.com

(۲۳)

رزق میں ترقی کے واسطے

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِہٖ ۭ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝

نماز کے بعد بکثرت پڑھنے سے، خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان ہے کہ رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۲۴)

فتوحات کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر صبح نو (۹) بار پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اِبْتَدَ یْتُ وَبِکَرَمِكَ اِقْتَدَیْتُ وَبِکَرَمِكَ اِقْتَدَیْتُ وَبِکَرَمِكَ اِقْتَدَیْتُ وَ بِنُوْرِ قُدْسِكَ اھْتَدَیْتُ وَبِفَضْلِكَ اَسْتَغِیْثُ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ

(۲۵)

پھل کی مٹھاس کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھ کر پھل کو تراشے شیریں معلوم ہوگا: فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

(۲۶)

زہریلے جانور کے کاٹے کا اُتار

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جس جگہ زہریلا جانور کاٹے، اس مقام پر اُنگلی گھماتا ہوا ایک سانس میں سات دفعہ یہ پڑھ کر چھینٹا مارے یا کان میں دم کرے۔

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝

Marfat.com

(۲۷)

جملہ حاجات کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیات کو انگشتری پر کندہ کرا کے اپنے پاس رکھے:

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ؕ

(۲۸)

رجعت عمل سے محفوظ رہنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی عمل کے وقت حسب ذیل سورت کو پڑھ لے تو وہ عمل کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ
وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ؕ

(۲۹)

قرض کی ادائیگی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھنا مفید ہے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ؕ

(۳۰)

کشائش رزق کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ شروع مہینے کے جمعہ سے چالیس جمعہ تک بعد نماز مغرب گیارہ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھے اور ہر جمعہ کے بعد حسب ذیل آیت کاغذ پر لکھ کر کنوئیں میں ڈالتا رہے:

Marfat.com

وَلَقَدْ مَكَّنّٰکُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِیْھَا مَعَایِشَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ؑ

(۳۱)

بغض وعداوت سے بچنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ چالیس دن تک سو مرتبہ یہ پڑھے اور پڑھتے وقت من کا خیال دل میں رکھے :

وَ اَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؕ

(۳۲)

ہر مشکل کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو پڑھ کر دعا کرے :

وَاِذَا جَآءَتْھُمْ اٰیَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ ؔ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ ؕ

(۳۳)

ہر مرض و درد کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ تکلیف یا درد کی جگہ حسب ذیل آیت کو ہاتھ رکھ کر تین دفعہ دم کرے : وَکَلْبُھُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ بِالْوَصِیْدِ ؕ

(۳۴)

ہول دلی کو دور کرنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اس طرح لٹکائیں کہ دل پر رہے ۔ ہو سکے تو تاگے میں باندھ دیں ۔ تاکہ دل سے نہ ہٹنے پائے ۔ ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ؕ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝

Marfat.com

(۳۵)

بدخوابی سے بچنے کے واسطے

حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو سوتے وقت پڑھے یا لکھ کر گلے میں ڈالے:

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

(۳۶)

بلیات سے بچنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھ کر کشتی یا سواری پر سوار ہونے سے راستے کی تمام بلیات سے امن پائے گا کسی کو اگر سردی سے بخار آتا ہو تو بیری کی لکڑی پر لکھ کر گلے میں ڈالے:

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(۳۷)

ہر مشکل کے حل کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر مشکل کے حل کے لئے سُوْرَۃ فَاتِحَہ زیادہ پڑھنی چاہئے۔ مشکل کے وقت سورہ فاتحہ اس طرح پڑھنا چاہئے کہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے میم کو اَلْحَمْد کے لام سے ملائیے اور آمین کے موقع پر وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد تین مرتبہ آمین کہے۔

Marfat.com

(۳۸)

آنکھوں کی روشنی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ آنکھوں کی روشنی قائم رکھنے کے لئے ہر نماز کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْقَیُّوْمُ ؕ پڑھے اور آنکھوں پر دم کرے پھر عَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ پڑھے اور دونوں انگوٹھوں پر دم کرکے آنکھوں سے انگوٹھوں کو ملے۔

(۳۹)

مخلوق کی محتاجی سے بچنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حسب ذیل دعا ۷۰ مرتبہ پڑھے گا مخلوق کا محتاج نہ ہوگا:

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

(۴۰)

کھوئی ہوئی چیز ملنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ گم شدہ چیز کے ملنے کے لئے حسب ذیل دعا پڑھنی چاہیے:

یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِجْمَعْ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ

(۴۱)

آنکھ کا درد دور ہونے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ آنکھ کا درد دور ہونے کے لئے اور آنکھ کی روشنی حاصل کرنے کے واسطے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھ کر انگلیوں کے سروں پر دم کرے اور آنکھوں پر پھیرے پھر الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

Marfat.com

پڑھ کر اسی طرح کرے۔ پھر اسی طرح "اَلْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ" پڑھے اور آنکھوں پر پھیرے۔

(۴۲)

قرض کی ادائیگی کے واسطے

ا ۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت صبح و شام پڑھ لینے سے قرض ادا ہو جائے گا:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

ب ۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ قرض کے ادا ہونے کے واسطے امام مالکؒ کے موطا میں حسب ذیل دعا آئی ہے:

اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّیَ الدَّيْنَ وَ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَ اَمْتِعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَقُوَّتِيْ فِيْ سَبِيْلِكَ ۔

ج ۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کے بعد سو دفعہ:

اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

پڑھے اور پھر ہر روز سو بار پڑھا کرے۔

(۴۳)

پریشانی دُور ہونے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر روز سات بار حسب ذیل آیت پڑھنا اور پڑھ کر داہنے سینے پر ملنا اور اس کی مداومت کرنا مفید ہے:

Marfat.com

هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۔

(۴۴)

نمازِ استخارہ

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ استخارہ کی نماز جو شب میں پڑھی جاتی ہے اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے، اور سوتے وقت اپنے مقصد کے متعلق تصور کرکے اور دعا کرکے سو رہے۔

(۴۵)

دوزخ سے نجات کے واسطے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ کے ایامِ عشرہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا چاہیے۔

(۴۶)

فتح وکامرانی کے واسطے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ پڑھنا چاہیے۔

Marfat.com

تمہارے در سے غریب ہو گئے امیر نواز
تمہارا در درِ فیضان ہے غریب نواز

Marfat.com

حِصّہ سُوئم

باب (۱)

کشفُ و کرامات

کرامت کو عقلی دلائل سے سمجھنا ناممکن ہے۔ اولیاء اللہ سے کرامتیں ظہور میں آتی ہیں۔ کرامت نام ہے اس چیز کا جو عقل میں نہ آئے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے صدہا کرامتیں ظہور پذیر ہوئیں۔ آپ کے وصال کے بعد بھی کرامتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جس طرح آپ سے حیاتِ ظاہری میں کرامتیں سرزد ہوتی تھیں اسی طرح بعد وصال بھی کرامتیں ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ یہاں سب کے لکھنے کی گنجائش نہیں، چند پیش کی جاتی ہیں:

سبزہ وار کا حاکم یادگار محمد تھا۔ وہ اپنے ظلم اور بدمزاجی کے واسطے مشہور تھا، وہ فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ جب خواجہ غریب نوازؒ سبزہ وار میں رونق افروز ہوئے، تو آپ یادگار محمد کے باغ میں حوض کے پاس بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے یادگار محمد کے خادم کے کہنے کی مطلق پرواہ نہ کی اور آپ وہیں بیٹھے رہے۔ جب یادگار محمد وہاں پہنچا تو خواجہ غریب نوازؒ کو وہاں بیٹھا دیکھ کر اپنے خدمت گاروں پر خفا ہوا خواجہ غریب نوازؒ نے سر اُٹھایا اور اس کی طرف دیکھا۔ نظر کا دوچار ہونا تھا کہ یادگار محمد کانپنے لگا، وہ گر پڑا اور بے ہوش ہو گیا۔ اس کے خادموں نے جب خواجہ بزرگ سے درخواست کی تو آپ نے حوض سے تھوڑا سا پانی لے کر یادگار محمد کے مُنہ پر چھینٹا مارا، وہ ہوش میں آیا

Marfat.com

معافی کا خواستگار ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ کا مرید ہوا، غرض تائب ہو کر خواجہ غریب نوازؒ کی نگاہِ کرم کی بدولت واصلانِ حق میں سے ہوا۔

اس قسم کا واقعہ بلخ میں پیش آیا۔ مولانا ضیاء الدین ایک مشہور حکیم اور فلسفی تھے، مولانا کو اپنے ظاہری علم پر بہت گھمنڈ اور ناز تھا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے جو آپ کو کُلنگ کی ایک بھُنی ہوئی ران دی۔ اس کو کھاتے ہی مولانا اپنا سارا فلسفہ بھول گئے۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے یہ دیکھ کر اپنے پس خوردہ میں سے تھوڑا سا مولانا کے مُنہ میں ڈالا۔ مولانا کو ایک دم ہوش آگیا۔ اپنے خیالاتِ فاسدہ پر نادم ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے مرید ہوئے، بعدازاں خرقۂ خلافت پایا۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ ایک جنگل سے گذر رہے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے چند مرید بھی تھے۔ اس جنگل میں کچھ ڈاکو رہتے تھے جن کا کام لوٹ مار تھا۔ ان ڈاکوؤں نے خواجہ غریب نوازؒ اور ان کے مُریدوں کو گھیر لیا، جو آپ کے مُریدوں کے پاس تھا ان، ڈاکوؤں نے چھیننا شروع کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے جب اپنی نگاہ جادو اثر ان ڈاکوؤں پر ڈالی تو وہ کانپنے لگے۔ آپ کے قدموں پر گر پڑے۔ سامان جو چھینا تھا وہ واپس کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ کے دستِ حق پرست پر سب مشرف باسلام ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے بعدازاں ان کو چند نصیحتیں فرمائیں۔ ڈاکوؤں پر کافی اثر پڑا۔ وہ دینِ حق پر کاربند رہے۔ انھوں نے سچائی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

اجمیر پہنچ کر خواجہ غریب نوازؒ نے ایک سایہ دار درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ ابھی آپ کو وہاں بیٹھے کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ساربان وہاں پہنچے اور آپ سے کہا:

"یہاں سے ہٹ کر کہیں اور بیٹھو، یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔"

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ اونٹوں کو کہیں بھی بٹھا دو، جگہ کافی ہے لیکن ساربان نہ مانے۔

Marfat.com

آپ یہ کہتے ہوئے اُٹھے کہ " اچھا اب یہاں اونٹ ہی بیٹھیں گے "

دوسرے دن جب اونٹوں کو اُٹھانے کی کوشش کی گئی تو اونٹ اپنی جگہ سے نہ اُٹھے۔ ساربان خواجہ غریب نوازؒ کے پاس پہنچے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ کو اُن پر رحم آگیا۔ آپ نے فرمایا " اچھا اب جاؤ، اونٹ اُٹھے ہوئے پاؤ گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت قطب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ ہر سال زیارتِ کعبہ کے لئے بقوتِ روحانی اجمیر سے تشریف لے جاتے تھے۔ جب آپ کا کام کمالیت کو پہنچا تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر شب بعد نمازِ عشار کعبۃ اللہ تشریف لے جایا کرتے تھے اور نمازِ فجر اجمیر میں ادا فرماتے تھے۔

حاکمِ وقت نے ایک شخص کو جو بلا قصور تھا پھانسی دی۔ اُس کی ماں روتی پیٹتی خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کا بیٹا بے قصور ہے۔ وہ عورت آپ سے فریاد رسی کی طالب ہوئی، آپ عصا لے کر اس کے ساتھ روانہ ہوئے، مقتول کے قریب پہنچ کر آپ نے عصا سے اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:

" اے مظلوم! اگر تو بے گناہ قتل کیا گیا ہے تو خدا کے حکم سے زندہ ہو جا اور دار سے نیچے چلا آ۔

آپ کے اس ارشاد پر مقتول زندہ ہو گیا اور دار سے اُتر کر آپ کے قدموں پر سر رکھا اور اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر چلا گیا۔

وفات کے بعد بھی صدہا کرامتیں آپ سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ بہ نظر اختصار چند پیش کی جاتی ہیں:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ عرصے تک خواجہ معین الدین سنجری قدس سرہٗ کے روضہ میں معتکف رہا۔ غرضہ کی ایک رات روضہ

Marfat.com

متبرک کے نزدیک نماز ادا کی اور وہیں کلام اللہ شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ تھوڑی رات گذری تھی کہ میں نے پندرہ سیپارے ختم کر لئے۔ سورۂ کہف یا سورۂ مریم میں ایک حرف مجھ سے ترک ہو گیا۔ حضرت مخدوم کے روضہ سے آواز آئی کہ یہ حرف چھوڑ گئے ہو اسے پڑھو۔ دوبارہ آواز آئی، عمدہ پڑھتا ہے۔ خلف الرشید ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

جب میں قرآن پڑھ چکا تو حضرت خواجہؒ کے پائینتی پر سر رکھ دیا اور رو کر مناجات کی کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کس گروہ میں سے ہوں۔ یہی فکر تھی کہ روزۂ اطہر میں سے آواز آئی کہ "مولانا! جو شخص یہ نماز ادا کرتا ہے وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے؛

پھر حضرت خواجہ کے قدموں کی طرف سر رکھ دیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک میں اس گروہ میں سے ہوں جیسا کہ فرمایا تھا۔ کچھ دیر بعد وہاں سے بہت سی نعمت حاصل کر کے چلا آیا۔[1]

جہانگیر کا واقعہ ہے کہ شکار میں ایک نیل گائے کے پیچھے تین کوس پیدل گیا مگر وہ شکار نہ ہوئی۔ اس نے نذر مانی کہ اگر اُسے شکار کر لوں گا تو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی رُوح کے لئے اس کا گوشت پکا کر فقراء کو کھانا کھلاؤں گا۔ چنانچہ وہ نیل گائے رُک گئی اور جہانگیر نے ایسا ہی کیا۔

جہانگیر اس واقعہ کے دو تین دن بعد پھر شکار کو گیا۔ ایک نیل گائے نظر آئی۔ جہانگیر اس کے پیچھے شام تک پھرتا رہا لیکن وہ نیل گائے کسی مقام پر نہ ٹھہری، آفتاب غروب ہو گیا، جہانگیر نا اُمید ہو گیا۔ اس حالت میں اس کی زبان پر فوراً آیا کہ "اے خواجہ! یہ نیل گائے بھی آپ کی نذر ہے"۔

جہانگیر کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ وہ نیل گائے بیٹھ گئی۔ اس نے اس کا شکار کر لیا اور فقیروں کو کھلائے جانے کا حکم دے دیا۔[2]

---

[1] راحت القلوب ص ۵۲ [2] تزک جہانگیری مطبوعہ غازی پور ص ۹۱-۹۲

Marfat.com

عکس عرش کبریا درگاه تو

گلشن تزیین این بُستان ما

Marfat.com

حصّہ چہارم

باب (۱)

عماراتِ درگاہ شریف

درگاہ شریف کی عمارات خواجہ غریب نواز کے پرستاروں کی عقیدت کا اظہار ہیں۔ یہ عمارات اُن کے عقیدت مندانہ جذبات کی شاہد ہیں۔ صدیوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ اب عمارات کی تعداد کافی ہے۔ سب کے یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں۔ خاص خاص پیش کی جاتی ہیں۔

عثمانی دروازہ

سنہ ۱۹۱۲ء سنہ ۱۹۱۵ء

اس کو نظام گیٹ بھی کہتے ہیں۔ میر عثمان علی خاں سابق نظام حیدرآباد سنہ ۱۹۱۲ء میں اجمیر میں حاضر ہوئے۔ یہ دروازہ آپ ہی کا بنوایا ہوا ہے۔ محراب دروازہ کی چوڑائی ۱۶ فٹ ہے بلندی تقریباً ستر فٹ ہے۔ دروازہ کے اوپر نقارخانہ ہے۔

کلمہ دروازہ

شاہجہاں نے [illegible]ھ میں یہ دروازہ تعمیر کرایا۔ اس کو شاہجہانی دروازہ بھی کہتے ہیں۔ محراب دروازہ کی پیشانی پر کلمہ شریف ہندی حرفوں میں لکھا ہوا ہے، اس لئے اس کو کلمہ دروازہ بھی کہتے ہیں

Marfat.com

اکبری مسجد

۱۵۷۰ء

جہانگیر کی ولادت کے چھ ماہ بعد اکبر اجمیر شریف حاضر ہوا اور اس مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہ مسجد مع متعلقہ عمارت ۱۴۰ مربع فٹ ہے۔ مسجد کی محراب ۵۶ فٹ بلند ہے۔

بلند دروازہ

۱۴۵۵ء

یہ دروازہ سلطان محمود خلجی نے تعمیر کرایا۔ چونکہ درگاہ شریف کی اور عمارتوں سے یہ بلند ہے اس لئے اس کو بلند دروازہ کہتے ہیں۔ اس دروازہ کی بلندی ۸۵ فٹ ہے۔

بڑی دیگ

۱۵۶۷ء

اکبر چتوڑ کی فتح کے بعد پاپیادہ سفر کر کے ۱۵۶۷ء میں اجمیر پہنچا اور یہ دیگ تیار کرائی۔ اس میں سَو من چاول پکتے ہیں۔ اس کا محیط ۳۶ فٹ ۱۰ انچ اور قطر ۱۲½ فٹ ہے[1]

چھوٹی دیگ

۱۶۱۳ء

یہ دیگ جہاں گیر کی پیش کی ہوئی ہے، اس میں اسّی من چاول پکتے ہیں[2] اس کا محیط ۲۲½ فٹ اور قطر ۸ فٹ ۲ انچ ہے۔

محفل خانہ

۱۸۹۱ء

یہاں محافلِ سماع منعقد کی جاتی ہیں، یہ عمارت ۴۶ فٹ مربع ہے۔

---

[1] احسن السیر [2] احسن السیر

Marfat.com

خانقاہ ــــــــــ ۱۵۶۹ء

یہ وہ مقام ہے کہ جہاں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو بعدِ وفات غسل دیا گیا۔

شاہجہانی مسجد
۱۶۳۷ء

یہ مسجد شاہ جہاں کی تعمیر کردہ ہے۔ سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اس کا طول ۹۰ گز شرعی اور عرض ۳۰ گز شرعی ہے۔

چلّہ بابا فرید گنج شکرؒ

یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ نے چلّہ کشی کی تھی، چلّہ کا دروازہ بند رہتا ہے۔ محرّم کی پانچ تاریخ کو کھلتا ہے۔ اس دن لوگ زیارت سے مشرّف ہوتے ہیں۔

جنتی دروازہ

یہ دروازہ بند رہتا ہے۔ عیدین اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ کے عرس کے موقع پر کھلتا ہے۔

ارکاٹی دالان ــــــــــ ۱۷۹۳ء

روضۂ منورہ کے بائیں جانب یہ دالان ہے، اس کو ارکاٹی یا کرناٹکی دالان کہتے ہیں

اولیاء مسجد

خواجہ غریب نوازؒ اس مقام پر نماز پڑھا کرتے تھے[1] پہلے یہ قلندری مسجد تھی۔

بیگمی دالان ــــــــــ ۱۶۴۳ء

شاہ جہاں کی لڑکی جہاں آرا نے یہ دالان تعمیر کرایا تھا۔ یہ گنبد شریف کے شرقی دروازہ کے آگے واقع ہے۔ اس کے ستون اور چھت سنگ مرمر کی ہیں۔ اس کا فرش سنگ افشاں ابری اور طلائی کا ہے۔

---

[1] تزک جہانگیری

Marfat.com

روضۂ منورہ

خواجہ حسین ناگوریؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کے مزار پر گنبد و عمارات روضہ تعمیر کرائیں۔

گنبد شریف کے اندر کا حصہ سنگِ بستہ کا ہے۔ گنبد پنچوانس میں ہے۔ گنبد سفید ہے، سنہری تاج اور کلس اس سفید گنبد پر آویزاں ہے۔ گنبد کے اندر کے حصہ میں سنہری لاجوردی کا کام ہے۔

مزار شریف کے تعویذ میں یاقوت رُمانی جڑا ہوا ہے۔ چھپر کھٹ کے بیچ میں سنہری کٹہرہ جہانگیر نے بنوا کر نذر کیا تھا۔ جہانگیر نے اس کے متعلق خود لکھا ہے کہ: "بعض مُرادیں بر آنے پر ۱۰۲۵ھ میں میں نے مجحر طلائی جالی دار مرقد خواجہ بزرگ پر نذر کیا۔ یہ مجحر ایک لاکھ دس ہزار روپے کی لاگت سے بتاریخ ۲۷ رجب المرجب تیار ہوا۔ میں نے حکم دیا کہ اسے لے جا کر روضۂ اقدس پر نصب کریں۔"[1]

یہ کٹہرہ اب نہیں ہے۔ دوسرا نقرئی مجحر ہے۔

مجحر صاحبزادی صاحبہ

خواجہ غریب نوازؒ کی صاحبزادی بی بی حافظ جمال روضۂ منورہ کی جنوبی دیوار سے ملحق حجرہ میں آسودہ ہیں۔ مزار کے پاس دو چھوٹی چھوٹی قبریں ہیں۔ یہ بی بی حافظ جمالؒ کے صاحبزادوں کے مزارات ہیں۔

مسجد صندل خانہ ——— ۱۴۸۴ء

یہ مسجد روضۂ منورہ کے سرہانے کی طرف واقع ہے۔ سلطان محمود خلجی نے یہ مسجد تعمیر کرائی۔ جہانگیر نے اس میں چار در بڑھائے۔ اورنگ زیبؒ نے اس کی مرمت کرائی۔ پس یہ مسجد تینوں بادشاہوں کے نام سے منسوب کی جاتی ہے۔ مزار شریف کے اُترے ہوئے پھول یہاں رکھے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ مسجد، مسجد پھول خانے کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہاں خواجہ غریب نوازؒ کے مزار مبارک کے لئے صندل گھسا جاتا ہے، اس وجہ سے اس مسجد کو صندل خانہ بھی کہتے ہیں۔

---

[1] توزک جہانگیری

Marfat.com

معین جہاں فخر کون و مکاں ہو یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

غریبوں کے حامی ہو مشکل کشا ہو یہ شفقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

Marfat.com

حصہ پنجم

باب (ا)

نذرِ عقیدت

اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ سرچشمہ ہدایت ہیں۔ خورشیدِ حقیقت ہیں۔ انوارِ امامت سے منور ہیں۔ منشائے مشیت ہیں۔ صہبائے ولایت ہیں۔

آپ منیرِ دین ہیں، حبل متین ایمان کے امین ہیں، اورنگ نشین ہیں، اساسِ دین ہیں۔ آپ صاحب رشد اور صاحب ارشاد ہیں۔

اجمیر کو خواجہ غریب نوازؒ کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسی باعث اجمیر، اجمیر شریف، کہلانے لگا۔ یہ قدیم اور پرانا شہر جس کی آغوش میں صدیوں کی داستان مضمر ہے۔ خواجہ غریب نوازؒ کا مسکن اور مدفن ہونے پر بجا طور پر فخر کرتا ہے۔ یہ مدینۃ الہند کہلاتا ہے۔ اجمیر خواجہ غریب نوازؒ کی رشد و ہدایت کا مرکز رہا ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے دعوتِ اسلام لوگوں کو دی۔ لیکن آپ کا طریقۂ کار جبر و تشدد سے پاک وصاف تھا۔ لوگ آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر آپ کے گرویدہ ہوتے اور آپ سے قریب ہونے کی کوشش کرتے۔

آج بھی آپ کے لاکھوں حلقہ بگوش غلام نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

خواجہ غریب نوازؒ نے جو پیغام دیا وہ رُوح کی روشنی کو باقی رکھنے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے ماحول کا نقشہ بدل دیا، انھوں نے سچائی، صداقت اور ایثار کی راہ اپنے لئے متعین کر لی تھی اور اسی راہ پر چلنے کی انھوں نے لوگوں کو ہدایت فرمائی۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے محبّت کی بنیاد پر اپنے فکر و عمل کی عمارت تیار کی، آج بھی بھٹکے ہوئے لوگ اس میں پناہ لے سکتے ہیں، جو اس حصار میں آگیا فلاح پا گیا۔

خواجہ غریب نوازؒ کی تعلیمات، کردار اور عمل اس وقت بھی انسانی ذہن و فکر میں خوش گوار انقلاب لا سکتے ہیں۔

آپ اعلیٰ حسبی ہیں والا نبی ہیں۔ آپ نورِ خدا ہیں، نورِ نبی ہیں۔ قائمِ دینِ مصطفویٰ ہیں، لطفِ اتم ہیں، بحرِ سخا ہیں۔

آپ حق کی اذان ہیں، حبیب ذاتِ الٰہی ہیں، انیس روحِ نبی ہیں، سراغ عارفاں ہیں، جانِ اولیاء ہیں۔

آپ کی ذاتِ والاصفات روشنی کا بلند مینار ہے۔ جس سے دُور دُور تک اُجالا پھیلا

خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے سفید گنبد پر سنہری تاج آپؒ کی عظمت و بزرگی و برتری کا شاہد ہے۔ یہ سنہری تاج بے کسوں کی امید کا مرکز ہے۔ کمزوروں کو توانائی بخشتا ہے۔ یہ آپ کی حکومت کا گواہ ہے۔ یہ آپ کی روحانی سلطنت کا اشارہ کر

یہ تاج ہماری امیدوں کا مرکز ہے۔ یہ ہماری آرزوؤں کا محور ہے۔ ہماری تمناؤں کو پورا کرنے والا ہے۔

یہ تاج اس بادشاہ کا ہے جس کی سلطنت کو زوال نہیں۔ یہ تاج اس بادشاہ کا ہے جو لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہے۔

یہ تاج آپ کی ریاضت کا صلہ ہے۔ یہ تاج آپ کے مجاہدہ کا بدلہ ہے۔ یہ تاج آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یہ تاج پیر و مرشد کی

Marfat.com

خدمت کا ثمرہ ہے۔

یہ تاج لوگوں کی آپ سے عقیدت کا آئینہ دار ہے۔ یہ تاج انسانیت کا عروج ہے۔

آپ کا تاج امن کا پیغام ہے۔ مساوات واخوت کی دعوت ہے۔ بے کسوں کا سہارا ہے۔ مرادوں کا بر لانے والا ہے۔ سب کو پناہ دینے والا ہے۔ آپ کا یہ سنہری تاج آپ کی مقبولیت کی دلیل ہے۔

آپ کا یہ تاج فلاح و خیر سے لبریز مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔

آپ کا یہ تاج محبت کی نگاہ، سلامتی کی زبان اور کردار کی روشنی کا حامی ہے۔

یہ سنہری تاج عرفان حق کے راز کو آشکارا کرتا ہے۔

خواجہ غریب نواز کا سنہری تاج، آپ کی سنہری زندگی کی سنہری داستان کو دہراتا ہے۔

یہ تاج زندگی کو نشیب سے فراز کی طرف لے جانے کے لئے کافی ہے۔

ختم شُد

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com